

ہندوستان میں جماعت کون ہیں؟

پیر برقیہ حضرت صاحبزادہ میر تقی میر رحمہ اللہ مفتاح قادری علیہ الرحمۃ
مؤلف مولانا ابوالخیر محمد ضیاء اللہ قادری راشدی علیہ الرحمۃ

قلندر کی کہانی

تحصیل بازار سیالکوٹ



مجلد حقوق و حقوقی مصنفی محفوظ بایں !

نام کتاب
الہنت و ہماست کون ہیں؟

تالیف
مولانا ابوالخالد محمد شفیع رحمہ اللہ قادری اشرفی

کتابت
محمد جمیل مرزا، بی۔ اے سیالکوٹ
محمد ارشد سلیم، تادی پتوں سوم
عبدالغنی (چپسٹ)

صفحات ۲۰۸

بار ششم ۱۱۰۰

قیمت ۱۵۰/-

مطبع

گنج شکر پرنٹرز لاہور

انتساب

فقیر اپنے اس حقیر کاوش کے استاد الاساتذہ، فخر الہما بآئہ، عمدہ
الذریعہ، زیدہ المحققین، افتاب الہنت، مخدوم ملک و ملت
مخزن علم و حکمت، پیر طریقت، شیخ الحدیث والتقریر سیدی سید
مرفی، استاذی علامہ اکابر حافظ محمد عالم صاحب لائسنس و فیاض اللہ
شیخ الجامعہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

ذات گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔
جن کے شوق، تربیت اور دعا سے مسئلہ حق الہنت
و جامعہ کے خدایہ مسر انجام دینے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ
بجاء التوبہ الکریم السلیم القیام الجلیل علیہ افضل
الصلوات والتسلیم قبول فرمائیے۔
اور ذریعہ نجات بناتے۔
(امین)

فقیر ابوالخالد محمد ضیاء اللہ قادری الاشرفی غفرلہ
غلام دارالعلوم مستاد ربیع عبدالکبیر
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ محمد علی محمد علی
تحصیل بازار سیالکوٹ

دفتر

۵۵۱۹۶۷

۵۸۶۶۷۲

ماخذ کتاب

- ۱- قرآن پاک
- ۲- تفسیر ابن عباس از تفسیر المفسرین عبد الله بن عباس
- ۳- تفسیر کبیر از امام محمد بن ابی ذر الدین دازی علیه السلام
- ۴- تفسیر ابن جریر امام محمد بن جریر طبری علیه السلام
- ۵- تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن علیه السلام
- ۶- تفسیر دارک از امام عبد الله بن احمد بن حنبل علیه السلام
- ۷- تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیه السلام
- ۸- تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بن علی علیه السلام
- ۹- تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی علیه السلام
- ۱۰- تفسیر روح المعانی از امام محمود آقاسی علیه السلام
- ۱۱- تفسیر عزیزی از شاه عبد العزیز دہلوی علیه السلام
- ۱۲- تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیه السلام
- ۱۳- تفسیر جلالین از " " " "
- ۱۴- تفسیر تفسیر القرآن از امام محمد بن حسین بن علی علیه السلام
- ۱۵- تفسیر طبرسی از امام قاضی شامی علی بن علی علیه السلام
- ۱۶- تفسیر تفسیر از امام معین الدین واعظ کاظمی علیه السلام
- ۱۷- تفسیر مجمع البحرین از امام محمد بن شریحی علیه السلام
- ۱۸- تفسیر مجمل از امام سلیمان بن علی علیه السلام
- ۱۹- تفسیر صاوی از امام احمد صاوی علیه السلام
- ۲۰- مجمع بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیه السلام
- ۲۱- مجمع علم از امام مسلم بن الحجاج علیه السلام
- ۲۲- جامع ترمذی از امام ابو نعیم ترمذی علیه السلام
- ۲۳- ابن ماجه از امام ابو عبد الله شافعی علیه السلام
- ۲۴- ابوداؤد از امام سلیمان بن اشعث علیه السلام
- ۲۵- نسائی از امام احمد بن حنبل علیه السلام

- ۵۱- البدایه والنہایہ از علامہ ابن کثیر علیه السلام
- ۵۲- النہایہ از " " " "
- ۵۳- شفا شریف از امام قاضی عیاض علیه السلام
- ۵۴- شرح شفا از امام علی نقی علیه السلام
- ۵۵- نسیم الیوم از امام شهاب الدین نعمانی علیه السلام
- ۵۶- مدارج النبوۃ از امام عبدالحی دہلوی علیه السلام
- ۵۷- ما تبت بالسنۃ از " " " "
- ۵۸- جذب القلوب از امام عبدالحی دہلوی علیه السلام
- ۵۹- طبقات ابن سعد
- ۶۰- الاستیعاب از امام ابن عبد البر علیہ السلام
- ۶۱- مصباح العیاج از عبد الله بن دہوی
- ۶۲- فیض الباری از افروز شاه کشمیری
- ۶۳- فتح الملہ از مولوی شہید احمد عثمانی
- ۶۴- کنز المحتاج از امام یوسف بن اسماعیل بخاری علیه السلام
- ۶۵- شراعی علی از " " " "
- ۶۶- جامع کرامت الاولیاء از " " " "
- ۶۷- افضل الصفات از " " " "
- ۶۸- جواهر البحار از " " " "
- ۶۹- مجمع شرفی العالمین از " " " "
- ۷۰- منتخب الصمیمین از " " " "
- ۷۱- طحاوی از امام طحاوی علیه السلام
- ۷۲- مسانید امام اعظم از امام محمد بن محمد علیه السلام
- ۷۳- مطالع السمرات از امام محمد بن علی القاسمی
- ۷۴- دلائل الخیرات از امام عبد الرحمن بن حنفی علیه السلام
- ۷۵- انیس المؤمنین از امام جلال الدین سیوطی علیه السلام
- ۷۶- خصائص الکبری از " " " "
- ۷۷- الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیه السلام
- ۷۸- تائید کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیه السلام
- ۷۹- مجمع الزوائد از امام ابن حجر علیہ السلام
- ۸۰- فتاویٰ مدنیہ از " " " "
- ۸۱- نعمت کبریہ از " " " "
- ۸۲- صواعق محرقة از " " " "
- ۸۳- بیان المسائل النجفیہ از امام عبد الرحمن بن ابی حوزہ
- ۸۴- کتاب الوفا از " " " "
- ۸۵- مولود العروس از " " " "
- ۸۶- دفا خواہ از علامہ سمہودی علیہ السلام
- ۸۷- معاد حسرت از امام محمد بن عبد الرحمن بن حنفی
- ۸۸- العقول المہدیہ از " " " "
- ۸۹- کتاب الذکوار از امام یحییٰ بن شرف السنوی
- ۹۰- طبقات الکبریہ از شیخ عبد الوہاب شترانی
- ۹۱- میزان الکبریہ از " " " "
- ۹۲- شامی از امام ابن عابدین علیہ السلام
- ۹۳- مجمع البحار از علامہ طحاوی علیہ السلام
- ۹۴- مبسوط از امام سمہودی علیہ السلام
- ۹۵- فہرست الطالبین از شیخ عبد القادر جیلانی علیه السلام
- ۹۶- تنویر القلوب از امام محمد بن ابی انوری علیہ السلام
- ۹۷- مرآۃ الجنان از امام عبد الله بن ابی علیہ السلام
- ۹۸- روض الزکامین از امام عبد الله بن ابی علیہ السلام
- ۹۹- حوافر المعارف از امام شهاب الدین سمہودی
- ۱۰۰- کیمیائے سعادت از امام محمد غزالی علیہ السلام
- ۱۰۱- حیدرۃ الشہداء از علامہ ابن حجر بن عسکری علیہ السلام
- ۱۰۲- مفردات از امام راضب السبائی علیہ السلام
- ۱۰۳- سیرت علیہ السلام علی بن مریم الدین علی

- ۱۰۵۔ المدد المستیة از امام احمد بن حنبل و حلال و حرام
- ۱۰۶۔ سیرت النبیون
- ۱۰۷۔ کتاب النور فی الصلوات و العزائم از شهاب الدین احمد بن عبد اللطیف علیہ الرحمۃ
- ۱۰۸۔ تنبیه الخافین از امام فقیر ابو الیثیم قزوی
- ۱۰۹۔ ریستان العاقبن
- ۱۱۰۔ الرایض النضرہ از امام ابو جعفر احمد علیہ الرحمۃ
- ۱۱۱۔ حیرۃ المحرران از امام کمال الدین میری علیہ الرحمۃ
- ۱۱۲۔ تاریخ طبری از امام ابن جریر علیہ الرحمۃ
- ۱۱۳۔ رسالۃ التنبیہ از شیخ مصطفیٰ کریم علیہ الرحمۃ
- ۱۱۴۔ فتوح الشام از ابو عبد اللہ محمد بن واقدی علیہ الرحمۃ
- ۱۱۵۔ التوسل بآلہ از امام ابو حامد بن مرقی علیہ الرحمۃ
- ۱۱۶۔ حصن حصین از امام محمد بن محمد بن علی علیہ الرحمۃ
- ۱۱۷۔ انسی اللطائف از شیخ محمد بن سید و رشید علیہ الرحمۃ
- ۱۱۸۔ ازالۃ الخفا از شاہ ولی امر بن علی علیہ الرحمۃ
- ۱۱۹۔ مجتہد الباقیہ
- ۱۲۰۔ انتباه فی سلاسل ولایہ
- ۱۲۱۔ شرح قصیدہ امالی از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
- ۱۲۲۔ شرح فقہ اکبر از
- ۱۲۳۔ قصیدہ النعمان از امام نعمان بن حشمت علیہ الرحمۃ
- ۱۲۴۔ قصص الانبیاء و اعلامہ من عبد الواحد علیہ الرحمۃ
- ۱۲۵۔ بستان المحرمین از شاہ عبدالعزیز بن علی علیہ الرحمۃ
- ۱۲۶۔ فتاویٰ عزیزی از
- ۱۲۷۔ اعلام الموقعین از ابن قیم
- ۱۲۸۔ کتاب الروع
- ۱۲۹۔ جملہ الافہام
- ۱۳۰۔ الفرقان بین الدیارات الحرام و الشیطان از ابن تیمیہ
- ۱۳۱۔ نشر الطیف از مولوی اشرف علی تھانی
- ۱۳۲۔ امداد الفتاویٰ
- ۱۳۳۔ شفاک المداویہ
- ۱۳۴۔ امداد المشتاق
- ۱۳۵۔ اخلاصات الیومیہ
- ۱۳۶۔ رطبہ مولود
- ۱۳۷۔ جمال الاولیاء
- ۱۳۸۔ رحمتہ المملین از قاضی سیدان منصور پوری
- ۱۳۹۔ القلندر و السلام
- ۱۴۰۔ عون العبد از مولوی شمس الحق
- ۱۴۱۔ الشفاک من غیر از قاضی سیدان منصور پوری
- ۱۴۲۔ مسک الختام از
- ۱۴۳۔ مجتہد اسرارک و المسائل النجدیہ از علی بن خیر
- ۱۴۴۔ تفسیر تباری از مولوی عبدالستار دہلوی
- ۱۴۵۔ تفسیر البیان از مولوی یحییٰ بن خلیل
- ۱۴۶۔ سیرت المصطفیٰ از مولوی ابراہیم بن سید کوٹی
- ۱۴۷۔ تاریخ الجہت از
- ۱۴۸۔ سر افشاہ
- ۱۴۹۔ انکسار
- ۱۵۰۔ سیرت النبی از مولوی شبلی نعمانی
- ۱۵۱۔ خطبات دلاس از مولوی سلیمان ندوی
- ۱۵۲۔ فیض الباری از مولوی نور شاہ عظیمی
- ۱۵۳۔ المہند از مولوی فطیل احمد انیسوی
- ۱۵۴۔ جدیدی کجیک پر ایک نظر از مولوی بہار الحق بیک
- ۱۵۵۔ عطر الوردہ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی
- ۱۵۶۔ فضائل و مناقب از مولوی ذکیا شاہ نوری
- ۱۵۷۔ رحمت کائنات از مولوی زاہد الحق

- ۱۵۸۔ اخبار الخیار از شیخ عبداللطیف علیہ الرحمۃ
- ۱۵۹۔ مکتوبات شیخ عبدالحق از
- ۱۶۰۔ کتاب الاسرار و الصلوات از امام بن علی علیہ الرحمۃ
- ۱۶۱۔ تحفۃ الزکریٰ از قاضی محمد بن علی شکانی
- ۱۶۲۔ اخبار الجہت شامیہ از
- ۱۶۳۔ اخبار الجہت شامیہ از
- ۱۶۴۔ اخبار الجہت شامیہ از
- ۱۶۵۔ اخبار الجہت شامیہ از
- ۱۶۶۔ اخبار الجہت شامیہ از
- ۱۶۷۔ اخبار الجہت شامیہ از

مسک المہند و جماعت کا ترجمان

ماہنامہ سیالکوٹ
پاکستان
ماہ طیبہ

مدیر اعلیٰ علامہ ابوالکلام محمد ضیاء اللہ قادری

فی پریچ ۱۰ روپے سالانہ ۱۲۰ روپے
خط و کتابت

دفتر ماہنامہ ماہ طیبہ تحصیل ناز اسیالکوٹ پاکستان
فون دفتر ۵۵۱۹۶۷۷ - ۵۸۶۶۷۷۳

فہرست

۸

۱۔ نامہ کتاب

۲۔ جس پر تالیف

۳۔ امکان کتب باری تعالیٰ

۴۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیب و اوقاف

۵۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کورائیت

۶۔ بیہوش برکت

۷۔ شفاعت

۸۔ عبدالمصطفیٰ عبدالحی نام رکھنا

۹۔ یارِ مکمل اللہ بکارنا

۱۰۔ دور و نزدیک سے سنت

۱۱۔ اولیاء اللہ کو بکارنا اور نوا کرنا

۱۲۔ منفع رسال

۱۳۔ وسید

۱۴۔ معنی کائنات

۱۵۔ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم سکھایا

۱۶۔ سماع موسیقی

۱۷۔ نماز کے بعد بندہ کو لازماً ذکر کرنا

۱۸۔ دعا بعد از نماز جستازہ

۱۹۔ باوجود یاد رکھ کر بوسہ دینا

۲۰۔ باوجود یاد رکھ کر بوسہ نہ دینا

۲۱۔ محفل میلاد شریف

۲۲۔ دنِ مہر کرنا

۲۳۔ واما اهل بیت علیہم السلام

۲۴۔ حق شریف

۲۵۔	۲۶۔	۲۷۔	۲۸۔	۲۹۔	۳۰۔	۳۱۔	۳۲۔	۳۳۔	۳۴۔
۱۶۳	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۱۶۹	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۱۷۴	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۷۹	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۱۸۴	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۱۸۹	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۱۹۴	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۲۰۰	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱

وجہ تالیف

۹

الحمد لله الذي كفى وسلاماً على خير انورى
عباده الذين اصطفى خصوصاً على سيد الانورى
شمس المصطفى يدب الدجى صدر العلى نور الهدى
كهف النورى دافع البلاء والوباء منبع الجود
والعطاء عالم الارض والسماء خاتم الانبياء الذى
كان نبياً وادماً بين الطين والماء وعلى اليه
واصلح به وانما له وجهه ونبتة واولياء امته
ذوى الذنوب والعلى

اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين
انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مروجہ کائنات میں جو بات باعث تحقیر کائنات (منہج رکات) اصل
کائنات (روح کائنات) جان کائنات، مبداء کائنات، وجہ کائنات، صدر بزم کائنات، مختار
شش جہات، حضور نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی
امت سے پیدا فرمایا۔ اس کے بعد اللہ کریم جل جلالہ کا یہ احسان ہے کہ اہل سنت و جماعت علیہ
وعلیہم السلام کے لئے یہ نبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسی ملک پر استقامت عطا
فرماتے (آیت ہے)۔

اس وقت دنیا میں کئی فرقے موجود ہیں۔ جو کہ اپنی اپنی تبلیغ میں شب و روز کو شاں ہیں۔
ان فرقوں میں دیوبندی اور غیر مقلد حضرات کی سازشیں اور ان کی اہل فریبی روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔

ایک دو تھکا کتب دیوبندی حضرات غیر مقلدین کو دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ ان کو اپنی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے دیتے تھے۔ دیوبندی حضرات کے اکابر مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی خیر علی جالندھری، مولوی حبیب الرحمن دہلوی وغیرہ اس کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔

ادھر غیر مقلدین حضرات مقلدین پر رشک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ میان خیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبد اللہ غازی پور، مولوی شاد احمد لکھنوی، حافظ عبد اللہ روپڑی غیر مقلدین کے اکابر کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔ مگر چند سالوں سے دیوبندی اور غیر مقلدین الٰہیہ حضرات نے راولپنڈی شہر میں دیوبندی حضرات کے مولوی غلام خاں کے ہاں ایک اجلاس میں ایک مذہبی تنظیم "سواد اعظم اہلسنت و جماعت" بنائی اور جگہ جگہ اس تنظیم کے تحت اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس تنظیم کے صدر دیوبندی اور سیکرٹری حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد ہیں۔

دراصل ان حضرات کا اتحاد صرف اور صرف "اہل سنت و جماعت" حضرات کے خلاف ہے۔ انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے "سواد اعظم اہلسنت و جماعت" نام رکھا ہے۔

غیر مقلدین حضرات سے اگر سوال کیا جائے کہ اپنے آپ کو حنفی کہلانے والا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد کیا آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اہلسنت و جماعت ہے؟ تو جواب نفی میں دیں گے۔ حافظ عبدالقادر روپڑی جو کہ اس نوازینہ جماعت کے "جنرل سیکرٹری" ہیں ان سے پوچھو کہ یا روپڑی صاحب اپنے رسالہ "تبیہ المذہب" میں ہی اپنا فتوے شائع کریں۔ دیوبندی حضرات جو کہ اپنے آپ کو مقلد اور حنفی کہلاتے ہیں (سے کوئی پوچھے کہ مقلد کو صحیح العقیدہ مسلمان تسلیم کرنے والا آپ کے نزدیک اہلسنت و جماعت ہو سکتا ہے۔ تو جواب نفی میں دیں گے۔ تو یہ ان دونوں کا پسینہ مگر "سواد اعظم اہلسنت و جماعت" تنظیم بنانا اور اس کے تحت جملے کرنا اس حقیقت کی ترجمانی ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ حضرات دھوکہ دے کر اپنے دامن تنزیہ میں پھنسا چاہتے ہیں۔ اور یہ سراسر عیاری اور دھوکائی ہے حقیقت میں یہ دونوں بھی

اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔ لیبیل اور تائیل لگانے سے کام نہیں چلتا۔ اگر کوئی پشاپ کی بوتل پر عرق گلاب کا لیبل لگا کر ایکٹ میں لے آئے تو وہ عرق گلاب نہیں بن جاتے گا۔ بلکہ پشاپ کا پشاپ ہی رہے گا۔

مشرقی مغربی سیدی سندی مرقی شیخ طریقت عالم شریعت، مخزن علم و حکمت "حسن اہلسنت" حضرت قید عالم پر خواجہ محمد شفیع صاحب قادری علیہ الرحمۃ سجادہ شین دربار کو ہر بار غوثیہ دھو ڈال کر شریف ضلع گجرات نے ان دیوبندی اور غیر مقلدین دہلی حضرات کی اس سازش کو مچھاپتے ہوئے حکم فرمایا کہ ایک ایسی کتاب لکھو جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے عقائد کا بطلان پیش کیا جائے اور واضح کیا جائے کہ دیوبندی اور غیر مقلد دہلی اہلسنت و جماعت نہیں۔

میرے حضور قید عالم علیہ الرحمۃ کی ساری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی اشاعت میں گزری۔ جہاں کہیں بھی کوئی شریعت مطہرہ کے بغاوت کرتا اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کے خلاف آواز اٹھاتا۔ آپ تحریری اور تقریری ہر دو طریق سے اس کے سد باب کے لیے کوشاں رہے۔

فقیر نے اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیکر سرور عالم، نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ یکس تباہ میں استفسار پیش کر کے غوث العالمین، غوث الاعظم شہنشاہ اولیاء سیدنا ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارشاہ عثمانی کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے اپنے شیخ کامل علیہ الرحمۃ کے ارشاد مبارک کی تعمیل کرنے کی کوشش کی۔

الحمد للہ رب العالمین! اللہ تعالیٰ جل جلالہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و کرم اور مکرامہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقوت اور حضور قید عالم علیہ الرحمۃ کی نظر التفات سے یہ کتاب آپ کا ہاتھ میں موجود ہے۔

فقیر نے متانت اور تجدید کی گادامن ہاتھ سے نہیں چھڑا رہا ہر ایک عقیدہ و قرآن پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں مستند کتب کے حوالجات پیش کیا ہے۔

تغیب کو بالآخر حق رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا مسلمان ضرور فیصلہ کرے
گا کہ دینِ بدیہی اور غیر معتدین و دہائیوں کا اہلسنت و جماعت کہلانا دھوکہ دہی اور اہل
فریبی ہے۔

دوبندی اور غیر عقلمند حضرات کے عقائد جو درج کیے ہیں۔ یہ ان کے مسئلہ کا بر
کی کتب میں تحریر ہیں۔ تفصیلاً اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کرنا ہو اور ان کتابوں کے نام
دیکھیں تو فقیر کی کتاب دہائی مذہب کی حقیقت اور عقائد دہائیہ کا مطالعہ فرمائیں۔
اس کتاب میں درج کردہ کتب کے حوالہ جات نہایت احتیاط سے درج
کئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو حوالہ جات کی طلب ہو تو وہ حوالہ جات کی فوٹو سٹیٹ
منگوا سکتا ہے۔ اس کا خرچہ طالب کے ذمے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التماس ہے کہ اپنے پیارے حبیب حبیب بنی کریم ﷺ
 رحمہ علیہ افضل الصلوٰۃ و افضلہ کے وسیلہ جلیل سے مسلمانان عالم کو ان مذہبی پھر دین سے
 غفلت رکھے اور مسکن حق المسکن و جماعت پر قائم رہنے کی توفیق بخشنے۔
 (امین ختم کیلئے)

فقير ابو الحامد محمد بن محمد بن ضياء الله القادري الاشرف في غفرته
خطيب مكراني جامع مسجد علامه عبد الحكيم عليه الرحمه
تحصيل بااثر سياكوني عشر

امکان کذب باری تعالیٰ

دیوبندی اور غیر مقلدین اہل حدیث حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ
بول سکتا ہے۔

الہنست و جماعت صحرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا - اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی
وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا - اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی

تفسیر کبیر

امام المفسرین علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں۔

مسی مسلمان کو یہ جان نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر عبوت کا گمان کرے بلکہ ایسا گمان ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

فہم مقلدین کے کوئی براہِ عملہ یہ سیکھائی ہے کہ امام رازی کو امام مہام تکھا ہے۔ نیز یہ کہ امام رازی
 کی اس غلطی سے اور غریب کے سلطانِ اہلسنت تھے۔ (المحدث المرتد ص ۲۳ جونی ۱۹۱۳ء)
 امام کا کہنا کہ راجہ دہلی کے تھے کہ امام رازی کا یہ علم آید اور علیٰ خصوصاً امام تغیر میں اس علم پر
 مبنی نہیں۔ (ادبیات تفسیری ص ۵۹)
 (فقیر قادری استغفر اللہ)

تفسیر صیادی | مہرۃ المفترین امام عبد الرحمن بن صیادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

دَيِّتَطَرُقُ الْكَذِبُ إِلَى حَكِيمٍ
يُوجِبُهُ لَا تَكُنْ نَقْصٌ وَهُوَ
عَلَى اللَّهِ تَكَلُّفٌ إِلَى مَحَالٍ
جوہر اللہ تعالیٰ کی خبریں کسی طرح
بھی راہ نہیں پاسکتا کیونکہ وہ نقص ہے
اور نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(تفسیر صیادی صفحہ ۱۵۷)

تفسیر حازن | زبدۃ المفہرین علامہ علی بن محمد حازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنْ اللَّهِ فَإِنَّهُ
لَا يَخْلُقُ الْمُبْتَكَدَ وَلَا يَجْعَلُ عَيْنَهُ
الْكُذْبُ (تفسیر حازن صفحہ ۲۱۱ مصرعہ)
مُراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ
خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ اور اس کا
جوہر ہونا ممکن نہیں۔

تفسیر دوری | دیوبندی اور غیر مقلدین ائمہ اربعہ حضرت کے مدد و مدد مولوی
عبد القادر صاحب دیوبند بھی رقمطراز ہیں کہ

جوہر نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ نقص سے پاک ہے۔ (تفسیر دوری صفحہ ۱۱)

تفسیر سراج المنیر | علامہ خطیب محمد بن شہین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔
قَوْلُهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى الْكَافِرَانِ

فَكَانَ يَخْلُقُ اللَّهُ عَهْدَهُ
فِيهِ دَيْتَلُ كَلَامُ اللَّهِ
اس میں دلیل ہے کہ خلف و عہد
اللہ تعالیٰ کی خبریں محال ہے۔

(تفسیر سراج المنیر صفحہ ۱۱)

تنویر الابصار | علامہ محمد بن عبد اللہ ترمذی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔
وَلَا يُوَصِّفُ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى كَالْخَلْقِ

بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ الْبَسْفَةِ
وَالْكُذْبِ لَكِنْ الْمَحَالُ لَا يَدْخُلُ
بیعتی اور کذب پر قادر ہونے سے
موصوف ہونا درست نہیں ہے کیونکہ

تحت القدرة وعنده المعتزلة محال قدرت کے نیچے داخل نہیں ہوتا۔

يَقْدِرُ وَلَا يَقْعَلُ - (تنویر الابصار) اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری | اذا وصف الله تعالى انكر كسبه الله تعالیٰ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ
بجاء لا يخلق بلہ۔۔۔ کے لیے ایسا وصف

۔۔۔۔۔ اولسبہ الى الجهل والجهل
والنقص وكيف۔۔۔۔۔ بیان کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں
۔۔۔۔۔ یا اللہ تعالیٰ کو یا عاجزی یا نقص

کی طرف منسوب کیا تو وہ کافر ہو گا۔
(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۵۵ ج ۲)

شرح فقہ اکبر | علامہ محمد بن علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کا ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے

یوصف الله تعالى بالقدرة على
الظلم لأن المحال لا يدخل
اور یہ کہ محال قدرت کے تحت نہیں ہے

تحت القدرة وعنده المعتزلة
انہ یقدر ولا یفعل
لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے

اور کرتا نہیں۔ (مشرع فقہ اکبر)
امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمہ

مکتوبات شریف | فرماتے ہیں۔
او تعلق از جمیع ناقص و سامت
وہ بلند ذات تمام ناقص سبتوں اور

حدوث منزہ و مبرا است۔
حدوث سے منزہ اور پاک ہے۔
(مکتوبات شریف فارسی ص ۱۷۱ مکتوب نمبر ۲۲۶ جلد اول مطبوعہ مکتبہ)

قادر ہے امام قرآن پاک اور مستند مفسرین، محدثین اور محققین کی کتب
کے حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین ائمہ اربعہ

حضرات اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے جب چاہے غیب دریافت کر لے۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ الْقِيَمَاتُ وَهُوَ
الْكَرِيمُ الرَّحِيمُ (۶۷)
عَلَيْهِ الْغَيْبُ وَالشَّهَادَةُ
الْبَيِّنَاتُ (۸۴)
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
(پ ۵)

قاریضے کرام :- دریافت کسی سے کیا جاتا ہے جس کو ذاتی علم ہو۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اُس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ فرمے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صحیح کافر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے مکمل کھلا بغاوت کرتا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات اپنی سنت وجماعت نہیں رکھتے۔

امام ابو جعفر محمد اسماعیل دہلوی قبیل نے لکھا ہے کہ سوائس طرح غیب کا دریافت کرنا ہے اختیاری ہے کہ جب چاہے کہیے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تفسیر الانبیاء ص ۱۸)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت

دیوبندی حضرات حضور پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت کے منکر ہیں صرف بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول پاک صاحب دلائل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات نورانی ہے اور بشر بھی سرکارِ دُعا عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات بشریت کی استوار سے بھی پہلے کی ہے مگر دنیا میں لباسِ بشری میں جلوہ افروزی فرمائی ہے۔ لباس بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

جیسا کہ جبریل امین علیہ السلام نور میں مگر سبیدہ صریح علیہا السلام کے پاس جب تشریف لاتے ہیں تو لباسِ بشری میں ہیں تاکہ مکرر قرآن مجید فرقانِ حمید میں جب العالمین جل جلالہ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے :

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پ ۵)

پس اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

مشکوٰۃ المصابیح کی پہلی حدیث شریف میں ہے کہ رادی علیہ السلام دوم خلیفہ رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں :

أَكُنْتُ عَنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ
أَمَامَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے پھر اس ایک آدمی آیا۔

پر چھاپشخص کون تھا؟ تو حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ
 اَعْلَمُ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔
 تو سہو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فَاسْتَدْرَجَنِيْ وَهْ جَبْرِيلُ
 ہے۔ دشمنانہ الصابغ ملا مطبوعہ علی صبح بخاری شریف مد سوار قطنی مشام
 قاتلین حضرت انس رضی اللہ عنہ مروا کہتے ہیں اس کے بال سیاہ ہیں۔ لباس اس کا سفید
 ہے مروا کہ شکل میں اس کا دو کعبوں، دو کونڈوں، دو پاؤں، دو کان ہیں۔

اولی علم حضرات کہیں یہی طرح معلوم ہے کہ حضرت انس کے کتب احادیث شریفہ میں ایسی
 غریبی و ابلات درج فرماتی ہیں جن میں جب جبریل امین فرشتہ بارگاہ نبوی میں کسی مرتبہ
 حضرت وحیدہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحنی کی صورت میں حاضر ہوا تھا جیسا کہ لیزری
 حضرات کی تصدیق شخصیت ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و
 اولیاء الشیطان میں اس حقیقت کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

وَقَدْ اخْبَرَنَا الْعَلَاءُ كَلَّهَ كَلَّهَ
 اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتہ
 ابوبکر علیہ السلام فی حضور
 ابوبکر علیہ السلام کے پاس بڑی صورت میں
 آئے اور فرشتہ مریم علیہ السلام کے سامنے
 ٹھیک بڑی صورت میں آیا۔ اور جبریل علیہ
 السلام بھی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 دیکھ کر بڑی صورت میں اور عروالی کی صورت
 میں ظاہر ہوا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی
 ایسا ہی دکھائی دیتا تھا۔

والف قد بین اولیاء الرحمن والشیطان

ایسا تمہیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں کا تذکرہ کرتے
 ہوئے یہ یہیت لکھتے ہیں،

وَقَالُوا اَتُخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
 کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد بھی ہے حالانکہ

مُسَبِّحَاتُہٗ بَلَّ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جن کو وہ اولاد

(سورہ انبیاء)

سمجھتے ہیں وہ اولاد میں بلکہ اعزّت بڑے ہیں
 جبریل کو قرآن پاک میں بَشَرًا مّسْوًیًّا بھی فرمایا گیا ہے۔ عہد بھی فرمایا گیا ہے حدیث
 شریف میں دیکھنا کہ لفظ بھی بولا گیا ہے۔ وحیدہ علی بَشَرًا مّسْوًیًّا شکل میں مشکل ہو کر گئے
 کا تذکرہ بھی موجود ہے مگر ہے وہ نوری۔

جبریل کے انسانی شکل میں مشکل ہو کر گئے۔ لباس بڑی میں منور پذیر ہونے سے کیا صحت
 کرام معلوم انھوں نے جبریل کی فرمائیت کا انکار کیا ہے؟ کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ایک
 صحابی نے بھی جبریل کی فرمائیت کا انکار نہیں فرمایا۔

جب جبریل علیہ السلام جو رسول اشعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام امداد اور قریبی
 وہ نور ہو کر لباس بڑی میں آئے تو اس کی فرمائیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور بڑی اس
 کی فرمائیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ تو اس جبریل کے بلکہ ساری کائنات کے سوا محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر لباس بڑی میں جلوہ افروز ہوں تو ان
 کی فرمائیت میں کیسے فرق آتے گا۔ اور کون مسلمان ان کی فرمائیت کا انکار کرے گا۔
 اب آپ کے سامنے حضور پر نور فرماتے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کا اور اس کے صحابہ کرام علیہم السلام کا نورائیت کے بارے میں عقیدہ پیش کیا جاتا ہے

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

اَوَّلُ مَا خَلَقْتُ اَمَلَهُ نُوْرِي
 سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
 جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔ تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ح ۸ تفسیر عرسل البیان
 ص ۲۳ ح ۱ تفسیر روح البیان ص ۵۴ ح ۱۰ ذرقانی شریف ص ۱۰ ح ۱ طریح النبوة ص ۱
 ص ۲ ح ۲ بیان الیلیل والنوی لابن جوزی ص ۱۰ ح ۱۰ مطالع المعرات للفاسی ص ۱۰ ح ۱
 اور وہ ص ۲۲ تفسیر صفی ناسی ص ۱۰ ح ۱۰ بشرح قصیدہ امالی ص ۱۰ ح ۱

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میل القدر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَسَدَ الْأَوْجَادِ خِيَارِي
عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ لَعَالِي
قَبْلِ الْأَشْيَاءِ

لوں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء
سے پہلے پیدا فرمایا۔

تو فرمے کہ انکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے
 اَلْحَامْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلٰی خَلْقِ حَبْلِ
 الْمَشَاءِ وَفَرْسِ الْبَیِّنِ مِنْ نُّوْرِ
 اَشْيَاہِ سَہِیْلَہِ

مواہب اللدنیہ شریف سے پیدا فرمایا۔
 ۱۱۰۰ھ فرغی شریف ۱۱۰۱ھ اسیرت علیہ السلام ۱۱۰۲ھ مطالع الحسرت شرح و لائل الحزرت
 ۱۱۰۳ھ حجة الله على العالمين ۱۱۰۴ھ انوار الحمیری ۱۱۰۵ھ عصیدۃ الشہداء ۱۱۰۶ھ فوائد حشر مارک
 شاعر بنی امام احمد غسطلانی دکن سرہرانی کے ایک دیوانے اپنی کتاب خطاب
 مواہب اللدنیہ میں نقل فرماتے ہیں کہ کمر کا ستیانام ازین العابدین یعنی ائمہ اثنی عشریہ
 کا ہے کہ وہ اپنے والدہ بزرگوار شہید کر بلا ستیانام اہم مصیبت قائم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا درود ادا کر کے والدہ اجداد علی القصری میں خود مشکل شاکر امام زید علیہ السلام سے مشکل فرماتے
 ہیں کہ رُوح کا کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

گفت خود را یعنی بیک کار خجسته
 خلق آدم را که در آن وقت خلق
 عالم را و ما را به انوار مشرق
 شریفه که از جوار انوار سبحانی
 روح البیان مشرق ۱۲

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے
 پتھر ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے
 حضور میں ایک نور تھا۔
 از انوار انوار مشرق ترجمہ ترجمہ المصطفیٰ العالمین نقیر

ان فرمودات مصطفوی سے اظہارِ احساسِ دلاس ہے کہ رسولِ مکمل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ایسے بہترین پراسنی نورانیت کا واضح طور پر اعلان فرمایا ہے۔

اور لائن منظور کر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے صریح خلاف ہے۔

خلافتِ نبویہ کے راہ گزیدہ ہرگز ہٹنوال نہ خواہر رسید
اب آپ کے سامنے رستہٴ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جاساں صحابہ
کرام علیہم السلام جو ہمارے لیے روشنی کا منار ہیں، ان کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کہ کہ
حضور راضی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرقتِ نبویہ کے عتامہ کے لیے دنیا اور رسولی جو حق
فرمائی ہے وہ مآ کا تکبیر و اصحابی ہے۔

خلیفہ اہل سنیہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

یہ سنی اور ائمہ اربعہ کی تعلیمات میں سنیہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعلیمات سے متماثل ہے۔

امین مصلطیٰ ابی الحسین یذعنوا
کفونوا البید و ائسلوا الظلام

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں اور ان کی کی طرف سے اس خط
میں آپ کی روشنی اندر میں کو جو دعویٰ راست کے چاند کی طرح دور اور نازک کرنے والی ہے۔
(دلائل القیودہ صفحہ ۲۲۵) ج ۱ ترجمہ البیروتی ص ۱۰۷

سید اعلیٰ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ خلیفہ سہارنم خلیفہ برحق سیدنا
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گان اِنَّا نَسْتَعِينُكَ رَبُّنَا كَاذِبٌ وَخَبِيرٌ
 مِنْ شَيْءٍ كَذِبٍ ۝ دُرُوبِ الْغِيْرِ شَرِيفٌ ۝ ۲۶

[illegible]

ج ۱، انوار المحمدیہ، زرقانی شریف، دہلیان سے نور مبارک منکلا و کھائی دیتا۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

عزودہ بزرگ سے فرخ و لغت اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد جب دارشکوہ و مکان، رسول انس و جان، سب از لکھنؤ سیوہر سلطان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ملود افز ہوئے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شان سراپا دہی میں لکھا کہنے کی اہمیت طلب کی تو حضرت علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چچا جان کہئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے منکر کو ملامت دے سکے تو حضرت کے امتحان میں سے آخری دو امتحان جن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک قلمی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قورائیت کا ذکر کیا ہے۔ درج کرتا ہوں۔ یا شادراستب مصطفیٰ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان تہمتیں، مثلاً اہم الرجال الدین، سیوطی، رحمت ابن جوزی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ وصال بن علی، علامہ بھٹائی، علامہ ابن عبد البر، علامہ حاکم، علامہ ابن کثیر، علامہ شہرستان، طبرہم اللہ عنہ نے اپنی سند نقایف میں درج فرماتے ہیں۔

أَنَّ لَنَا وَلِدَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ مِنْ تَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ وَفِي ذَلِكَ الْغَضَاءِ وَفِي الْمَرْثَةِ وَسُئِلَ الْمَرْثَةُ وَتَحْتَرَفَتْ

کے جب پیدا ہوئے تو زمین و مکین ہو گئی، آپ کے لئے آفاق موز پر گئی۔

سوم انس شیا، اور انس لڑ میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ کتاب لواء

ج ۱، خصائص الکبریٰ ج ۱، انسان الیوم ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱،

جواہر البحار ج ۱، انوار المحمدیہ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ج ۱، مواہب اللکبریہ ج ۱،

الاستیعاب ج ۱، البدایہ و النہایہ ج ۱، کتاب المل و النحل ج ۱، مجمع الزوائد ج ۱،

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

ج ۱، انوار المحمدیہ، زرقانی شریف، دہلیان سے نور مبارک منکلا و کھائی دیتا۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

عزودہ بزرگ سے فرخ و لغت اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد جب دارشکوہ و مکان، رسول انس و جان، سب از لکھنؤ سیوہر سلطان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ملود افز ہوئے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شان سراپا دہی میں لکھا کہنے کی اہمیت طلب کی تو حضرت علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چچا جان کہئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے منکر کو ملامت دے سکے تو حضرت کے امتحان میں سے آخری دو امتحان جن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک قلمی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قورائیت کا ذکر کیا ہے۔ درج کرتا ہوں۔ یا شادراستب مصطفیٰ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان تہمتیں، مثلاً اہم الرجال الدین، سیوطی، رحمت ابن جوزی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ وصال بن علی، علامہ بھٹائی، علامہ ابن عبد البر، علامہ حاکم، علامہ ابن کثیر، علامہ شہرستان، طبرہم اللہ عنہ نے اپنی سند نقایف میں درج فرماتے ہیں۔

أَنَّ لَنَا وَلِدَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ مِنْ تَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ وَفِي ذَلِكَ الْغَضَاءِ وَفِي الْمَرْثَةِ وَسُئِلَ الْمَرْثَةُ وَتَحْتَرَفَتْ

کے جب پیدا ہوئے تو زمین و مکین ہو گئی، آپ کے لئے آفاق موز پر گئی۔

سوم انس شیا، اور انس لڑ میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ کتاب لواء

ج ۱، خصائص الکبریٰ ج ۱، انسان الیوم ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱،

جواہر البحار ج ۱، انوار المحمدیہ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ج ۱، مواہب اللکبریہ ج ۱،

الاستیعاب ج ۱، البدایہ و النہایہ ج ۱، کتاب المل و النحل ج ۱، مجمع الزوائد ج ۱،

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

عزودہ بزرگ سے فرخ و لغت اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد جب دارشکوہ و مکان، رسول انس و جان، سب از لکھنؤ سیوہر سلطان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ملود افز ہوئے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شان سراپا دہی میں لکھا کہنے کی اہمیت طلب کی تو حضرت علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چچا جان کہئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے منکر کو ملامت دے سکے تو حضرت کے امتحان میں سے آخری دو امتحان جن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک قلمی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قورائیت کا ذکر کیا ہے۔ درج کرتا ہوں۔ یا شادراستب مصطفیٰ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان تہمتیں، مثلاً اہم الرجال الدین، سیوطی، رحمت ابن جوزی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ وصال بن علی، علامہ بھٹائی، علامہ ابن عبد البر، علامہ حاکم، علامہ ابن کثیر، علامہ شہرستان، طبرہم اللہ عنہ نے اپنی سند نقایف میں درج فرماتے ہیں۔

أَنَّ لَنَا وَلِدَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ مِنْ تَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ وَفِي ذَلِكَ الْغَضَاءِ وَفِي الْمَرْثَةِ وَسُئِلَ الْمَرْثَةُ وَتَحْتَرَفَتْ

کے جب پیدا ہوئے تو زمین و مکین ہو گئی، آپ کے لئے آفاق موز پر گئی۔

سوم انس شیا، اور انس لڑ میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ کتاب لواء

ج ۱، خصائص الکبریٰ ج ۱، انسان الیوم ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱، ایسٹ انڈین ج ۱،

جواہر البحار ج ۱، انوار المحمدیہ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ج ۱، مواہب اللکبریہ ج ۱،

بے مثل بشریت

دیرینہ دلانی تہی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشریت کہتے ہیں۔
اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات رحمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات مبارک کا تہ کو بے مثل مانتے ہیں۔ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ نے اُن مقدس
عورتوں کو خمر شرکات نامت علیہ الفضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے نکاح میں لایا گیا پھر
کی دوسری عورتوں سے بے مثل قرار دے دیا۔

جس سبق تک کے نکاح میں آئے کی برکت سے وہ عورتیں دنیا بھر کی عورتوں سے ممتاز
ہو گئیں اور بے مثل ہو گئیں۔ تو اس سبق کی مثل کائنات بھر میں کون ہو سکتا ہے؟
رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

إِنَّ كُنْتُ وَشَكَكْتُ
میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

(جامع ترمذی مشرح ۱ ص ۱۱۱ بحاری شریف ۲۱۱۱۱ موطا)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ كُنْتُ كَهَيْئَتِكُمْ

میں تمہاری ہیئت جیسا نہیں ہوں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام صحابہ کرام علیہم السلام ان میں فرمایا:

أَنْتُمْ كَهَيْئَتِي

میں تمہاری ہیئت جیسا کہ میں ہوں۔

صحابہ کرام علیہم السلام ان میں سے کسی نے بھی یہ عرض نہ کیا کہ رسول اللہ آپ باری

مثلی بشر ہیں۔ آپ کے دو ہاتھ دو پاؤں ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ سب کی ازواج مطہرات
ہیں۔ اور اولاد دینیات ہے بلکہ سب خاکوش ہیں۔ اور آپ کے ارشاد کے مطابق
سر تسلیم خم کیے ہیں۔ صحابہ کو تو جرات نہ ہوئی مگر آج دیوبند میں کو جرات ہو گئی کہ رسول
مقبول مثل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اعلانیہ یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم ہماری مثل بشر ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لَمْ أَدْعِ قَبْلَكَ وَلَا

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہ پہلے کسی کو دیکھا ہے۔ اور نہ ہی بعد میں۔

(آرٹیکل گیسٹ ۱۱ حصہ ۱۱۱ ص ۱۱۱ بحاری شریف ۲۱۱۱۱ موطا)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَا أَذِيتُ شَيْئًا أَحْسَنَ

فی وجهہ میں نے عیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ جس کی کو نہیں

دیکھا۔ گویا کہ آپ کے چہرہ از پر سورت چل رہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۱۱)

ایک صحابی رسول فرماتے ہیں کہ:

لَمْ أَدْعِ شَيْئًا كَأَنْتَ وَلَا أَكْبَرُ وَلَا أَكْثَبُ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ

میں نہ دیکھا کہ ان کے ہاتھ سے بڑھ کر کوئی اور چیز چھو دار

وسلم۔ (طہار شریف ۱۱۱ ص ۱۱۱ بحاری شریف ۲۱۱۱۱ موطا)

فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے

میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے کھانا پینا

دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عبا کا عقیدہ رواج فرمایا ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک ہزار سالہ رشتہ اللہ تعالیٰ نے عہد نے حج مبارک کو کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عہد میں عیب اپنے وطن واپس آئی تو ابراہیم اسی نامی شخص نے اس سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اس نے بتائے جو اسے کہا۔

كَأَنَّكَ تَجِدُهُ لَكَ الْبَسَدُ لَمْ يَكُنْ
أَمَّا فَكُنْهُ وَلَمْ يَكُنْ كَذَا فَكُنْهُ
فَرَجَّ الْبَارِي شَرَحَ صِيحَ بِنْدَارِي مَعَهُ
مَرَّاجِبُ الدَّيْمِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَصَّافُ بَصُولَةِ دَوَالِي الْبُزْجَةِ لَيْسَ بِهِيَ
الْأَوَّلُ وَالْخَمْسَةُ ١٩٩٠ ، مَدَارِجُ الْبُزْجَةِ صَدَقَ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام ابلسفست مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔
توضیح: تمنا کسی زور پر نہ کی بڑھ کے چوکھا تھا قر
پلے پردہ جب وہ صفا ہو کر بھی نہیں وہ بھی نہیں

تھوک مبارک | ہمارے تھوک سے بیماری پھیلاتی ہے۔ جیسا کہ بازاروں، دلیوں
کھلے۔ تھوک سے بیماری پھیلاتی ہے کہیں انگلیش میں یہ لکھا ہے۔

DO NOT SPIT HERE. مگر ہمارے نبی پاک صاحبِ دلہا حضرت احمد
عقیدہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھوک مبارک سے بیماری دور
ہوتی ہے شفا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ کتب مشیرہ میں مذکور ہے۔

نید ناعلی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت سہیل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فیر کے روز فرمایا کہ کل میں جہنم اکیس

شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت و نصرت فرمائے گا۔
اور وہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ میرے کے وقت صحابہ
کرام علیہم الرضوان بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کی خواہش پوری تھی کہ
چند دھڑکے ملے۔ مگر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
أَيُّنَ عِلِّيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۔ علی بن ابی طالب کہا ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔
يَسْتَكُونُ عَيْنِي جِءَ ۔
تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

قَامُوا سَلُوا الْبَيْتَ فَأَيُّ رَجَبٍ
فَيَقْبُحُ مَرَّ مَسْئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعْدَ مَا كُنْ
لَهُمْ كُنْ بِمِ وَجَعُ
مَشَاةَ شَرِيفِ ٥٩٢ شَمْعَةُ الْبَلَاغَاتِ
نَارِي ٥٩٣ مَسْمُومَ أَحْمَدُ ٥٩٤ رَجَبِي

حضرت عقیلی بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا عقیدہ | عقیلی بن حبیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ماجد کی دونوں آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں تھیں کہ
بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

فَقَبَّحْتُ مَسْئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي جِءَ فَأَلْفَ مَرَّةً قَرَأْتُ
يُذْخِلُ الْعَيْنَ فِي الْإِبْرَةِ يَخْرُجُ مِنْ
تَمَّائِينَ ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس
کی دونوں آنکھوں میں تھوک مبارک ڈالا۔ تو
وہ سینا پر گری بیٹھیں۔ ان کو دیکھا کہ وہ کئی
سال کی عمر میں بھی موتی میں دھواں ڈال لیتے تھے۔

شفا شریف ٥٩٣ مطبوعہ مصر مرزا صاحب الدبیر مہجہ ٥٩٤ مَدَارِجُ الْبُزْجَةِ لَيْسَ بِهِيَ ٥٩٥

نذرانی شریف۔ مدارج النبوة شریف فارسی

عقاب بن شریف کے کوئیں میں خوشبو مشک علیی انا
شرح الحمدین حضرت

دہلوی علیہ الرحمۃ اور علامہ مسطانی شارح بخاری نے مواہب اللدنیہ میں اور امام
یوسف نجفی علیہ الرحمۃ نے الوارحمہ میں روایت زوج فرمائی ہے۔

عَنْ صَفِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ
بِغَزَاةٍ مِنْهُمْ جَنَاحًا سَمَاءَ خَدِّ الْإِنْسَانِ
عَنْ فَرَاغِي حَسْبُ مِنْ كُنُوزِ مَنْ كُنُوزِي وَرُشْدِي
خوشبوئے نگینی۔

مدارج النبوة فارسی ص ۱۱۱ الوارحمہ ص ۲۵ مواہب اللدنیہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا کنواں بڑا تھا۔

بَقِيَ فِي بَيْتِي بِغَزَاةٍ مِنْهُمْ جَنَاحًا سَمَاءَ خَدِّ الْإِنْسَانِ
يَكُنْ بِاللَّحْدِ قَدْ نَزَلَ الْغَزَاةُ كَمَا نَزَلَ الْغَزَاةُ فِي الْفَتْحِ
و مدارج النبوة ص ۱۱۱ مطبوعہ دہلی
الوارحمہ ص ۲۵

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ بنی ساسیہ نے ڈسا۔
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ
قَدْ نَزَلَ الْغَزَاةُ كَمَا نَزَلَ الْغَزَاةُ فِي الْفَتْحِ
تقریر روح البیان ص ۲۴۳ مطبوعہ برت

بشر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
سمرقند کائنات میں موجودات علیہ
افضل الصلوة والسلام کے
عقاب بن شریف سے کثرت و درجہ دار ص ۱۱۱ جو بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد امام

غزوہ اُمدی شہید ہوئے تو میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
آقدس میں رونما ہوا حاضر ہوا قرآب نے فرمایا کہ روئے کیا تھے کہ پسند نہیں کیا میں
تیرا والد ماجد اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری والدہ ماجدہ ہوں۔ پھر نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت میرے سر پر بھیجا تو میرے سر کے بال
پرسکپ کا لہجہ مبارک چھو گیا وہ سیاہ سیسے اور بالی سفید۔

كَانَتْ فِي لِسَانِي عَقْدَةٌ حَيَّةٌ
فَقُتِلَ جَنَاحًا فَانْخَلَّتْ
رضائیں کبیرے ص ۳۳
میری زبان میں گنت تھی
وہ میں شریف ڈالا تو گرہ کھل گئی یعنی گنت
دور ہو گئی۔

اعلمت حضرت عظیم المرتبت امام الامست محمد دین ولست مولانا شاہ احمد رضا خاں
بریلوی قدس سرہ القوی نے فرمائی ہے۔

رائع نافع وافع شافق
کیا کیا رحمت اللاتے یہ حسین

پسندیدہ مبارک
ہمارے پسند سے بدلو آئی ہے مگر سب کو دگار دگر کار ابد قرار دھ
اختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ مبارک سے خوشبو
آئی تھی جینا کہ کتب محمدین میں درج ہے۔

ارام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
سرور عالم زوہبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے علی المرتبت ص ۱۱۱ حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ سرکار ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ محمدین نے ان الفاظ
میں بیان فرمایا ہے کہ نبی پاک صاحبِ لوگوں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
و اسلام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ کہ اگر تیرے والد تیرا فرمایا کرتے تھے حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا چڑھے کا بھینا کچائی تھیں۔ آپ اس پر قہقہہ فرماتے آپ کا پسندیدہ مبارک
بہت آگاتا۔

فَكَانَتْ تَجْعَلُ عَقْدَةً فَنَزَلَتْ فِي
پس ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کا پسند

الطَّبِيبُ فَقَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أُمَّهُ سَكَتَ عَنْهَا هَذَا كَأَنَّ
عُرْفَكَ تَحْتَ حُلِيِّ جَنِيْبِنَا وَهَوَّجُونِ
الطَّبِيبُ الْيَطِيبُ .

مبارک صبح کو قی اور اس کو خوشبو میں ملاتی تھیں
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اکرم
یہ کیا ہے جن میں کیا آپ کا لیلہ مبارک ہے کہ
کوئی خوشبو میں ملاتی ہے کہ یہ کوئی آپ کا لیلہ
مبارک نام خوشبو سے بہتر کیا خوشبو ہے۔

مشکوٰۃ شریف، مرقاۃ المفاتیح، تفسیر کبیری، مجمع بی روی شریف، ص ۶۹
ایسی خوشبو نہیں کسی بھی چیز میں
جیسی خوشبو میں کسی چیز میں ہے

شیخ الحدیث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب
مدارج شریف میں نقل فرمایا ہے کہ

ایک مرد نے چاہا کہ اپنی روکی کو فائدہ کے لئے میرے جیسے گھراس کے پاس خوشبو برقی، سرد عالم
شہنشاہ غریب و عجم خلیفہ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر
ہوا تاکہ کوئی شے عنایت فرمائی۔ کوئی چیز حاضر نہ تھی۔

پس شیشہ طابید و طیبہ از دست در
دے پس سے پاک گردا زہر شریف خود از قرق
دیشیشہ از دست و گفت میں از در کبر
شیشہ طیب و زہر اور کہ طیب کہ نہیں
پس بود کہ چون میں میگردد بول سے بوسند
اہل مدینہ آکر از نام گردان از ایشان روا
سیت و طیبین۔

پس یکیشیشہ عکروان اور اس میں خوشبو ڈالی چو لیلہ
جہر جہر سے تھوڑا سا پینہ مبارک شیشی میں ڈالی کر
فرمایا کہ شیشی میں خوشبو ملا دو اور اپنی بو کی
کہ درگاہ میں سے خوشبو استمال کرے پس یہ جب
وہ اس سے خوشبو لگاتی تو تمام مدینہ شریف کے
لوگ وہ خوشبو سرنگھتے تھے۔ انہوں نے ان کے
گھر کو خوشبو داروں کا گھر نام رکھا تھا۔

مدارج التبرۃ، تہذیب، ص ۱۱۱، ح ۱۱۱، ح ۱۱۱، ح ۱۱۱

خون مبارک
انہما خون پاک گھر سرد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پاک رہے
انصاف پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک صحابی نے پی لیا

کو مستند کتب میں روایت نہ ہے۔

جب دویم آمد کہ امام انانیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائی تھیں تو حضرت مالک
بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد
تھے نے نرم کو جس کی کسافت کر دیا۔ وہ سفید نظر لگے گا۔ درگوں نے کہا کہ اس خود کو منہ سے پی لیا
دو کہا نہیں۔ اللہ کی قسم اس کو پینے سے منہ سے کسی اس کو نہ پی سکیں گے۔ پھر اس نے خون مبارک کو
پانی دیا۔ ترسور نکات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ شَرِبَ مِنْ دَمِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَمُتْ
أَطْلُ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا .

بڑھتی جلتی مرد کو نہ کہنا چاہیے۔ پس وہ اس
کو دیکھ لے۔

وششہ شریف، مرقاۃ المفاتیح، تفسیر کبیری، مجمع بی روی شریف، ص ۶۹

صحابی رسول کو کون پاک کیا کہ آیت بھی قیام پائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ أَتَيْنَاكَ بِمَنْ يَنْبَغِيكَ الْيَتِيمَ
وَالَّذِي كُنْتَ تَتْلُوهُ وَمَا أَجَلَ
بِهِ يَتِيمَ اللَّهِ .

اس نے میری ہر امر کیے ہیں مردار اور خون
واللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا
کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

اس آیت شریف میں اللہ کریم نے فرمایا کہ خون ورم ہے۔ مگر صحابی رسول کا سرور عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک کی جالاس حقیقت کی تین دلیل ہے کہ صحابی کے نزدیک
رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہریت دیا ہے کہ ان لوگ کی شہریت سے شریف
شیخ الحدیث شیخ فیاضی محدث دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج النبوت شریف میں درج
فرمایا ہے کہ ایک حجام نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیشی میں پیچھے لگائے تو آپ کا
خون مبارک ابھر لے گیا۔ اور اس کو پی لیا۔ آپ نے چھپا کوئی نہ کیا کیا۔ اس نے عرض کی کہ باہر
لے گئی تھا تاکہ اس کو چشہ گردوں گریں گے یہ مناسب سمجھا کہ آپ کے خون مبارک کو زمین
پر گراؤں تو میں نے خون مبارک کو اپنے شکم میں پوشیدہ کر دیا ہے یعنی پی لیا ہے۔

فرمود تحقیق غدار کو دی و لگا وہ داشتی نفس
خود را یعنی از امر حق در لگا۔
آپ نے فرمایا تو نے غدار جیٹ لیا اور پی لیا
کو یہ دیوں سے محفوظ کر لیا۔

و مدارج النبوة شریفون فارسی میں سید سلیمان بن علی

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
 ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول کریم علیہ انشاء الصلوٰۃ والسلام کا خون
 مبارک بطور تبرک نوش فرمایا تو کسی نے ان سے عرض کیا کہ کیا تم کو کھانا پھر پینے
 فرمایا۔

أَمَا لَطَعَهُ فُطْعُهُ الْفُطْعُ وَأَمَا
 الرَّاحَةُ فَرَأَيْتُمُ الْبُشَّةَ
 وَاللَّهِ شَيْءٌ كَلِمَةٍ
 كَرِهَتْ قِيَّ

فانہ میں نے کھام بہ مندرجہ بالا مستند کتب کے حوالہ جات سے حلیل المرتبت
 صحابہ کرام علیہم السلام کے عقائد واضح ہوئے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اپنے جدا جدا بہ سبقت تھے۔ بلکہ ساری کائنات میں یہ مثل بشر سمجھے تھے۔
 مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا۔

ایں خورد گرد و پیسیدی زین جبردا
 آن خورد گرد و ہر نہ نور خدا
 اسے ہزاراں جبرائیل اندر بشر
 بہر حق سوتے غریبیاں یک لطفہ

شفاعت

یونہی وہابی حضرات کا عقیدہ ہے کہ کوئی نبی ولی شفاعت نہیں کر سکتا۔
 جو ان کو شفیع اعظم کہتے وہ ابو جہل کے برابر شرک ہے کوئی کسی کی حمایت نہیں
 کر سکتا۔ (تقریر الایمان ص ۱۸)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 شافع محشر ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاعت فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔
 مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّكَ لَهُمْ
 يُعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
 اگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔

عسلی ان یعتقدوا ربک معامدا
 عتہ وہدا۔ (پ ۱۵ ع ۹)

تفسیر خازن اور ملا راک
 میں امام خازن اور امام تفسیر علیہما الرحمۃ نے اس آیت شریفہ
 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔

والمقام المحمود وهو مقام
 الشفاعة لا یحکم فیہ الا رب
 والآخر صریح۔ (تقریرات تفسیر الایمان ص ۱۸)
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و تعریف
 تفسیر دلائل میں تفسیر جامع البیان میں ہے۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی تصنیف میں روایت درج فرمائی ہے کہ رسول محرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔
 رحمۃ الشفاعة۔ وہ مقام شفاعت ہے۔ (جامع ترمذی ص ۱۳۲)

یہ یونہی انکار کے پروردگار حاجی ادا اللہ مبارک ہو مگر مولانا دوم علیہ الرحمۃ کی
 فائزہ اندر دنیاز داشت تھے۔ (شام الملوک ص ۱۸)

نے منہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ شریف ص ۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۹۵، اشعۃ اللمعات
قاری ص ۲۳، مرقۃ شریف ص ۲۳، صحیح بخاری شریف ص ۹۳، صحیح مسلم شریف ص ۱۱۱، فتح بخاری ص ۲۳)
حدیث بخاری ص ۲۳، ارشاد الدلاری ص ۱۱، مستدرک ص ۱۱۹، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲،
جامع صغیر ص ۱۶، نہار ابن کثیر ص ۲ ج ۲.

حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
حضرت ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے
ہیں کہ شیخ معظم علی الاعلیٰ ذکر و ذکر نے فرمایا۔
میں قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام
کا امام اور خطیب ہوں گا۔ اور ان کی شفاعت
کا ملک ہوں گا۔ یہ بات حق سے نہیں کہی۔
مذکورہ شریف ص ۵۵، اشعۃ اللمعات ص ۱۱۹، مرقۃ شریف ص ۱۱۹، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲،
صغیر ص ۲۳، مستدرک ص ۱۱۹، تفسیر ص ۱۱۹، ابن ماجہ شریف ص ۲۳۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بَعَثُوا
أَنَا قَائِلُهُمْ إِذَا قُذِرُوا وَأَنَا خَبِيرُهُمْ
إِذَا الْبُغْيَاءُ وَأَنَا مُسْتَفْعُهُمْ
أَوْ حُصُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا
الْبُشْرَاءُ أَمَّا وَالْقَارِعَةُ يَوْمَئِذٍ
يَكُونُ وَلِأَوَّلِ الْحَدِيثِ يَوْمَئِذٍ
وَلَنَا أَكْبَرُ مِنْ وَلَدِ الْوَحْيِ
يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ تَحَاوٍ مِثْلَ
بَيْتٍ مَثْنُوبٍ أَوْ مَوْجٍ مَسْمُومٍ

جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو میں سب
سے پہلے انہوں کا۔ میں سب کا پیشوا ہوں گا۔
جب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے تو
میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود
ہوں گے اور میں ان کا شیخ ہوں گا جب
وہ عرصہ محشر میں روکے جائیں گے اور میں
انہیں بشارت دوں گا۔ جب وہ ناسید پر
جائیں گے عورت اور ترخان رحمت کا کعبہ
اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

اور لوگو! کھلا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک
اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ اللہ کے پاس مخالفت سے
رکھے ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ (مذکورہ شریف ص ۵۵، جامع ترمذی ص ۲ ج ۲،
بخاری شریف ص ۱۱، اشعۃ اللمعات ص ۱۱۹، مرقۃ شریف ص ۱۱۹ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔

أَنَا سَيِّدٌ وَلَدِي وَأَهْلِي وَبَنَاتِي
وَأَوَّلُ مَنْ يَشْكِي عَنِّي الْقَبْرُ وَأَوَّلُ
مَنْ يَفْجُرُ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ
کاردوں کا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مذکورہ شریف ص ۵۵، صحیح
مسلم شریف ص ۱۱۹، اشعۃ اللمعات ص ۱۱۹، مرقۃ شریف ص ۱۱۹ ج ۱، ابن ماجہ ص ۲۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا قَائِلُ الْمُسْلِمِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ
مَنْ يَفْجُرُ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ وَلَا فَخْرَ
میں مسلمانوں کا قائل ہوں اور فخر نہیں کرتا
میں نبیوں کا خاتم ہوں اور فخر نہیں کرتا اور
سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور
سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اور فخر نہیں کرتا۔ (مذکورہ شریف ص ۵۵،
بخاری شریف ص ۱۱، اشعۃ اللمعات ص ۱۱۹ ج ۱، مرقۃ شریف ص ۱۱۹ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القرب
صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
کہ روز کوں دو مکان شیخ صاحبان، وسیلہ یکساں، مسئلہ ایک، مکان حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ جمع ہوں

عبد المصطفیٰ اور غلام نبی نام رکھنا

دیوبندی کہتے ہیں کہ عبدالمطلبؑ، عبدالمطلبؑ، غلام رسولؑ، غلام نبیؑ وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات یہ نام رکھنا جائز سمجھتے ہیں اور باعث برکات خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ لِلَّهِ الْحُكْمُ ۖ مَا تَشَاءُونَ ۚ
 اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُ رَأْسَ رَحْمَةٍ
 اَنْفُو - (پ ۴۴ ص ۳۴)

تم فرماؤ اس کے پیسے وہ بندہ جس کی تہا
 جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے تہا
 نہ ہو۔

وایندی حضرت کے بھی بزرگ حاجی اعداد اللہ ماج بھی اس سے کہیں بڑھ کر فرماتے ہیں کہ
چونکہ اس شخص نے علی علیہ السلام کو دیکھ لیا ہے وہی ان کی قوم کے ہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ
فرمایا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا آلَ إِبْرَاهِيمَ حَقًّا مِمَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ
ہو۔ (۱) اور ان میں سے ہر ایک کو

مملوئی اشرف علی تھانوی دیوبندی
 بھی اسکا پھینکتے ہیں کہ تو سربراہ انیس ہے کا ہے
 اسے فرماتے ہیں کہ لا تخطوا من وصی اللہ
 لیسرچ اس کا لکھتا تو قرآن میں وصی کا مناسبت عباد کی ہوتی۔ (دادار اوشان ص ۱۸)
 حضرت فاضل بریلی علیہ رحمۃ اللہ اس کے لیے ہے ۷

یاعبادی کہ کہ ہم کو شاہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر کھڑ کر لیا
 امیر المومنین علیؑ نے وہ غیور بے رقیب سیدنا
 محمد فاروقؓ کو عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہدہ
 محمد فاروقؓ کو عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہدہ

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

آیت کریمہ المصطفیٰ اکہلاتے تھے جیسا کہ روایت میں ہے۔

پس جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے پاس پہنچ کر عرض کیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت رکھتے ہو، اور یہ اس لیے کہ میں رسول کی علیحدگی سے قطعاً فاصلہ نہیں رکھتا۔ اور میں آپ کا عبد ہوں اور آپ کا خادم۔

[illegible]

اس شان والا شہزاد حق تعالیٰ کے عزیز کو دیکھ کر بھی مجھ کے دل میں یہ سوال نہ گزرا کہ

فرمایا ہے۔ **وَقَدْ افْعَلْ جَعَلَ الْخَلْقَ خَلْقًا لِّبَنَانِ عَجَزَ** وَقَلْبِهِ يَكُنْكَ الدُّنْيَا لِي فِي حَضْرَتِ سَيِّدِ
عِزِّكَ زَبَانِ بَرِّكَ كَمَا بَرَزَ زَبَانُ أَبِي جَعْفَرٍ **وَقَدْ افْعَلْ** دیکھ کر بھی مجھ کے دل میں یہ سوال نہ گزرا کہ

[illegible]

طبرانی شریف، اسنی الطالب، ۱۱، اربع جہت کے مرکز حضرت امیر مومنین علیؑ کا مکتبہ ہوا۔
 (جامع صغیر ص ۶۹، ۲۴، صواعق محرقة ص ۹۶، اسنی الطالب ص ۱۰۳) دیکھئے ترجمہ اشد القادریؒ

مشرور عرب کی ذہنت اور اسلام کی عزت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید پر
پر کھڑے ہو کر بزرگ اصحاب اور تابعین کے سامنے ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسی شخصیتیں بھی موجود ہوں جو شکر کرنے کے بعد
اپنی خلافت کے منصب پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے فراتے ہیں میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کا عہد بندہ اور خادم ہوں۔

صحابہ کرام علیہم السلام میں سے کسی نے یہ نہ کہا کہ اے عمر فاروق تم نے شرک کیلئے اسلام
نہیں لایا اور اے عمر فاروق تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ باور تابعین کی موجودگی میں مشرور ہو کر افروز
ہوتے ہوئے اپنے آپ کو عہد المصطفیٰ (عہد النبی اکراما اور صحابہ کرام علیہم السلام کا
اعتراف نہ کرنا یہ واضح دلیل ہے کہ جلد صحابہ کرام اور تابعین عظام اور تابعین عقل تمام نہیں
کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اور اس نام اور اس نسبت کو وہ شرک نہیں سمجھتے تھے بلکہ الٰہ عقیدہ رکھنے
والے کو کوئی کمال ہی سمجھتے تھے۔

نبی اکمل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِينَ
مَنْ رَوَاهُمْ فَهُوَ شَرِّ النَّاسِ
۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف
۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف
۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

۱۲۰۲ھ ابن ماجہ شریف

پس اس ارشاد نبوی کریمؐ پر غور کئے ہوئے اور سیدنا فاروقؓ اور سیدنا عثمانؓ
کا سیدنا عثمانؓ کی فہمی اور سیدنا علیؓ شہید اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام کے سامنے
عہد المصطفیٰ (عہد النبی اکراما) اپنے آپ کو قرار دیتے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی نسبت و جماعت
حضرت عبدالمصطفیٰ اور عبدالمطلبؐ نام رکھتے ہیں یہی وہ عہد المصطفیٰ (عہد النبی اکراما) ہے جو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔

علاء الدین نور محمد شہید صاحب کتب کوئی نے ہی یہ لکھا ہے۔

میرے عبدالمصطفیٰ احمد صفت تیرا مسلم

مشرقیان مصطفیٰ کے واسطے شمشیر ہے

موجودہ دور میں اپنی نسبت کے عظیم قاتل حضرت علاء الدین نور محمد شہید نے اسے کام نہ کر

حضرت شہید علاء الدین نور محمد علیؓ کے عہد المصطفیٰ لکھا ہے۔

دیوبندی اس نام کو شرک کہتے ہیں۔ اپنی نسبت و جماعت اس نام کو رکھتے ہیں۔

پس حضرت عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمانؓ کا عہد المصطفیٰ (عہد النبی اکراما) ہے

انہی میں انہی کے واسطے ہے کہ اس کو شرک قرار دیتے والے دیوبندی اپنی نسبت و

جماعت میں۔

وہابی مذهب

یہ کتاب دیوبندی، غیر مقلد الجبریت، تبلیغی جماعت اور جماعت

اسلامی کا انشائیہ پیش کیا ہے۔ علاء الدین نور محمد شہید نے اس کتاب میں وہابی

اکابر کا علم، سیرت کردار، فتوے بازی، زہد و تقویٰ، تاریخ و ہستی

ان کی گنتی، سیرت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید، نبی پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گناہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام

علیہم السلام کی شان میں بیباکیاں ان کی مستند کتب سے درج کر کے

قرآن و حدیث سے ان کا رد کیا ہے۔ ۳۳۳ کتب کے حوالہ جات درج

ہیں۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ مجلد قیمت ۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

۱۵۰ روپے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیکارنا

دوبندہی حضرات یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیکار کرنے کے لئے اور کئے دینے کو مشرک قرار دیتے ہیں اور کئے دینے کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیکار کے آثار و موافقہ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے پیکارنا، یا کفرنا جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ سر و کون و مکان، شیعہ و جہاں، و سید و بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے لئے خود اپنے صحابہ کرام علیہم السلام کو یا لکھنے یا رسول اللہ کئے کی اجازت عطا فرمائی ہے جیسا کہ کتب احادیث میں حدیث شریف درج ہے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کاتب یا صحابی اگر وہ راہب و راکب صلی اللہ علیہ وسلم و تم میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تم میں و تم فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا کی عطا فرمائے۔ تو میں عرض کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تم نے ارشاد فرمایا ماؤ و نوکر اور دو کشت پر لکھ کر دے گا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالْخَوَافَةَ
إِلَيْكَ بِحَسْبِكَ تَجِبُ الْوَحْدَةَ يَا مُحَمَّدُ
إِنِّي هَذَا لَكُ حَقٌّ بِالْإِذْنِ الرَّحْمَنِ
إِنِّي حَاجِبِي هَذَا لَتَقْلُبَنَّ اللَّهُ هَذَا
حَقِّي فَعَلَهُ ۚ فَنُفِضَ الْقَلْبُ ۚ ۲۲
ان ماجہ شریف مشہور شریف جیلو عربی شریف
مسند کتب جیلو عربی شریف جیلو عربی شریف

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے امت

کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیکار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ مسند سلیمان علیہ السلام و السلام
قرآن مجید یا رسول اللہ کئے کی تعلیم دینے کے لئے پیکار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اب خود پیکار سے فرما
یہ کیا یہ اہلسنت ہیں یا کفرنا؟ سنت!

اہلسنت وجماعت کے صحابہ کرام حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک روایت نقل کی ہے جس سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء علیہ السلام و السلام کے
استقبال کے بعد ہی اس کو دعا اور فیض پر عمل جاری رکھا اور اس کی تعلیم فرمائی۔ وہ روایت یہ ہے۔

صحابی رسول عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
سینا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عقیدہ سہم خلیفہ رضی اللہ عنہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مژدی کام تھا۔ جبکہ کوفہ
میں ہوتا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف التفات نہیں فرماتے
تھے۔ مسائل نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا علاج دریافت کیا۔ انہوں نے
فرمایا کہ مشرک کے دو رکعت نماز پڑھ کر دے گا پڑھو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالْخَوَافَةَ
إِلَيْكَ بِحَسْبِكَ تَجِبُ الْوَحْدَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي هَذَا لَكُ حَقٌّ بِالْإِذْنِ الرَّحْمَنِ
إِنِّي حَاجِبِي هَذَا لَتَقْلُبَنَّ اللَّهُ هَذَا حَقِّي فَعَلَهُ ۚ فَنُفِضَ الْقَلْبُ ۚ ۲۲
عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہمارا چنانچہ اس نے ایسا کیا کیا۔ اور حضرت عیدہ عثمان بن حنیف رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں اس کے بھرا اور حسن با محمد پیکار سے عثمان بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو خصوصی جگہ
پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی اور اس کو پورا فرمایا نیز فرمایا جب مجھے کوئی حاجت پیش آگے
تو میرے پاس آؤ میں اس کو پورا کروں گا۔ اس کی خوش قسمت کے ساتھ حضرت عثمان بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی اور کافروں میں حاضر ہوا۔ اور کہاجو اَللّٰهُ حَقِّقْ اَمِنْ نَسْ
وہ دعا پڑھی اور میرا کام ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف
تفات نہیں فرماتے تھے۔ (طبرانی شریف مشہور شریف جیلو عربی شریف)

انظر کن کلام! منہج بالا روایت سے ظہر میں شمس ہے کہ صحابہ کرام علیہم السلام و السلام

جب صحابہ کبارہ زوال اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دُعا قبول ہوئی تو اسے فرمایا کہ اللہ پاک کو سنئے دلے میں کسی صحابہ کرام پر سلام عرض کرو ان سے کہتے تھے حالانکہ اللہ شہادت اپنے سرکار
دو عالم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار ہری حیات تک کہ اللہ پروردہ فرماتا ہے کہ بعد و زوال
و توفیق میں صحابہ کرام پر سلام عرض کرو ان کا یہ کہنا کہ یا رسول اللہ پاک انما ہست ہے لیکن کسی
صحابی کا ان کو سننے کا انما ہست نہیں۔

فرمایا کہ اگر کوئی دوسری کوفی کسی حدیث پیش نہیں کر سکتے ہیں کسی صحابی نے دوسرے
صحابی کو یا رسول اللہ یا رسول اللہ پکارنے سے منع فرمایا ہو۔

پس ان مستحقین کی مستحق کتب احادیث سے ثابت ہوا کہ ان الانبیاء و اولیائہم
علیہم السلام اور صحابہ کرام پر سلام عرض کرو ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یا رسول اللہ
پاک انما ہست ہے۔

لہذا وہ نبوی جو اس کو شکر کہتے ہیں وہ اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت
و یہ حضرات ہیں جو یا رسول اللہ پکارتے ہیں اس کے جواب کے ناکل ہی ہیں۔

الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ

علامہ محمد طبری ترجمہ

سیدنا ابوبکر صدیق سیدنا عمر فاروق سیدنا عثمان غنی سیدنا علی المرتضیٰ
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ سیدنا زبیر سیدنا عبد الرحمن بن عوف سیدنا عاص بن مالک
سیدنا سعید بن زید سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
مفصل حالات میں نہایت ہی دلچسپ اور
میں غفلت کتاب ہے۔

کتبت ر طباعت اور کاغذ عمدہ۔

دور و نزدیک سے سننا

وہ نبوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضور میں ہی
نبوی آواز سننے میں وہاں پر ہی دور و نزدیک سننے میں۔ دور و داز سے نہیں سننے
دور و نزدیک سے سننے کا عقیدہ رکھنا مشرک ہے۔

اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرور کون و مکان پر
موجود ہیں بھی آواز کو سننے میں۔ اور دور و داز سے بھی اپنے امتیاز کی آواز کو سننے
میں۔ دور و نزدیک سے سننے والہ وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سال

سدا کارش نشا و عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر عظیم المرتبت
صحابہ کرام علیہم الرضوان بدینہ منورہ میں بھی اور دور و داز علاقوں اور سرحدوں
جنگ میں بھی اپنے آقا و مولیٰ جناب منہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرف خدا
یا سے پکارتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یا محمد پکارنا نیز
صحابہ کرام علیہم الرضوان کا میں ان جنگ میں یا محمد پکارنا ان کا شعرا و طریقتہ تھا۔
اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یا محمد پکارنا اور حضرت عثمان
بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا یا محمد و الی دعا بتانا۔

ان سب روایات صحیحہ سے بالکل عیاں ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان دور و
نزدیک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے تھے اور ان کی مشکلیں حل
ہوتی تھیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دور و داز سے پکارنا یہ دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ
تھا کہ انم الانبیاء علیہم الرضوان دور و نزدیک سے سننے میں۔

شافع رحمہ و ساجی کو شرا احمد جیتے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی ہے۔

لَيْتَ أَسْمِعَ مَا لَا تَسْمَعُونَ جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔

وہیچ بخاری شریف میں مذکور ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱

دوبندی حضرات کے اکابرین مثلاً مولوی تاج محمد صاحب نانوتوی باقی مدبر سے دوبند، مولوی رشید احمد صاحب گلگڑی، مولوی اشرف علی خان نانوتوی، مولوی عیسیٰ احمد انیسوی حضرات نے اپنے پیرو مشد حاجی امداد اللہ صاحب صاحب کی سے دلائل الخیرات شریف کی کتاب پڑھنے کی سفارش کی ہے۔ جیسا کہ دوبندیوں کے مولوی حسین احمد نانوتوی کی کتاب (المندہ میں ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب مکی اکابرین دوبند تاج محمد نانوتوی، رشید احمد گلگڑی، اشرف علی خان نانوتوی وغیرہ کی دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المندہ میں مطبوعہ دوبندی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے تھے کہ دلائل الخیرات کی اجازت ہم نے ماسن کی اپنے شیخ ابو الطاہر سے انہوں نے شیخ احمد نانوتوی سے انہوں نے سید عبدالرحمن اور بس سے جو کہ مجرب مشہور ہیں انہوں نے ابپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے تالیف سید شریف محمد بن سلیمان الجوزی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (دائیات فی سلسل اولیاء ص ۱۵۱)

مولوی بسا اصفی قاسمی دوبندی کہتے ہیں کہ مولوی شمس الدین امرتسری علماء سے دوبند سے حسن نکل کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دلائل الخیرات کا وظیفہ دوبندی علماء کے معمولات سے ہے۔

(خدیج تحریک پر ایک نظر ص ۱)

اسی کتاب دلائل الخیرات شریف میں اُس کے مولف حضرت محمد بن سلیمان جردلی نے مولی اشرف علی خان نانوتوی کہتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد ملاو سکس میں آپ کی (باقی اگلے صفحہ پر)

علیہ الرحمۃ نے رحمتہ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف و روح فرانی ہے۔ سہ کارہ و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَشْتَجِعُ صَلَٰةَ اَهْلِ عَجَظِہُمْ وَ اَعْرَافِہُمْ دلائل الخیرات شریف ص ۱۱۱

میں تو بگوش خود کس لیتا ہوں درد اپنے زل جنت کا اور ان کو چہان لیتا ہوں۔

سپا مسلمان تو اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد و مبارک پر یقین رکھتا ہے۔ اور یہی عقیدہ رکھے گا کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دردِ نزدیک سے

ہمارے درد و مشعلیت کو سنتے ہیں نیز پڑھنے والوں کو چہان لیتے ہیں۔

اس ارشاد و مبارک سے اہل سنت و جماعت کے اس عقیدہ کی بھی تصدیق ہوگی کہ

ساری کائنات رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں ہے۔ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔

عرشِ تافز شمس ہے جس کے زیرِ نگین

قادرِ مہج کو رسم، و دیوبندوں کی آفتابے نامدار، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم احمد خاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کلمی بناوت دیکھتے کہ رسول کو غیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دقیقہ صغیر، اتریں نقش مبارک کو کس نقشِ فکر کیا گیا تو آپ کی سیاحت یا وسیع دین کیا گیا تھا۔ آپ کے

حالات میں زمین نے کوئی ارشاد و دلیل نہ مانے کی اختیار نہیں کی تھی۔ ارشاد و وحی کے اہل میں

نہ نہ نہ ان کے نشان ایسا بنا رہا تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کہ یہ نہ نہ نہ کے دو آپ نے ظاہر کیا

تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر مگر مگر کو پہنایا۔ قرآن کے نیچے سے خون جہاں کیا جب انکلی

اُٹھائی تو خزن کوٹ آیا جیسے نذر آدی ہوتا ہے۔ وہاں کو کات اولیا ہمال الاولیاء ص ۱۲۹-۱۳۰

اشرف علی خان نانوتوی آپ کی تو کہش میں ہے۔ خبر دلائل الخیرات کی بشارت پڑھتے ہیں۔ اور

پیش بشارت کو پہنچا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درد و مشعلیت پڑھتے رہتے

کی وجہ سے ان کی مشعل کے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء و فضائل و ذکر مشعلین ص ۹۹)

توفیق فرما کر میں منتا بھی ہوں اور بیچا نہا بھی ہوں، مگر دیوبندی اعلانیہ کہتے پھرتے ہیں کہ نہنتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں۔

طبرانی شریف میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ رَسُوْلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَاِنَّكَ يَوْمَ تَشْهَدُ شَهَادَةً
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ رَسُوْلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَاِنَّكَ يَوْمَ تَشْهَدُ شَهَادَةً
وہ یوم شہود ہے۔ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ جرنیدہ و دروڑ پڑھتے ہوئے۔
وہ کوئی ہو کہیں ہو اس کی آواز بھی پہنچ جاتی ہے۔

جملہ الامام ملکہ از این قریب الصلوٰۃ والسلام

فرمان نبوی سے دروڑ کو دشمن کی طرح اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تصدیق اور حقانیت خیال ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جرنیدہ بھی دروڑ شریف پڑھتا ہے خواہ وہ کوئی ہو کہیں ہو۔ دروڑ ہونا نزدیک بدینہ منورہ میں ہونا پاکستان میں چلانی ہیں بھی جو اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ دیوبندی حضرات اہلسنت و جماعت نہیں بلکہ اہل اہلسنت و جماعت و حق حشر امت ہیں جس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دروڑ نزدیک سے آگئی کو کہتے ہیں اور انہی کو کہتے ہیں۔ دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ دروڑ شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کا ہے۔ ہاں کو کہتے ہیں۔ اگر عقیدہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں تو چہرہ پریشان کیوں کیا جاتا ہے۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس عقیدہ میں بھی قریب اور کھڑی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارے کام علیہ السلام ان کو مایوس و غصہ میں نہ کرنا کہ جب دروڑ شریف پیش کیا جاتا ہے تو خرو و نہ سنتے تب ہی پیش کیا جاتا ہے۔

اسی حدیث کو آپ کہیں پیش کر کے کہہ کر کہہ رہے ہیں۔ وہ حدیث شریف اسی طرح ہے۔

اس حدیث شریف کو دیوبندیوں کے محمد زین نے جملہ الامام میں اور غیر تقلید کے قاضی سلیمان منصور پوری نے الصلوٰۃ والسلام میں دیکھا ہے۔

مَا مِنْ عَبْدٍ صَلَّيَّ عَلَى صَلَاةِ الْاَمَامِ
عَدَّ حَجَّ يَحْتَسِبُ حَجَّةً يَحْتَسِبُ
وَحَجَّةَ الْمَرْحَلَيْنِ عَدَّ وَحَجَّلَ فَيَعْلَمُ
وَبَنَاءُ كَبَارَةِ عَدَّ وَحَجَّلَ اِذَا هُوَ
يُحَا اِلَى قَبْرِ عَزِيْزٍ يَتَشَفَّعُ
لِحَاجَتِهَا وَتَقْبَلُ لَهَا عَجْبَةً
جملہ الامام ملکہ الصلوٰۃ والسلام
عش

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ وہ فرشتہ سب سے پہلے یا گاہ الہی میں دروڑ شریف لے کر جاتا ہے۔ پھر بعد میں رب العالمین کے فرمان کے مطابق اگر نبوی میں حاضر ہوتا ہے۔

جو دیوبندیوں کا موقف ہے کہ اگر کہتے ہیں تو پیش کیوں کیا جاتا ہے۔ اس موقف سے صرف سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قوت سماعت کا ہی انکار نہیں ہوتا۔ بلکہ رب کا ناسخ بل جلال کے کہنے کا انکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے فرشتہ یا گاہ الہی میں دروڑ شریف لے کر جاتا ہے۔

خدا ہی ملا نہ وصال صبر! نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دیکھا۔ دیوبندیوں کے مفاد کے اصول استے عجیب و غریب ہیں جس سے رب العالمین شاکر کسی پر بھی داغ لگتا ہے۔ اور اعتراض ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے بڑے مہربان اور بخشنے سے محفوظ رہ سکے آمین!

امام احمد و دیگر محدثین نے کتاب مستطاب القول الہیہ میں اس

دائیت فعل فاعلی ہے۔ درویشی اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلاّم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ فِيهِ مَلَكًا أَعْلَىٰ ۖ أَمْسَا ۖ
الْحَلْدَةُ فِيهِ فَوَقَّاعٌ مِّنْ عِلَاقِ النَّبِيِّ
أَذًا مَّتَّ فَلَيْتَ أَحَدٌ يُصَلِّيَ عَلَيَّ
حَسْبًا ۖ وَالْإِنْقَالُ يَأْتِي حَسْبًا مِّنْ صَلَاةِ اللَّهِ
عَلَيْهِ ۖ هَلَا بَنُ فَلَكَ قَالَ فَصَلِّ
الرَّبِّ سُبَّكَ وَصَلَّى عَلَيَّ الْكَ
بِكُنْ وَاحِدَةً عَشْرًا ۖ
والقول البليغ مثلاً

بیک ایک اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو ساری مخلوق
کی آواز میں کھنے کی طاقت عطا کی ہے وہ
فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہوگا جب میں
انصال کر جاؤں گا۔ پس جو کوئی بھی مجھ
پر درود و شریف پڑھے گا۔ تو وہ مکے
گیا جھکے آپ پر ملاں بن فلاں نے
درویشی پڑھا ہے۔ رسول پاک صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مجھ پر ایک مرتبہ درود و شریف پڑھتا ہے۔
اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

مولوی وحید الزمان نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المجددی ص ۱۶ پر اسی قسم کی ایک
ثابت درج کی ہے۔

ان امارتیں کشیدہ سے بھی ہمارے آقا و مرالی کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت
کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ درود و شریف پڑھنے والا درود و شریف عرب میں جو
یاچہمیں مشرق میں یا مغرب میں جہاں کہیں ہو۔ وہ فرشتہ جو رکاوٹ کی قریب پر خداوند
اور خدا و شریف سے درباری بن کر کھڑا ہے۔ اس کی ادا و قبول پر ایک پرکھ کر امتنا ہے
صرف ایک کی ادا و قبول نہ سکتا بلکہ ساری مخلوق کا ادا و قبول ہوتا ہے جو فرشتہ آپ
کی قبر پر خداوند پرستی سے ہے۔ اس کی قربت سماعت کا یہ حال ہے کہ سب مخلوق
کا ہر وقت ہوتا ہے تو وہ صاحب مزار اصغر خاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو سارے عالم کے
موجودات کے لئے رسول پاک ہیں۔ ان کی قربت سماعت عیناً ان کی قربت سماعت

سے کئی درجہ زیادہ ہے۔

کوئی بھی تسلیم انہم اس عقیدہ کو بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ غلام فرشتہ دُعا پھر کا درود
خواں حضرت کا درود و شریف قریب ایک پرکھنے کھڑے تھے مگر صاحب قبر اور اس غلام
کے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلاموں کا درود و شریف نہ نہیں۔

اس روایت سے ایک اور عظمت اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ فرشتہ
بر درود و خواں کے نام کو اور اس کے باپ کے نام کو جانتا ہے۔ کیونکہ روایت میں لفظ
آتا ہے کہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود و شریف پڑھا ہے۔
یہ ظاہر ہے کہ درود و شریف پڑھنے والا درود و شریف پڑھنے سے پہلے اپنے نام اور
اپنی ولادت کا ذکر نہیں کرنا کہیں فلاں بن فلاں درود و شریف پیش کرنا ہوں۔ درود
خواں کا اپنا نام اور ولایت کا ذکر نہ کرنے کے باوجود وہ فرشتہ پرستہ صورتہ میں درود
اقدس پر کھڑے سب درود خواں حضرات کے نام اور ولایت کو جانتا ہے۔ جب اس
فرشتہ کو یہ مقام حاصل ہے۔ تو اس رسول کا وہ غلام ہے۔ وہ رب کا محبوب کیوں نہ
ہوے غلاموں کے ناموں کو اور ان کے والدین کے ناموں کو جانتا ہوگا۔ یقیناً میلہ آتا ہے
غلاموں کے ناموں سے اور ان کی کیفیتوں سے آگاہ ہیں۔

بندہ ہمت جاسے نہ آقا ہے وہ ہندہ کیا ہے
بے خبر جو جو غلاموں سے وہ آفت کیا ہے
اسی لیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے وَیُکُونُ الْمَرْسُولُ
عَلَيْهِمْ مُّشَاهِدًا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

۱۔ امام ابوہریرہؓ و ابیہ اسامیل و ابیہ تھیب نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے تعلق سے فرمایا
ذیل عقاب لکھے ہیں۔ روایت کتاب نقدہ ارباب صدق و عار و زود اصحاب ذہا و ابقا و سید العلماء
سندہ دیار بحر علیہ السلام و ولایت القبا و المرسلین مرتبہ بر ذیل و عزیز مولانا درود و شریف
عبدالعزیز مرتبہ علیہ السلام لکھنا دعا و عزائے مسلمان مجید و علائہ و موعظہ کوئی شک

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | یعنی باشد رسول شمار شما

جو نبوت برتر ہے ہر مہدیین بدین خود کہ در کلام از دین من بر سیدہ و حقیقت
ایمان او چیست و چنانچہ کہ بدین از ترقی محبوب مانده است کلام مست پس او
میشناسد گناہان شمارا در جات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق
شمارا و ظنا شہادت اور دنیا پر حکم شرع در حق مست مقبول و واجب العمل است۔
یعنی حضور علی الصلوٰۃ والسلام نبوت کی مدد سے اپنے دین میں ہر مہدیین کے
حق سے اطلاع رکھتے ہیں نیز وہ جانتے ہیں کہ میرے دین میں وہ کہاں تک پہنچا
ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور وہ کونسا حجاب ہے جس کی وجہ سے
وہ ترقی سے محروم رہا۔ پس آپ تمہارے گناہوں اور اخلاص و نفاق کو سچا سچا نہیں
اس لیے آپ کی گواہی دنیا و عقبی میں امت کے حق میں شرعاً مقبول اور واجب
العمل ہے۔
(تفسیر عربی ص ۵۵ مطبوعہ دہلی)

پس قرآن و حدیث کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہل سنت
اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں حدیث مشرف کی تشریح ہے کہ
تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جتنی ہوگا۔

علامہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ وہ
گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ آفریں اہل سنت و جماعت کے مسندہ
عقاد کا بالاختصار قرآن و سنت سے ثبوت پیش کیا ہے۔ ہدیہ ارادے

اولیاء اللہ کو پکارنا اور نماز کرنا

دیوبندی حضرات اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو پکارنے اور نماز کرنے
کو شرک کہتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت اولیاء اللہ کو پکارنا اور نماز کرنا جائز قرار دیتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے۔

قَالَ اللَّهُ هُوَ مَوْلَايَ وَجِبْرِيلُ وَ
صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ
بِمَكَرٍ ذَلِكُمْ فَطَهِّرْهُ (پط ۱۶)

اِس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے مولیٰ کا
معنی تاجسرتہ ان کا مددگار فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّمَا وَدَّعَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ
اَتَوْا الذِّكْرَ فَعَبَسَ وَتَوَلَّى الصُّفُوفَ
يَوْمَ تَوَلَّى الْاِذْكَرَ وَهُوَ مُكَرَّمٌ (پط ۱۲)

تہا ہا مددگار اللہ اور رسول اور وہ سلمان
ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور نکوۃ دیتے
اور رکوع کرتے ہیں۔ (پط ۱۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کا عقیدہ

مرد و کائنات، مغز و جودات،
باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث
شریف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا جانور وغیرہ جنگل میں بھاگ جاتے
تو اس کو چاہیے کہ تین مرتبہ کہے۔

قَالِمَنْ يَأْبُدُ اللَّهَ أَعْيُنُو فِي تَابِعَا
اللَّهُ أَعْيُنُو

حسن حصین ص ۱۶۳
تو چاہیے کہ یوں کہے اسے اللہ کے بندہ میری مدد کرو۔ اسے اللہ کے بندہ میری مدد کرو۔

یَا عِبَادَ اللَّهِ احْبِسُوْ (حسن حصین ص ۱۶۳)
علامہ محدث ابن ہزری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ ان کا چاروں بھاگ گیا۔ اور ان کو یہ حدیث معلوم تھی انہوں نے یہ کلمات کہے۔ اسی وقت خدا تعالیٰ ان کا باور پھیر لایا۔

علامہ ابن ہزری محدث علیہ الرحمۃ نے ایک اور حدیث شریفین طبرانی کے حوالہ سے درج فرمائی ہے۔

إِنْ أَسْرَدَ كُنْ يَا قَلِمَنْ يَأْبُدُ اللَّهَ
أَعْيُنُو فِي تَابِعَا اللَّهُ أَعْيُنُو فِي تَابِعَا
عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُنُو

(حسن حصین ص ۱۶۴)
محدث ابن ہزری علیہ الرحمۃ نے حدیث طبرانی نقل فرماتے ہیں کہ بعد رادی کا یہاں قَدْ جَوِّبَ ذَلِكَ (جو مرتب پایا گیا ہے) درج فرمایا ہے۔

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
حسن حصین کی شرح حرمین میں ملاحظہ فرمائی

فرماتے ہیں کہ
قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الشَّعَاتِ هَذَا
حَدِيثٌ كَسَنَ يَحْتَجُّ بِالنَّبِيِّ لَكَ اَوْ
وَبَرُوْنِي عَنِ الشَّيْخِ اَنَّهُ تَحَرَّجَ
مُتَّفَقٌ

بعض علماء ثقہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث شریفین میں ہے۔ مسافروں کو اس کی بہت حاجت ہے۔ اور مشائخ عظام سے مروی ہے کہ یہ سب ہے۔ یعنی اس سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

علامہ نووی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
علامہ احمد شہین امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

حَتَّى فِي بَعْضِ مَسْجِدَاتِ الْكِبَارِ فِي
الْعِلْمِ اَنَّكَ اَنْفَلْتُمْ لَكَ وَابْنَةُ الْفَلَسْطِ
بَعْلَةً وَكَانَ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ
فَقَالَ لَهُ فَصَلَا اللَّهُ عَلَيْكَ فِي الْحَالِ
وَكُنْتُ اَنَا مَسْرُوعًا مَعَ جَمَاعَةٍ فَاَنْفَلْتُمْ
مِنْهَا اَبِيْمَسْرُوعًا وَغَيْرَ وَاعْتَمَدْتُ

محدث نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بڑا خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ہم سب اس کو پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اعینو فی تابیعا اللہ) کہا تو جو پایہ فی الفور رگ گیا اور ہم کو مل گیا اس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے نہ کیا تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
قاضی محمد بن علی شرمکانی (رجل الحدیث غیر مقدمین حضرات کے قابل فزع امام ہیں) نے اپنی کتاب تحفہ الذکرین شرح حسن حصین میں ایک حدیث شریفین نقل کی ہے۔ پھر اس کی شرح بھی ساتھ کر دی ہے۔ دونوں فائدہ سے غالی نہ سمجھتے ہوئے درج کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ فرماتیں۔

وَأَخْرَجَ الْإِسْلَامُ حَدِيثَ
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ إِنْ لَبَّى مَلَائِكَةُ فِي الْأَسْمَانِ
رَسُولِي الْحَقَّ فَلَتَ تَجْتَبُونِي مَا سَقَدَ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے ہزار نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ملائکہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اور علامہ کو مقرر فرمایا ہوا ہے۔ جو کہ درست کا پتا

وَمِنْ وَرَثَةِ النَّبِيِّ خِزَامٌ أَصَابَ لَحْدَهُ
ثَمْرٌ يَتَمَّى بِلَهْمٍ مِنْ قُلَادَةٍ فَلْيَبْتَاعُوا
أَعْيُنُهُمْ فِي يَوْمِئِذٍ بِالدَّهْنِ قَالُوا فِي مَجْمَعِ
الرِّجَالِ قَدْ جَاءَكَ لِقَاءُ نَفَاتٍ وَفِي
الْحَدِيثِ كَرِهُنَ لِقَاءَ جَوَارِحِ الْإِسْلَامِ
مَنْ لَدَّ يَمْرَاهِمُ الْإِنْسَانِ مِنْ
بَنَاتِ اللَّهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَصَالِحِي
الْجَنَّةِ قِيلَ فِي ذَلِكَ يَوْمٍ كَمَا
يُحَوَّلُ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَسْتَعْبِدَ
بِسَيِّئِهِ أَهْلًا أَدْعَاةً أَعْمَسَتْ دَابَّةً
أَوْ لُفْلُفَتْ -

(تحفة الزکریٰ ص ۱۸۲ مطبوع مصر)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
شریف درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَجَدَ الْإِسْلَامَ
يُحَوَّلُ النَّاسَ كَيْفَ يَشَاءُ الْكَافِرُ
الْيَهُودُ فِي حَرْبٍ أَوْ يَتَّخِذُهُمْ أَوْلِيَاءَ
الْأَعْمَانُ مِنْ عَدُوِّ آبِ الْإِسْلَامِ -
(تاج مفرد ص ۱۴ مطبوع مصر)

بھی اگر گرسے تو وہ کہتے ہیں پھر جب
تمہیں کسی جنگ میں کوئی تکلیف پہنچے تو کیا
چلیے۔ اے عینو فی کیا عباد اللہ اسے
اللہ کے بندو میری مدد فرماؤ۔ جمع الزائد
میں ہے کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔
اور حدیث شریف میں دلیل ہے۔ مدد
طلب کرنے کے بوازیہ۔ جس شخص کو
انسان نہ دیکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں
سے یعنی خیر ترین اور نیک جنوں سے
اور اس میں کوئی خوف نہیں ہے جیسا کہ
انسان کو جانتے کہ نبی آدم سے مدد طلب
کرے یہ جب اس کا چہرہ یا پہچان جاتے۔
یا بے قابو ہو جاتے۔

امام اہل جمال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
نے طبرانی شریف کے حوالہ سے حدیث
شریف درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

علامہ عبد الوہاب شہرانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
طبقات الکبریٰ میں کہ ایک واقعات
اولیاء الرحمن کا دور واز سے مدد فرمانے کے تحریر فرماتے ہیں۔ چند ایک واقعات پیش کرتے
جاتے ہیں۔ مگر معلوم ہو جاتے کہ اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

علامہ عبد الوہاب شہرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت شمس الدین محمد بن علی علیہ الرحمۃ اپنے
چچہ شریف میں مدد فرما رہے تھے کہ ناگاہ اپنی کھڑاں ہوا میں پھینک دی۔ تو وہ غائب ہو گئی۔
حالانکہ چچہ شریف میں اس کے باہر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ دوسری کھڑاں اپنے خادم کو دی
کہ اس کو اپنے پاس رکھے جنگ دو پہلی کھڑاں واپس نہ آئے۔
ایک مدت گزر جانے کے بعد ملک شام کے ایک شخص وہ کھڑاں اور کچھ نذرانے
لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا خیر دے۔ واقعہ دراصل یہ تھا۔

إِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ عَلَى صَدْرِي
لِسَةً يَخْبِي قُلْتُ فِي نَفْسِي يَا سَيِّدِي
يَا حَقُّ يَا حَقُّ يَا حَقُّ يَا حَقُّ
كَأَفْعَلْتُ مَعْنِي عَلَيْهِ وَتَحْيَا اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَبْرُكُ اسْمُهُ -

(طبقات الکبریٰ ص ۱۵۵ مطبوع مصر)

عارف حقانی علامہ عبد الوہاب شہرانی قدس سرہ النورانی نے حضرت موسیٰ
ابو عمر علیہ الرحمۃ کے ملاقات میں ان کے تعارف اور کمال کا ذکر کہ ان الفاظ میں فرمایا ہے
كَانَ إِذَا كَادَهُ مَرُّ يَدِهِ أَجَابَةً مِنْ
مُسْتَبْرِكَةٍ أَنْ أَكْسَعَتْهُ -
وہ سال بھر کی مسافت یا اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتا۔ (طبقات الکبریٰ ص ۱۵۵ مطبوع مصر)
جو کہ دیوبندی دہائیوں کے نزدیک
بھی معتبر شخصیت ہیں۔ اپنے فتاویٰ میں

فرماتے ہیں۔

وَمِنْ نَفْعِ الدُّنْيَا وَإِنْ يَكُنْهُ
نَفْعُ الْعِبَادِ وَيَكُنْ بِنَافِعِ الْكَفَّارِ
وَالْإِنْسَانِ كَذَلِكَ الْأَرْضُ
(فقار حشر ص ۲۲۱ مطبوع مصر)

علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ العالی کا عقیدہ
العرف پر شامی شریف کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ

زیادہ سے زیادہ فرمایا ہے کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جاتے اور وہ چاہے
کہ اللہ تعالیٰ اس کی چیز واپس لائے تو وہ ایک بندہ والا جیگر قبیلہ کی طرف کر کے فاتح
پڑھے اور اس کا ثواب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں
ہدیہ کرے سید احمد بن علوان علیہ الرحمۃ کو پہنچائے۔ اور عرض کرے

يَا سَيِّدِي أَحْسَنُ يَا بُولَسَ عَزَّوَال
إِنْ شَرَّكَ عَلَى صَالِحِي وَالْأَنْفَعُ عَلَيَّ
شَرِّ دِيْعَانِ الدُّنْيَا يَا قَاتِ اللَّهِ
تَعَالَى بِمَنْ عَظَمَ مَنْ قَالَ ذَلِكْ صَالِحِي
بِكُلِّ شَيْءٍ مُجَوِّدِي مَعَ نِيَاكِي كَذَا
فِي حَاشِيَةِ شَرْحِ الْمُنْجِي لِلْكَافِ
وَدِي سَجْدَةِ اللَّهِ (حاشیہ رد المحتار ج ۲ ص ۲۲۲ مطبوع مصر) دے گا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
قسطانی شارح بخاری مصنف مواہب اللدنیہ علیہ الرحمۃ اور شمس الدین قسطنطینی علیہ الرحمۃ کے
استاد ہیں۔ عابدی و عابدی علوم میں جن کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔ کارشاد گراں نسل فرمایا

بچے پڑھتے اور مسلک حق الہنت و جماعت کی حقانیت اور صداقت کی وار دیں۔
ارشاد مبارک یہ ہے۔

أَنَا أَلَسُّ بِيَدِي جَا مَعِي شَتَاتِهِ
وَأَنْ كُنْتُ فِي سَبِيحِي وَكَتَبْتُ وَكَتَبْتُ
میں اپنے سر پر یہ پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب ناز و نکتہ و دوا
سے اس پر حملہ آور ہو۔ اگر کوئی سچی جیسے جیسے اور وحشت میں ہو تو کیا روق کہہ کر
پکار میں فوراً موجود ہوں گا۔ (مثنیٰ الفریضی)

ناظرین محض است۔ جنہوں کی مستند اور نفوذ شہر و معروف کتاب شامی شریف
میں بھی اولیاء اللہ کو پکارا اور ان سے مدد طلب کرنے کا حکم ہے۔ دلی بندہ محض است اپنے
آپ کو سختی بنا کر بھی سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ٹانگہ ٹولنے اور دھوکہ دینے میں
شعب درود معروف ہیں۔ اور ساجد پر بعد کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔ اور پاکستان پھر
کے شہروں قصبوں اور دیہاتوں کی مسجدوں میں اختلافات کی فضا برپا رکھنے میں عرب
ہیں۔ حالانکہ منذرجہ بالا قرآنی آیات۔ احادیث شریفہ اور مستند اور متفقہ محدثین عظام
کی کتب کی روشنی میں ائمہ میں شمس ہے کہ دلی بندہ عقیدہ الہنت و جماعت سے
دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نہ ہی یہ اہل سنت و جماعت ہیں اور نہ ہی یہ حنفی۔ بلکہ اولیاء اللہ
کو دور دراز سے پکارنے اور ان سے مدد طلب کرنے والے اور باذن اللہ ان کو متصرف
الامر جاننے والے ہی الہنت و جماعت ہیں۔

خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت اطہار کے تعلق اور شریعت واریان

مستند کتب شیعہ سے اہلبیت اطہار اور خلفاء ثلاثہ کی شریعت واریان درج کی
ہیں۔ تعصب سے بلا پھر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا کبھی بھی خلفاء ثلاثہ
کی شان میں گستاخی نہیں کرے گا۔ بلکہ دیکھے

نفع رسان

دوبندی و دانی کہے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا کی طور پر نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔
الہست و جماعت کا عقیدہ ہے کہ سرور کون و دکان، سیاح لا مکان، سید مرسلان، شیخ مجراں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان کا مالک بنایا ہے۔
تسار ان پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا تَقْضُوا إِلَّا أَنْ أَخْتَارَهُ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ مِنْ قَضَائِهِ (پہلے ۱۶)
وَلَوْ أَنَّهُمْ رَمَوْا مَا اتَّخَذَهُ اللَّهُ
رَسُولَهُ لَاقْتَاتُوا أَحِبَّ اللَّهُ سَيِّدِنَا
اللَّهُ مِنْ قَضَائِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا لِلَّهِ
سَارِعُونَ (پہلے ۱۱۰)
اور انہیں کیا برا لگا بھی نہ کہ اللہ اور اللہ کے
رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔
اور کیا تھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے
جو اللہ و رسول نے ان کو دیا۔ اور کہتے ہیں۔
اللہ کا فی ہے۔ اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے
فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی
کی طرف رغبت ہے۔

وَمَا كَانَ لِعُمِينَ وَلَا مُمِيتَةٍ إِذَا قَضَى
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ
الْخِيارُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ سَلَ سَلَامَةً مَبِيتًا
اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت
کو چننا ہے کہ عیب اللہ و رسول کی حکم
فرمادیں۔ تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار
ہے۔ اور جو حکم اللہ اور اس کے رسول

کا وہ پیچک مریخ گرازی ہوگا۔ (پہلے ۲۴۲)

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ اللَّهَ مُطِيعُ
عَهْدِهِ (پہلے ۲۴) اس سے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی۔
اور اے محبوب یاد رکھو جب تم فرماتے تھے

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ اللَّهَ مُطِيعُ
عَهْدِهِ (پہلے ۲۴) اس سے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی۔
اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا
اللہ سے عیب ہوگا اور اللہ سے عیب ہوگا

نظر میں کرام۔ ان آیات طیبات کے علاوہ قرآن حکیم مزید کئی آیات ہیں۔
جن سے امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کا نفع و نقصان کا، اللہ تعالیٰ کی عطا سے مالک ہونا ثابت ہے۔ خود غور فرمائیں۔
کہ کسی کو غنی کرنا اور کسی کو عطا کرنا۔ کسی کو نعمت دینا۔ کسی کی شفاعت کرنا۔ غنیمتوں
کا مالک ہونا۔ نفع رسان بننا۔ نفع رسان بننا۔ نفع رسان بننا۔ نفع رسان بننا۔
نہایت سے فیوض و برکات اور نفع حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث شریفہ واضح
ہے۔ اور ان میں سے چند ایک احادیث شریفہ درج بھی کی جائیں گی۔

قرآن پاک میں بہن آیات طیبات میں نفع و نقصان کا مالک نہ ہونے کا ذکر ہے
وہ ذاتی طور پر نفع و نقصان کے مالک ہونے کی نفی ہے۔ ذکر عطا کی طور پر اگر عطا کی
ہو یا ان کو سمجھا جائے تو آیات طیبات ہم نے درج کی ہیں۔ ان کے متعلق کیا کیا جائے
ہم۔ مسلک حق الہست و جماعت کا قرآن پاک کی تمام آیات طیبات پر ایمان ہے۔
جن میں نفی ہے۔ وہ ذاتی کی ہے۔ اور جن میں ثبوت ہے۔ وہ عطا کی کا ثبوت ہے۔
آپ قرآن پاک میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا نفع و نقصان مالک ہونے کا بیان
بھی پڑھیں گے۔ چند ایک آیات طیبات اور واقعات پیش خدمت ہیں۔

حضرت علیؑ علیہ السلام کا واقعہ قرآن پاک میں درج ہے۔ کہ حضرت علیؑ علیہ السلام

نے فرمایا۔

اَنِّ اَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطَّيْنِ كَهَيْئَةِ
الْكُفْرِ فَتَنْفَعُ فِيْهِ وَتَكُوْنُ حَكِيْمًا
يَا ذِيْنَ اِلَهَہ۔

(پ ۱۳ ع ۲)

اب اس میں بھی سے بڑند کی سی مورت بنانا حضرت علیؑ کا فعل ہے۔ پھونک مارنا حضرت علیؑ کا فعل ہے۔ جب حضرت علیؑ علیہ السلام پھونک ماریں گے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑے گا۔ اس سے حضرت علیؑ علیہ السلام کے ایسے نفع اور کمال حاصل ہوتا ہے کہ نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کے اس نفع اور تھن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرما کر حضرت علیؑ علیہ السلام کی عظمت کا اظہار فرمایا ہے۔ تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باریکات کی شان تو بہت ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔

اس آیت شریفہ میں حضرت علیؑ علیہ السلام سے نفع بخش مزید امور کا تذکرہ اس طرح ہے۔
كَأَجْرِ بَنِي اَدَّ كُنْمَةَ وَالْاَكْمَرِ مَعَى وَاجْعَلِ
الْمَوْثِقِيْنَ اِيْدِيْنَ اِلَهَہ۔

(پ ۱۳ ع ۲)

حضرت علیؑ علیہ السلام سے اللہ کے حکم سے شفاء ہوتا۔ صحت یابی ہونا اور مردوں کو زندہ کرنا۔ فائدہ، نفع نہیں تو اور کیا ہے۔ وہ لوگ عیسائی حضرات کے سامنے کس منہ سے اپنا یہ عقیدہ پیش کریں گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع نعمان کے مالک نہیں۔ جبکہ قرآن پاک میں ان کے نبی حضرت علیؑ علیہ السلام کا نفع بخش اور فائدہ رساں ہونا ثابت ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آکر کہنا کہ میں تمہیں روکا دینے کے لیے آیا ہوں۔ کیا یہ نفع جبریل علیہ السلام دینے والے نہیں ہیں۔ آخر جبریل علیہ السلام بھی تو مخلوق نہیں۔ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ اس طرح موجود ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ السَّخِيْطِ
جبریل نے کہا میں میرے رب کا بھیجا

لَكَ عَلٰى سَائِرِ كِتٰبِہ۔ (پ ۱۳ ع ۲)

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹائی کا لوٹ آنا بھی قرآن پاک میں درج ہے۔ کیا بیٹائی کا لوٹ آنا نفع اور فائدہ نہیں؟
يَقِيْنُہ۔ اب قرآن پاک کی آیات طیبات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں اس کا تذکرہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اِحْتَبَاۤءُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
عَلٰى رُءُوْسِہِہ اَنِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَلَمَّا اَنۡ جَاءَ الْمُدْحِسُوْنَ اِلَيْہِہَا عَلٰى رُءُوْسِہِہ
فَاَنۡ تَقَدَّرَ لَہِہ۔ (پ ۱۳ ع ۵)

میرا یہ گرتا سارے جاؤ۔ ایسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔
پھر جب خوشی منانے والا آیا۔ اس نے وہ گرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا۔ اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔

ما ظننہ کہ کرام! مندرجہ بالا آیات طیبات سے حضرت علیؑ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام اور جبریل علیہ السلام کا نفع رساں اور فائدہ بخش ہونا۔ انہیں ان کی شان ہے۔ اب کسی اور نبی سے مسلمان سے پوچھو کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کس کی شان بڑی ہے۔ تو وہ یقیناً یہ جواب دے گا کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان سب سے بڑی ہے۔ تو جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نفع بخش ہیں۔ تو سرور انبیاء علیہم السلام کے متعلق مسلمان کب انکار کر سکتا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نفع رساں ہی سمجھے گا۔ حاجت روا ہی سمجھے گا۔

راستی ہے میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

راغب نافع وافع شافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ نہیں

بِئْسَ الْاٰثَرُ لِمَنْ لَا يَرْجُوْا ذٰلِكَ مَا جَاءَ مِنْهُ
مَنْ اَنْتَ عَنْهُ الْاَنْتَ هَآءِهِ قُلْعَتُكَ
اَلَا تَرٰكَ عَلٰى الْخُفْرَيْنِ (پیش سے)
اور امیر شریف کے لئے مفسرین عظام علیہم السلام سے سورہ عالم قرعہ جمہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ علیہ السلام سے یہود کا دُعا مانگا اور فرمایا ہے۔
ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کا عقیدہ
اسی مفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
اگر یہ یہودی فرج حاصل کرنے کے لئے
دُعا دیں کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْزُكَ بِحَقِّ
النَّبِيِّ الْاَوْحٰى اَنْتَ كُنْصُورُكَ عَلَيْنَا
دفعہ دسویں مطبوعہ بیروت
پر فرج دے کہ وہ فرج
امام محمد الدین نازی علیہ
الرحمۃ کا عقیدہ
امام محمد الدین نازی علیہ السلام کی شہرہ آفاق
تفسیر کبیر کے مصنف ہیں انہوں نے بھی اسی آیت
شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَلَیْكَ وَآلِکَ وَرَا
یَا نَبِیَّ الْاَوْحٰی
وسیلہ سے ہم کو فرج عطا فرما اور ہماری توفرا
دفعہ کیرھویں مطبوعہ مصر

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
عنه کا عقیدہ
کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَلَیْكَ هٰذَا النَّبِیُّ
لے اللہ اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اَلَّذِیْ عَلَیْكَ اَسْمٰکُ وَاَسْمٰکُ نَاسِکُ
یَحْذَرُ الْمَشْرِکَ مِنْ دِیْقَتِکَ
عذاب سے اور تزلزل کرے۔
امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی آیت کو یہودی کی تفسیر کرتے ہوئے
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَلَیْكَ هٰذَا النَّبِیُّ
وَالنَّبِیُّ کُم مَعُوْثُ فَرَاخُ ہمارے اور
لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ لوگ
آپ کے وسیلہ سے لوگوں پر فرج اور مدد طلب
کرتے تھے۔
دفعہ تیسریں جریر طبری مطبوعہ مصر

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے
علامہ نسفی، علامہ نیشاپوری، علامہ
ابو السعد علیہم الرحمۃ کا عقیدہ
اقت سے کہ علی المرتضیٰ مفسرین کرام علیہم
اور تھے اس آیت کبیر کی تفسیر بیان کرتے
ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ یہود اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہوئے کہتے
تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَلَیْكَ هٰذَا النَّبِیُّ
یٰ اٰیُّهَا الزَّمَانُ الَّذِیْ عَلَیْکَ نَعْتَمُ
وصیقتہ فی التَّوْبَةِ اَقَا
کی نعمت اور وصفت ہم تواری میں پاتے ہیں۔

(تفسیر طبرک) تفسیر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
تفسیر جامع البیان ص ۲۹۹ تفسیرات دفعہ بیروت
محمد بن ابن جریر علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
امام ابو الحسن بن جریر علیہ الرحمۃ

نے تحریر فرمایا ہے۔

رَأَيْتُ مُحَمَّدًا كَأَنَّهُ أَتَيْتُ مَجْعُومًا
عَلَى الْأَذْيَانِ وَالْأَعْرَاجِ بِرَسُولِي
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ مَجْعُومٍ

بیشک یہود اوس اور خزرج قبیلہ
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے
فتح طلب کرتے تھے۔

کتاب انوار اعمال المصطفیٰ ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر

حضرت قتادہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزرگ حلیل
المرتبہ تفسیر میں اس آیت شریفہ کی تفسیر ان الفاظ
میں بیان فرماتے ہیں۔

كَانَتْ يَهُودُ كَسَدَنَةٍ يَجْعَلُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَا كَسَانِ
الْعَرَبِ كَأَنَّهُ أَيْتُ كَوْنِ اللَّهِ
الْبَحْثُ النَّبِيِّ الَّذِي هُوَ
فِي النَّوْءِ إِذَا مَحَضَ يَهُودُ
فَعَسَى لَهُمْ

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی
اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے فتح طلب
کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے
اللہ تعالیٰ اس نبی کو بیعت فرما جس
کی تعین ہم قرأت میں پاتے ہیں تاکہ
ہم ان کفار عرب کو عذاب دیں اور تم کریں۔

کتاب انوار اعمال ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر

ابو نعیم، بیہقی، حاکم اور شاہ
عبد العزیز علیہم الرحمہ قدس
کا عقیدہ

اشاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس
آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں
کہ۔

أَلَمْ تَرَ أَنَا فَتَنَّاكَ فَتَمَّ
أَخَذَ النَّبِيُّ الْأُخَى الَّذِي وَصَّيْنَا
أَن تَخْرُجَ مِنَّا فِي الْبَرِّ الرَّحْمَانِ
أَفَلَا تَتَذَكَّرُ

اے اللہ ہماری پروردگار ہم تجھ سے
اس نوحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وسیلے سے سوال کرتے ہیں جن کے وسیلے
کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کو

أَنَا نَصَّرُكَ عَلَى أَخَذَ أَشْنَاءَ
كَمَا بَدَىٰ مِنْ يَدِي لَكُمْ كَمَا بَدَىٰ مِنْ يَدِي لَكُمْ
تفسير فتح العزيز ص ۲۱۱ التوسل بالنبی ص ۱۱۱

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ
توسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
سیکس پناہ میں ایک نامی حاضر ہوا اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عافواؤ
کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیا ہی عطا فرمائے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ عافواؤ و شکر و اورد و کثرت
نماز پڑھ کر دعا پڑھو۔

أَلَمْ تَرَ أَنَا فَتَنَّاكَ فَتَمَّ
أَخَذَ النَّبِيُّ الْأُخَى الَّذِي وَصَّيْنَا
أَن تَخْرُجَ مِنَّا فِي الْبَرِّ الرَّحْمَانِ
أَفَلَا تَتَذَكَّرُ

اے اللہ بیشک میں تجھ سے سوال کرتا
ہوں اور تیری رحمت اپنے حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے
میں متوجہ ہوتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فَتَمَّ دَانِ مَاجِرَتِ مَاجِرَتِي ۱۹۶ متدک مدک ۵۱۹ ۵۲۰ تخلص ۵۱۹
حسن حسین ص ۲۰ تحفۃ الکاکبین ص ۱۱۱
شفا مرثیت ص ۱۱۱

برہۃ المصدی ص ۲ جامع صغیر ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر

بیشک میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلے سے تیرے رب کی طرف اپنی اس حاجت
کے لئے تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
میرے حق میں قبول فرما۔

علامہ عبد العزیز دہلوی
ابن ماجہ شریف کے حاشیہ پر اس حدیث شریفہ کی شرح
میں فرماتے ہیں۔

أَعَدَّ لِلْعَالَمِينَ جَلَّاسُ الْمَوْسَى
وَأَلَا شَيْءَ يَخْلُصُكَ مِنْ يَدِ اللَّهِ كَرِهَ

اور حدیث توسل کے جائز اور آپ کی ذات مبارک
کے مقدس ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ کہہ کر

تَعْلَى النَّاسِ خَمَانٌ فَيَعْبُدُوا
خُسَامٌ يَكُونُ النَّاسُ فَيَقَالُ هَذَا
فَيَكُونُ مَنْ سَابَحَ أَهْلُ سَابَحَ
يَسْأَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ
سَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ النَّاسُ سَابَحَ
خَمَانٌ فَيَعْبُدُوا فَيَقَالُ هَذَا
النَّاسُ فَيَقَالُ هَذَا فَيَكُونُ مَنْ
سَابَحَ أَهْلُ سَابَحَ يَسْأَلُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ هَذَا

جماعت جہاد کرے گی۔ تو کہا جائے گا کہ
تم میں وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو۔
لوگ کہیں گے ہاں۔ پھر اس کی بکثرت
سے انہیں فرج دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر
ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت
جہاد کرے گی۔ تو کہا جائے گا کہ تم میں وہ
کہ جن کے ساتھ رہا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۵ مرقات
شریف ص ۲۴۵ اختصار اللغات فارسی
ص ۱۲۹ و ص ۲۳۰

علامہ صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
کا عقیدہ

قَالَ نَبِيَاءُ
وَسَابِحٌ لَمْ يَسْمَعْ فِي
تَشْتَعِلُ وَفَاسِطَةٌ هُمْ
اللَّهُ .
انبیاء کرام علیہم السلام اپنے
استوں کے لئے ہر شے میں واسطہ
اور وسیلہ ہیں راہ انبیاء کا
واسطہ اور وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر صاوی ص ۱۰۸)
قِيلَ أَوْ لَا سِطَّةٌ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ
خُتَّةٌ أَحْمَرُ .
پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وسلم ہر واسطہ کا واسطہ ہیں یہاں تک کہ

(تفسیر صاوی ص ۱۰۸)
شیخ الحدیث علامہ عبدالحی عسکری دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں۔

تَوَسَّلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِأَنْبِيَائِهِ وَبِأَسْمَاءِ نَحْوِهَا
وَأَمَّا اسْتِثْنَاءُ .
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
توسل حاجت پوری ہونے کا موجب اور
مراد حاصل ہونے کا سبب ہے۔

شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ ہی تصنیف لطیف میں دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ
توسل واستمدادیں حضرت حق تعالیٰ
جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وسلم اکل السلواة والفضائل، جامع علانیہ
دین قولاً وفعلاً از افضل سنن وادب
دین قولاً وفعلاً قابل فاضل
کا موجب است۔

علامہ احمد دحلان مکی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
عَلِيٍّ وَآلِهِ
اعجاز ۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
عَلِيٍّ وَآلِهِ
کا عقیدہ
علامہ شرجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی
حاجت ہو تو وہ چار رکعت اس طریق سے پڑھے کہ پہلی
رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الاخلاص دس مرتبہ اور دوسری
رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الاخلاص بیس مرتبہ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ
اور سورۃ الاخلاص تیس مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الاخلاص

نہ علامہ شرجی علیہ الرحمۃ تصنیف میں جو بجز نقلین واپی حضرات کے متذکرہ اب یہ طریق
حسن چوبانی کے نزدیک مستند ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الدار والمدار میں ان کا
تذکرہ کیا ہے۔
(فتاویٰ امجدیہ ص ۱۰۸ دہلوی غفرلہ)

چالیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس طرح دعا مانگیے۔

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ وَجَلَّ بِكَ وَبِحَقِّ هَذَا الْإِسْمِ الْأَعْظَمِ
وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَقْضِيَ
حَاجَتِي وَتُبَلِّغَنِي سَوْفَى تَوْفِيقِكَ يَا مُجِيبُ دُعَائِي

وكتاب الفتاوى في الصلوات والعبادات ٦٩ مطبوعه مصر

قارئین عظام! قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوگا کہ وسیلہ جائز ہے نیز یہ بھی ثابت ہوگا کہ دیوبندی ولایت و جماعت نہیں ہیں۔

معالم کائنات مشتمل علیہ السلام

دیوبندی اکابر کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُردو اُن سے
سیکھا ہے۔
الہیئت و جماعت کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
معلم کائنات ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنو۔

اے عیوب تم فرما دو کہ لوگو! تم اللہ
کو دوست رکھو تو میرے فرما کردار
نہو جاؤ اللہ تم دوست رکھے گا اور

(۱۲ ع ۳)

مَنْ قَطَعَ الرَّسُولَ فَقَدْ
اَكْبَرُ إِلَى اللَّهِ - (بخاری و مسلم)
کہنا والحدیث ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کو
فصل سے قطع کرے گا وہ اللہ کے پاس
بڑا گنہگار ہوگا۔

وَعَلَّمَهُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَيَرْكَبُ الْغَنَاقَ
الْعِصْمَةُ

(۱۵۴)

وہ بھی ہے جس کے لیے رسول کو ہدیہ
اور سچے دین کے ساتھ بھیجا گیا
انہوں پر غالب کرے اگرچہ تم انہیں
مٹا کر دے۔

(۹۷۵)

اور جو پہلے تھیں رسول عطا فرما دیں
وَمَا أَلْمَمُوا بِرَسُولِهِمْ فَفَعَلُوا وَمَا
تَلَكُمُ عَنْتُمْ فَاَتَّخِذُوا
وہ لوگوں جس سے منیع فرمائیں باز
رسول

(၃၆၆)

اور ہم نے ہر دشمن کو اس کی قوم ہی
کی زبان میں بھیا کہ وہ انہیں حالت
پٹائے۔

(پا ۱۳)

علامہ سلیمان علیہ الرحمۃ
 کا عقیدہ

اس پر میرے شرفیہ کے تحت علامہ سلیمان علیہ
 الرحمۃ نے تفسیر جمل میں فرمایا ہے۔

وَهُوَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُحَابِبُ كُلَّ قَوْمٍ بَلَّغَهُمْ
(تفسير القرطبي ج ١ ص ١٢٢)

(تغییر مثل ص ۵۱۲ مطبوعه مصر)

علامہ شهاب الدین خفاجی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ محمد بن جریر طبری نے تفسیر ابن جریر میں اسی امر کو کر کے تحت فرمایا ہے۔
 علی المرتضیٰ کا عقیدہ **وَقَالَ الْمُتَوَلَّوْنَ** اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
 عقیقہ بذاتک جیسے کہ دھل فی الاسلام و آخرین مفسر سے قیامت تک
 کائنات میں کان الی یوم القیامت۔ اسلام لانے والے لوگ مراد ہیں۔
 خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔

علامہ ابن جریر طبری نے حدیث نبوی بھی درج فرمائی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَرَبٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالْخَيْرُ مَا شِئْتُمْ كَمَا يُلْخَصُّ فِيهِمْ
 قَالَ هُوَ لَا تَرَى مِنْ كَانَتْ يَدُ اللَّهِ
 حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَيْرُ
 أَيْضًا مَعَهُ مِنْ دَعَا فِي الْإِسْلَامِ
 مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

(تفسیر ابن جریر ص ۳۷۷)

علامہ عبد الوہاب شمرانی
 قدس سرہ تورانی کا عقیدہ
 قَسَمْتُ أَحَدَ ثَمَانٍ مِائَاتٍ الدُّنْيَا
 اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَطْنَبِيَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّيْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءً أَلَانِيَاءُ
 وَأَلَا دُنْيَا بِرَأْسِ الْعَمَلِ مَوْتِ عَلِيٍّ
 قَسَمْتُهَا وَالْمُتَوَلَّوْنَ عَشْرَةً۔
 اس شریعت کے۔

علامہ شمرانی علی المرتضیٰ کے متعلق روایت ہے کہ حضرت مولیٰ اور شاہ صاحب بخاری نے لکھا ہے کہ لفظ
 نے حالت بیزار میں ہی پکایا علی المرتضیٰ وسلم صحیح ہے نہ غریب یعنی ہے (تفسیر بخاری ص ۳۷۷)

علامہ شمرانی علی المرتضیٰ کے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔
 أَمَّا الْقَطِيبُ الْوَاحِدُ الْوَحِيدُ
 الْجَمِيعُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَسْلُوبُ وَالْقَطِيبُ
 مِنْ حَيْثُ الدُّنْيَا وَالْإِسْلَامُ فِي الْإِلَهِيَّةِ
 الْقِيَامَةِ فَهُوَ مَوَدَّةٌ حَقٌّ حَقٌّ
 (البرقائت والبرہان ص ۳۷۷)

اللہ تعالیٰ وسلم۔ (البرقائت والبرہان ص ۳۷۷)
 قرآن مجید اور مستند تفسیر کے مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں معلوم
 ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موعود کائنات ہیں اور تمام قومیں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو علیہ افضل الصلوات والتسلیم کو سکھائی ہیں۔
 لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور اہل بیت اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔

جنسور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم سکھایا

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو دیوبندی علماء
 نے سکھایا ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صاحب لوگوں کو حق
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَ
 حَتَّى تَفْهَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ
 تیس سکھایا جو کہ تم نہ جانتے تھے۔ اس کو بار بار پڑھیں تو کون مسلمان یہ عقیدہ رکھے گا کہ
 حضور علیہ السلام کو ظلم کا علم نہ تھا۔ اور ظلم ان کا علم نہ تھا۔

نت رائی پاک میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كُنْزُكُمْ سَكَنَ فِي قُلُوبِكُمُ الْإِيمَانُ
 اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم ہی کی

فَعَلِمَ إِنَّهُ كَانَ كَذِبًا (پ ۱۳) زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے۔

اِس سے آکر یہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ جس قوم کی طرف ہم رسول بھیجیں تو وہ رسول اس قوم کی زبان جانتا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی کنی کی طرف رسول بن کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو فرمان ہے۔

وَمَا كُنَّا بِمُرْسِلِيكَ إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ مِّنَّا (پ ۱۴) تم فرماؤ اسے لوگوں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

اس آیت کریمہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا بھر کے انسانوں کے لئے رسول بن کر آنا واضح ہے۔ اور ان لوگوں میں اردو بولنے والے بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سورۃ الفرقان کی پہلی آیت کریمہ میں فرمایا ہے۔

ذَٰلِكَ الَّذِي يُسَوِّدُ لَوْنَهُ سَاوَاتٍ (پ ۱۵) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمانوں کو
عَلَيْهِمْ سَحَابٌ مِّنْ ذُرِّيَّتِهِ لَمُطَرٍّ (پ ۱۶) اپنے بندہ پر جو بارش ہے جہاں کو ڈھلنے والا ہے۔

اِس میں اللہ کریم نے اپنے پیارے رسول جبریل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہاں کو ڈھانے والا فرمایا ہے۔ اور جہاں میں اردو بولنے والے بھی ہیں۔

وَمَا أَتَيْنَا بِكَ إِلَّا بَيِّنَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (پ ۱۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر صحت سارے جہاں کے لئے۔

ان سب آیات ہدایت سے واضح ہے کہ سرور عالم نور مجسم شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سارے جہاںوں کے لئے رسول بن کر آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اصول ہے کہ جس کی طرف رسول بنا کر بھیجوں وہ رسول اس کی زبان کو جانتا ہے۔

لہذا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اردو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام زبانوں کو جانتے ہیں۔ اور جہاں کہے کہ اردو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے سیکھا ہے۔ یہ صریح گستاخی ہے۔ اور نبی نور قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے جو کفر ہے۔ (واللہ اعلم)

آیات ہدایت کے بعد اب ایک دو حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کا عقیدہ صحابی رسول حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَأَخَذُوا كَيْدًا كَانُوا يَتَمَاهَوْنَ كَمَا وَفَّ (بیچ مسلم شریف ص ۲۴) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو جو کچھ بھی پہچنے پر چکا تھا۔ اور جو کچھ آئندہ ہونے والا تھا تمام بیان فرمادیا۔

وَيَكُونُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (پ ۱۸) پس جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے شکرۃ شریف ص ۲۴۵ ج ۲ میں اسکو بیان کیا ہے۔

مَرْوَاةُ شَرِيفٍ ص ۲۴۵ ج ۲۴۵ اعلیٰ السعادت غامی ص ۱۲۰

مفسر قرآن علامہ علی بن محمد خازن نے اپنی تفسیر منظر میں سرور کائنات مفسر موجودا علیہ الرحمۃ کا عقیدہ باعث تحقیق کائنات منہج کلمات احمد مجتہد محمد تقی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔

مَا تَأْتِيهِمْ إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ مِّنَّا (پ ۱۹) کیا حال ہے۔ ان جنہوں کا جنہوں نے میرے علم میں طعن کیا ہے۔ جو ہمارا دل چاہے میرے اور قیامت کے درمیان سوال کر لو تو میں نہیں خبر دوں گا۔

(تفسیر خازن ص ۲۴۵ ج ۲۴۵) آیات قرآنی اور احادیث شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ویلہ بندی و باطلی اہلسنت و جماعت نہیں۔

سماع موتے

دیوبندی اور اہل سنت حضرات کا عقیدہ ہے کہ مروتے نہیں مٹتے۔
اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ مروتے مٹتے نہیں۔

قرآن مجید میں ہے جب قوم نمود پر اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کیا۔ اور وہ لوگ مروتے
تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان مروتہ لوگوں کو فرمایا۔

فَقُولُوا عَنْهُمْ قَوْلَ كَالَّذِينَ
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قوم مدین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جیسا
قوم مدین پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئی تو حضرت شعیب علیہ السلام نے مروتہ قوم کو
خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا عقیدہ
فَقُولُوا عَنْهُمْ قَوْلَ كَالَّذِينَ
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي
لَقَدْ آتَيْنَاكُمْ بَرَكَاتٍ مِّنَّا وَمِن بَنِي

تو ان سے منہ پھرا اور کہا اسے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا
چکا ہوں۔ اور تمہارے جیسے کو نصیحت کی۔ تو کیا کوئی تم کو کافروں کا۔
فلا تدرین کر ام؛ مروتہ قوم کو حرف نہایا کہ خطاب کرنا واضح ہے۔ کہ وہ
مٹتے نہیں۔ اور خطاب فرماتے والے جلیل المرتبت نبی ہیں۔

مروتہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ
مروتہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ
مروتہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ
مروتہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ

یَا هَٰؤُلَاءِ بَنِي فَدَّانٍ كَمَا هَٰؤُلَاءِ
بَنِي فَدَّانٍ كَمَا هَٰؤُلَاءِ
بَنِي فَدَّانٍ كَمَا هَٰؤُلَاءِ
بَنِي فَدَّانٍ كَمَا هَٰؤُلَاءِ

یہ مشکوٰۃ حضرت عرفان فیہ الرحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معروض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم مَا أَتَيْنَاكُمْ بِشَيْءٍ سَاحٍ لَا أَرْجُوَاحَ لَهَا كَمَا كُنَّا نَحْنُ
سے کلام فرماتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ تو مروتہ عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِي نَفْسِي مَحْبُورَةٌ
بِجَدِّهِ مَا أَتَيْنَاكُمْ بِشَيْءٍ سَاحٍ
أَقُولُ مَنَّهُمْ۔

مکتوبہ شریف ص ۲۵۵، مجمع بخاری شریف ص ۲۵۵، مجمع مسلم شریف ص ۲۵۵
اشترک اللمعات فارسی ص ۲۵۵، مرقاة شریف ص ۲۵۵، ۸، مظاہر حق ص ۲۵۵
فتح الباری ص ۲۵۵، عمدة القاری ص ۲۵۵، ارشاد الساری ص ۲۵۵
قیض الباری ص ۲۵۵، کتاب الروح ص ۲۵۵، نسائی شریف ص ۲۵۵ (۱)

حضرت علی علیہ السلام کا عقیدہ

سرکاری علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ شہور ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے چنانچہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَأَجْرِي وَالْأَكْمَرُ وَالْأَبْرَصُ
وَأُنْجِي الْأَمْوَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ

اور میں شفا دیتا ہوں اور مادرِ زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

(پ ۳۳)

اس آیت شریفہ سے واضح ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور تھامیں میں ہے کہ آپ مردہ کو فرماتے تھے قُمْ يَا ذَنبِي اللَّهِ اللہ کے حکم سے اُٹھ۔

قُمْ اور کہہ دیتے۔ جس کا معنی ہے کھڑا ہو۔ اُٹھ۔ تو جب مردہ کو قہر فرماتے تھے تو وہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پہلے مردہ کا قہر سننا ہی سمجھنا ہے پھر

حضرت علی علیہ السلام کا معجزہ کا ظہور۔ اگر مردہ نہیں سنا تو آپ قہر نہ فرماتے قہر فرمانا دلیل ہے کہ مردہ سنا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے عظیم المرتبت صحابی حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ
وَنُفِثَ عَنْهُ أَصْحَبُ كَبْرُؤِهِ

یَسْمَعُ قَهْرَ نَعْبِ الْيَسْرِ
لوٹے ہیں۔ تو وہ ان کی جڑوں کی آواز

سنا ہے۔ (مخبرۃ شریف ص ۳۳) صحیح بخاری شریف ص ۱۱۱ صحیح مسلم شریف ص ۱۱۱ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ جب مردہ عالم علی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گرتے تو فرماتے۔
اَسْتَغْفِرُكُمْ عَلَيَّكَ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ
اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو۔

وَمَا لَكُمْ أَنْ تَكْفُرُوا بِاللَّهِ
وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَالْآلِ الْكَافِرِ

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں کفر سے روکے اور تم سے پہلے آتے اور تمہارے بعد آتے ہیں۔

ابن تیمیہ ص ۱۰۰ شرح الصدور فی عمال المؤمنین والقبور ص ۱۰۰ کتاب الروح ص ۱۰۰

ظاہرین کرام۔ یا أَهْلَ الْقُبُورِ سے عیاں ہے کہ قبروں والے مردے جانتے ہیں۔ بلکہ دیوبندی غیر متقدمین۔ اہل حدیث۔ تبلیغ جماعت اور مودودی حضرات

کے متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے بھی اس حقیقت واضح الفاظ میں پیش کیا ہے چنانچہ لکھا ہے

الْخَطِيبُ وَالْمُتَدَاعِ كَمَا مَوْجُودٌ كَيْسَ
وَيَحْتَاطُ وَيَقْبَلُ مُرَدُّهُ لِكَيْ يَأْتِيَ

ابن تیمیہ کا افسار موجود کی بیکار اور کلام کو سنتے ہیں غواظ ہوتے ہیں اور شعور رکھتے ہیں۔

ابن تیمیہ نے ہی لکھا ہے کہ
فَإِنَّ السَّلَامَ عَلَى مَنْ لَا يَسْمَعُ
وَلَا يَشْعُرُ وَلَا يَعْلَمُ كَمَا يَسْمَعُ

جو سلام نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے اس کو سلام کرنا محال ہے۔

کمال ص ۱۰۰ کتاب الروح ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر

قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

نعم شریف غوثیہ کا جواز قرآن و حدیث اور دیوبندی اور دہلوی کا برکے

کتب کے حوالہ جات سے ختم غوثیہ کا جواز پیش کیا ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر صاحبِ عقل و دانش ختم غوثیہ کو کبھی بھی مشرک نہ کہے گا۔ یہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی تصنیف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہود بود گفت
ابن عباس سے من عنہم ان شاء الصلوة
راہل آردہ است۔ بخاری اس حدیث
راپس معلوم شد کہ مراد بیکر مطلق ذکر است۔
(اشترط اللغات فارسی ص ۱۱۱ جلد ۱ مسطور)

اس حدیث شریف کو ذکر کیا۔ پس معلوم
ہوا کہ میں بیکر سے مراد مطلق ذکر ہے۔
جو کہ صحیح مسلم شریف کے شارح کہیں۔ اسی
حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ

یہ حدیث شریف بعض اسلاف کے
مسکب پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے
بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص ۲۲ ج ۱)

قاریین حضرات! سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہ سید الشہید ہیں
وہ تو فرمیں کہ میں نے سیدنا ابی بکر کی بیکری کو آواز مبارک سے معلوم کر لیا تھا کہ اب نماز شروع
ہو گئی ہے۔ یعنی اتنی بلند آواز سے ذکر موزنا تھا۔ بخراج دیلمندگی آواز کو بلند کرنے پر لڑتے
تھک جاتے۔ اور میٹھی میں فساد کرتے ہیں مسکب حق اولیٰ معنی و جماعت پر طرح طرح کے
فتوے چپاں کرتے ہوئے ان کی زبان بند نہیں ہوتی۔ روایوں سے لے کر حدیثیں ہیں کہ
فتنہ و فساد میں مبتلا رہے ہیں۔ اور یہ کہ اگر آج اپنے ہیں نماز کے بعد ذکر کرنے کو۔ جو حق
پاک حق اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فائدہ مبارک سے راجح ہے۔ اور ثابت ہے۔ دلائل لا
قوة الا باللہ

اب ایک دوسرے صحابی کی شہادت پیش کی جاتی ہے کہ ان دیلمندیوں کے دلوں پر
کچھ اثر ہو جائے اور فتنہ و فساد سے باز آجائیں۔ اسی صحابی کا نام حضرت عبداللہ بن ابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں۔ کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا سلم من
صلوۃ یقول یسبحون انما یطاعون لیکن علی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ السلام
قربانہ آواز سے یہ کہتے کہ لا ایل الا اللہ وحده لا شریک لہ لک الحمد و لک العز
الجلد و هو علی کل شیء قہیر لا یجوز ولا خوف الا باللہ لا ایل الا اللہ
ولا نعبد الا ایاہ لک العزۃ و لک الفضل و لک الشان الحسن لا ایل الا اللہ
مخلصین لک الذین و لک کبرۃ الکافیون۔

(شرح تشریف شریف صحیح مسلم شریف ص ۱۱۱ ج ۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
اس حدیث شریف کی شرح بیان
کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ
اس حدیث صحیح است درجہ ذکر کہ
آنحضرت کا آواز بلند سے خواندہ۔
(اشترط اللغات فارسی ص ۱۱۱ ج ۱)

اس حدیث صحیح است درجہ ذکر کہ
آنحضرت کا آواز بلند سے خواندہ۔
(اشترط اللغات فارسی ص ۱۱۱ ج ۱)

علامہ طحاوی علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں کہ
و یستفاد من الحدیث الاخری
جو از رفع الصوت بالتکبر
و التکبر عقب التکبیرات
کل من التکلف قال یا استغفرہ
(ماہر طحاوی شریف علی راقی النکاح ص ۱۱۱ ج ۱)

امام شریف سیستانی امام محمد بن اسماعیل بخاری امام مسلم بن الحجاج احمد بن حنبل
کرام علیہم الرحمہ نے ثابت الخیر فیہ فیصلۃ نماز کے بعد ذکر کرنے کا باب بلند کر

برسے اہتمام کے ساتھ ان روایات کو درج فرمایا۔ اگر نفاذ کے بعد ذکر کرنا بہت ہرنا قرار دیتے
اصل حدیثیں کرام بھی ہیں اسلئے اہتمام کے ساتھ یہ باب نہ بلکہ اسے اور روایات درج نہ فرماتے۔
نامعلوم دیوبندی حضرات کا نقل پر کوٹنا پردہ چڑا ہوا ہے کہ نہ بھی ان پر حدیثیں کا یہ باب دیگر
امادیت صحت کو اثر کرتا ہے۔ نہ کسی حدیث میں عبدالحق بن عباس اور علی المرتضیٰ صاحبی
سیدنا عبدالحق بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثیں اور گو انہیں ان پر اثر کرتی ہیں۔ بن سے
ثابت ہوا ہے کہ یہ ہمارے طریقہ دیوبندیوں کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ سرحد کو کائنات میں موجود
اہل حقین کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والصلوات والصلوات کا رسول اور محبوب
طریقہ ہے۔

علامہ سید اطہر عطاوی صنفی علیہ الرحمۃ کا فرمان
فرمایا ہے کہ مساجد میں ذکر جہر کو رد کرنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔
قَالَ فِي الْفَتْاوی لَا يُمْتَنِعُ مِنَ التَّحْوِيلِ
فَتَأْذِي بَزَائِرِ مَنَ فِي سَهْلٍ كَمَا جَاءَ فِي
وَالْمَذْكُورِ فِي الْمَسَاجِدِ احْتِرَاقًا
ذِكْرًا بِالْجَهْرِ نَدْوَا جِلْدَةٍ تَكَرَّرَ فِي بَابِ
عَنِ الدُّخُولِ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَالَى
لَا يَدْخُلُونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَهُمْ فِيهَا
لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا اسْتَعْنَاءً
کیا یہ طریقہ دین و دین اظہار و مہتمم
مساجد اذیہ ان کی ذکر فیہا اسلئے
کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے۔
(مخطوط ادبی شریف ص ۱۹)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ اجماع العلماء و سلفاء و خلفاء
عکساً استجاب ذکر اللہ تعالیٰ بجماعۃ
فی المساجد و غیرہا۔
(شامی ص ۱۱۱) معبر منظر عطاوی شریف ص ۱۱۱
اور مختصر شرح در مختار میں ذکر جہر پر متفقین
اور متاخرین کا اجماع ان الفاظ میں نقل فرماتے
علماء متفقین اور متاخرین نے جماعت
کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنے کو مستحب
قرار دینے پر اجماع فرمایا ہے۔ ذکر مساجد
میں ہر بااس کے علاوہ کہیں ہر۔

شاہ عبدالحق بن محمد شریف دیوبند علیہ الرحمۃ
جو کہ دیوبندی اور اہل حدیث حضرات کے
نزدیک چرچا شدہ علی العالمین اور روایت انہیں
والسلاسل ہیں۔ نے بھی ذکر جہر سے انکار کرنا جہالت قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ
دیگر حقیقت ذکر جہر حق آنست کہ ہمارے
ان مقامات واضح است در تلاوت
قرآن جہر صریح است۔
نجد میں صریح جہر ہے۔

(فتاویٰ عزیزی فارسی ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ ممبئی)

شیخ الحدیث عبدالحق دیوبند علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
یہ ہے کہ
بدان جو ہر بند کو مطلقاً بعد از نماز شروع
است وار د شدہ است درو سے
جان کو کہ بلند آواز سے نماز کے بعد ذکر کرنا
شروع ہے۔ اس بارے میں احادیث
احادیث۔

اشاعت الامعات فارسی ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ ممبئی
جو کہ صریحاً مذکور ہے مفتی اور امام تھے۔
تو فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن جریر علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
اَوَّلُ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى حَسْبِ
عَازِلَةٍ فِي سَكْوٍ كَمَا
أَصْلُ امِيل۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر)
مولانا عظیم بن نازد کے بعد ایشیہ
کے مطابق ذکر بالجہر کرتے ہیں۔ اس کی
مضبوط اصل موجود ہے۔
ناظرین حضرات! اندر روایات اور امادیت جہر سے اس کی کوئی شک و شبہ
نہیں رہتا کہ دیوبندی اصلی اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اصلی اہل سنت و جماعت دیوبندی لوگ
لے تاویج اہل حدیث ص۔ معتمد مولوی ابراہیم صاحب سیر سیکوٹی۔

ہیں جو نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں۔ آپ خبر کو کریں اور شاہدہ کریں۔ وہ سیدہ صوف
اور حضرت ابن سہل سنت و جماعت کی ہی ہوں گی جن کو آج کل بریلوی کا جاس ہے۔ پس
یہ حقیقت آشکار ہو گئی اور حجت بھی دلائل سے کہ دیوبندی اہل سنت نہیں ہیں۔

عذاب و عتاب و سب و کتاب !

آید اہل سنت پہ لاکھوں سلام !

دیوبندی کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے نمازیوں کی
نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ تمہارے اس
حصہ پر پنجابی کی یہ مثال صحیح چسپاں ہوتی ہے۔ مں عوامی مجال و حیر
خاڑ میں خلل کا دیوبندیوں اور دہلیوں کو احساس ہوگا عوامی رسول مظلومؐ کو۔ تو محمد علی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو نمازیوں کی نماز میں خلل ہونے کا احساس نہ ہو جائیں گا اور شاید
حکمو اکھنڈ آئینہ خوف اٹھتی۔

کسی صحابی نے یہ اعتراض نہیں کیا یا رسول اللہ آپ کے اور صحابہ کے بل کر بلند آواز سے ذکر
کرنے سے ہماری نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ہماری باقی رکعت میں حضور و شہود میں
رہنا قطعاً کسی صحابی نے ایسا نہیں کیا۔ دیکھنا ہر کے دیوبندی وہابی ایسی ایک ضعیف روایت
پیش نہیں کر سکتے۔

آیا تم شریین کی انجیرات

آپام شریین کی انجیرات تو درجہ کے ماہ مبارک ہیں اور
ذوالحجہ کی عمر سے ۳۰ روزہ کا حج کی فخر ہے ہر فرض نماز کے
بعد ہر مسجد میں خواہ وہ دیوبندی و دہلیوں کی ہو یا اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کی ہو۔
بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں۔ امام اور مفتی کی بل کر بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ اس وقت
ہو تو کسی حضرات کی رکعتیں نہ گنتی جوتی ہیں۔ اور وہ کتنیں ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت
دیوبندیوں و دہلیوں کو خلل کا خیال نہیں ہوتا۔

مکحبرات پڑھنا واجب ہے۔ معلوم ہو گا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا اگر منع

ہوتا۔ اس میں کوئی قیامت جوتی اور اس سے نماز میں اگر خلل واقع ہوتا۔ تو کبھی بھی رحمت
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلامات آپام شریین کی تکبیرات پڑھنے کا حکم دفرماتے۔ اور
فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرتے۔ معلوم یہ ہو گا کہ دیوبندیوں و دہلیوں کا کیا
کہ نماز میں خلل واقع ہو کر ہے۔ پیارے آقا رسولی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات و ابرکات کے
عمل مبارک کی سرکشا فائدہ ہے۔ اور اس عمل مبارک کی سرکشا نیکو سے دیکھنا ہے۔ جو
کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دشمنی رسول کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے۔

اسے حجہ کو کھلتے تب مقرر ہے۔ دل میں کس سے غم ہے۔

دیوبندی و دہلی جی ہاں کو صرف اعتراضات کی ہی سمجھتی ہے۔ ان بے پادوں کی شرعی
مسائل کو سمجھنے کی جہ نہیں تو کبھی۔ خود اس کی علیہ کا علم نہیں۔ بس اعتراضات پر ہی کراہیں
ہے۔ ایک سبب اصل ہے۔ ناچ زمانے میں گن ٹیڑھا۔

خود نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں گائیں۔ اس میں کوئی بہتہ نہیں کہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔
نماز میں غلطی سے پڑھیں تو نماز میں خلل بھی واقع نہ ہو۔

ذخائر العقبی فی احوال المودۃ فی القرنی

علامہ محبت طبری علیہ الرحمۃ کی نایاب تصنیف ہے
جس میں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے فضائل و کمالات
درج نہیں۔ ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر نے کیا ہے

دُعا بعد از نماز جنازہ

دوبندگی دُعا کی حضرات نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو دعوت کئے ہیں
 اہل سنت و جماعت کے نزدیک نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا جائز ہے۔
 رحمت اللعالمین، اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔
 إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاحْضَرُوا آتَةَ الْمَلَكِ وَالْمَلَائِكَةَ وَشَهِيدًا لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 نماز جنازہ بالذاتی حق لکنا یہ ہے۔ اور فرض لکنا یہ ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد دُعا
 مانگنے کا حضور پر نور، نور علیہ السلام اور ائمہ و شہداء کا ارشاد فرمایا ہے۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا **فردہ**
 ہے۔

شیخ ابی حنیفہ رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پیش رو حضرت ابوہریرہؓ کو
 سنائی کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر بھی دی۔

فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ وَتَوَلَّوْا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 پس ان پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَحَالَ أَهْلُ الْقَبْرِ وَرَأَى
 سنہ نماز جنازہ پڑھیں اور ان کے لیے دُعا
 فرمائی، نیز لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی اُن کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

امام شمس بن عبدوبندی دہلیوں کے نزدیک بھی پیش رو ہیں یعنی شہداء و ائمہ و شہداء
 بیعت بیوط میں ایک روایت درج فرمائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نماز جنازہ پڑھنا جنازہ کے بعد بھیجے۔ تو انہوں
 نے نماز کو ارشاد فرمایا: اِنْ تَسْبُحُوْهُ فَاِنَّ
 بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَلَا شَيْفَ فِي رَأْيِهِ لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ
 اگر تم نے تجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے۔ تو

امام شمس لاکھنؤی علیہ الرحمۃ نے بیوط میں باب غسل المیت میں سیدنا عبداللہ بن
 عمر رضی اللہ عنہما کی عجاوب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت
 کیا ہے۔

فما روي عنكم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صحابہ اہل بیت میں جن کے
 بارے میں اسناد رجال کی کتاب میں درج ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیعت
 کے بہت زیادہ پانچاوش سال قبل تھے۔ گناہ کے بعد دُعا مانگنا دعوت ہوا تو کبھی بھی یہ دعا مانگنا
 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نہ ہوئی۔ حضرت ابی حنیفہؒ کے نزدیک یہ دعوت
 ہیں بھی دُعا مانگنے کے قابل ہیں۔ اگر دعوت ہوا تو یہ قرآن پاک کے کلمے والوں کا کام سید
 ابی حنیفہؒ کے جنازہ کے بعد دُعا مانگنے سے۔

مصرحہ روایات سے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہل بیت
 ائمہ و صحابہ کرام علیہم السلام انما جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت ہے۔

لَمَّا نَزَلَ جَنَازَهُ كَيْدُ دُعا مانگنے کو دعوت قرار دینے والے دوبندگی دُعا کی حضرات
 کا اہل سنت و جماعت کہنا ان کو دُعا مانگنا کہنا ہے۔ بلکہ اہل سنت و جماعت دُعا
 حضرات ہیں جو نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کے قابل ہیں اور وہ حضرات آپ کو دُعا
 نظر آئیں گے جن کو اہل سنت و جماعت بیڑی کہا جاتا ہے۔

دوبندگی دُعا کی کتنے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کے بعد دُعا مانگنے کے بعد دُعا
 بھی دُعا مانگنا ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں کوئی اللہ
 تعالیٰ فعل ملا نہ اور اُس کے پیارے رسول قبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔
 کہ اگر ایک دُعا کو دوسری مرتبہ تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو تم لنگھ کر جواؤ گے۔
 یا تمہاری جی بولی کی ہوئی دُعا کو کبھی دُعا دیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول
 قبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہاں کوئی نہیں تو تم اپنی طرف سے شرعی طور پر
 کو یا نہ کہنے والے کوں ہو؟ اپنی طرف سے پابندی خدا کرتم دوبندگی دُعا مانگنا
 اُن کے پاسے پاؤں یا رکھو و راز ہیں تو آپ اپنے دام میں مصیبت آگیا

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھے اور دُعا مانگے گا میں اس کی دعا مانگوں گا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تو ایسا کوئی فرمان نہیں ہاں محرابِ اُمت و جماعت کے مکمل
کی تائید فرمانِ لہٰذا اور اشارہِ معطوفی سے مندرجہ ہوتی ہے۔ وہ فرمان حق تعالیٰ پر ہے۔
وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِبُ لَنَعْلَمَنَّ
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا عَنْ عُزُوفٍ أَنْصَبُوا وَجْهَهُمْ
ہم تو بول کر دے گا۔ جیسک وہ یہی عبادت
سید مخلوقین سے ہم سے اچھے ہیں۔
(سورۃ الاحزاب: ۱۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے مومنوں کو جاننے کا حکم فرمایا ہے۔ اور
خصوصیت سے ان کو دعا کو قبول کرنے کا اشارہ فرمایا ہے۔ اور جو شکر پڑھتے ہیں اور خدا
تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں اور انہیں کرتے ان کو بہت کم میں داخل کرنے کا اعلان فرمایا۔

آپ سے دیکھا ہوگا کہ جب نمازِ جنازہ ہو جائے تو اکثر حضرات ہاتھ رکھ کر یہ کہیں
کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں۔ اور کہے کہ لوگ بولیں ایسی آواز سے کہ نہ رہتے ہیں۔ جس طرح کوئی
مکلف ہوتا ہے۔ آیت کریمہ کو پڑھ کر اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ دعا کے وقت ایسے کرے
دینا اور دنیا زندگی سے دعا نہ مانگنے کا احتیاج کیا ہے؟

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي
قَرِيبٌ أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا
دَعَا لِي فَلَسْتُ بِبَعِيدٍ
ہم تو اس کے جواب میں کہ میرے بندے
مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول
کراؤں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے
تو میں جاہل نہیں ہوں اور مجھ پر ایمان
لائیں کہ میں ماہ پاؤں۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی کرم و ناز کی انوار کرتے ہوئے
فرمایا کہ جب بھی وہ میری دعا مانگے میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ اس آیت شریفہ میں
کوئی قید نہیں کہ اگر ایک دفعہ دعا مانگے کہ بعد دوسری دفعہ دعا مانگی تو راضی ہوگا۔ اور ان کی
کی وجہ سے قبول کی جاتی دعا کو رد کر دے گا بلکہ فرمایا جب بھی دعا مانگو گے قبول کروں گا۔
یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر کسی سے رحمت ہوتی ہے۔ جس کے لیے بار دعا ہوتی ہے۔

یہ ہر مسئلہ کہ درویشی و اہل کسروں سے دشمنی ہی ہوگی کہ دعا مانگنے سے احتراز کرتے ہیں۔
اور مانگنے والوں پر اعتراض اور فتوے چسپاں کرتے ہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ نمازِ جنازہ بھی دعا ہے۔
اس لیے اب بعد میں دعا مانگنا بدعت ہے۔

درویشی و اہل کسروں کی یہ دلیل بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ ان حکم سے کہوں کو یہ معلوم نہیں
کہ چنگیز نمازِ چرچہ ہی جاتی ہے۔ اس کے بعد دعا مانگنے میں کیا وہ دعا نہیں ہے۔
(نمازِ جنازہ میں سب سے پہلے سُبْحَانَ اللہ پڑھا جاتا ہے۔
چنگیز نماز میں سب سے پہلے سُبْحَانَ اللہ پڑھا جاتا ہے۔

(نمازِ جنازہ میں دُعا شریف پڑھا جاتا ہے۔
چنگیز نماز میں بھی دُعا شریف پڑھا جاتا ہے۔
نمازِ جنازہ میں مسلمانوں کے لیے دعا سے مغفرت کی جاتی ہے۔
چنگیز نماز میں بھی دُعا اَعِزُّوْا لِيْ وَلِيَّةِ الْبَيْتِ وَلَا تُسَمُّوْا مَنِيْنِيْ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ
دعا مغفرت کی جاتی ہے۔

نمازِ جنازہ میں ہمیں سلام پھیر کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا وَوَسِّعْ عَلَيْنَا
چنگیز نماز میں بھی سلام پھیر کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا وَوَسِّعْ عَلَيْنَا
تقریباً یہ کلام، اس مقابل کہ نظر رکھنے سے معلوم ہوگا کہ چنگیز نماز میں وہ چیزیں جو
آج بھی جو کفنِ جنازہ میں پیش جاتی ہیں پھر کیا وہ ہے؟ کہ درویشی و اہل کسروں کے بعد
دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ وَنَحْنُ اَسْلَمُ تَبَارَكَ تَبَّكَ وَتَكَايَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ الْاَكْبَرِ
مانگتے ہیں۔

اور جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔
پس ہم جو کہ یہ باتیں ان کی اپنی طرف سے عاید کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول
مقبول یعنی اللہ تعالیٰ و اکبر و مسلم سے کوئی پائیدگی نہیں ہے۔ پس کس شرعیات میں اپنی طرف سے
پائیدگی عاید کہ خود ویرویشی و اہل کسروں سے ہو گئے۔ اور اہل سنت و جماعت سے طائفہ ہرگز

عَنْ خُذَّادَةَ قَوْلُهُ فَإِذَا اخْرَجْتُمْ فَانصَبْ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 كَالْحَيِّ ذَلِكُمْ فَانصَبْ قَالَ أَمْرُهُ إِذَا سچے کربوب تو فارغ ہو کر تو کھڑا رہا اور اپنے
 فَرَسَهُ مِنْ صَلَوةٍ أَنْ يَأْتِيَ فِي حُجَّتِهِ رتب کی طرف رتب کر لے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
 انصیب ابن مرسلہ ۳۰ مطبوعہ مصر سچے کربوب فارغ ہو اپنی نماز سے تو اپنی
 دعا میں بیٹھ۔

ابن علیہ حضرت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تفسیر کے معاملہ میں کیا العشرین علیہ السلام میں
 حضرت امیر اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام بہت بلند ہے۔ ان تفسیر کو کرنا ہی بل
 علم شکر انہیں کہتا ہے۔ یہی منترین تو فانصبت سے روا نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم ارشاد
 فرمائیں مگر یہ بندگی ایسے۔۔۔ میں کہ اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

ابن خازن اور ابی نعیمی علیہما الرحمة فَإِذَا اخْرَجْتُمْ فَانصَبْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 وَقَتَادَةُ هَذَا الصَّلَاةُ وَمِثَالُهَا الصَّلَاةُ فَإِذَا اخْرَجْتُمْ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَانصَبْ
 إِلَى ذِكْرِ فِي الذِّكَاوَةِ وَأَنْصَبْ إِلَى ذِكْرِ فِي الْمَكْتُوبَةِ تَعْبِيرُ عَنْ تَعْبِيرِ خَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 الترمذی ۳۲۵ (۶) ابن عباس، قتادہ، ابن خازن اور ابی نعیمی علیہم السلام نے کہا ہے کہ کربوب تو
 فرض نماز سے فارغ ہو جانے پر کہیں کی طرف نماز میں کھڑا رہا اور سلا کر کہنے میں اس کی
 طرف رتبت کر دو تجھے عطا کرے گا۔

ناظرین کرام! سندہ الاثرانی کی روایت علیہ السلام اور سندہ ترمذی کی روایت ابی نعیمی اور ابی نعیمی
 رتب کی کتابت سے اہل تاریخ کو کیا کرنا ہے بعد نماز کے کھڑے ہو کر دعا مانگنے کا حکم صحیح رہی ہے۔ نماز کے بعد دعا
 نہ کیا کہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ دعا پڑھنا اور ابی نعیمی علیہ السلام نے بیچ لینا
 سنت صحیحہ علیہم السلام نے مانگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم
 سلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے سوال
 کرو تو تمہارا دعا مانگنا کہ بعد اچھے وعدہ کیوں ہی نہ ہو تو دو ایک بار کہہ دے پھر فوراً ایک

روایت میں ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ میں بھی ہے)
 مولانا شامی اور ترمذی صاحب و ابی نعیمی صاحب سے کچھ حدیث مشریف میں آیا ہے۔
 کہ فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنے کے وقت ہاتھ کے کھلے ہاتھوں دعا مانگنا کہیں
 (ابن ماجہ میں ہے) اور ترمذی صاحب نے (ابن ماجہ میں ہے)

یہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا
 میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ
 میں میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والسلام سے جنازہ کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے۔
 ملاحظہ فرمائیں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔ ان کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔
 تو انہوں نے صاحبزادی کا نماز جنازہ پڑھایا۔

ثُمَّ أَقَامُوا بِحَدِّ الرَّابِعَةِ حَدِّ ثَلَاثِينَ
 الترمذی ۳۲۵ (۶) ابی نعیمی، قتادہ، ابن خازن اور ابی نعیمی علیہم السلام نے کہا ہے کہ کربوب تو
 فرض نماز سے فارغ ہو جانے پر کہیں کی طرف نماز میں کھڑا رہا اور سلا کر کہنے میں اس کی
 طرف رتبت کر دو تجھے عطا کرے گا۔

(سنن ابی نعیمی ۳۲۵ (۶) مطبوعہ مصر) (سنن ابی نعیمی ۳۲۵ (۶) مطبوعہ مصر)
 علامہ محمد عبد اللہ بن ابی نعیمی کی شرح بخاری میں بھی ہے۔ (ابن نعیمی میں حدیث
 شریف درج فرماتے ہیں جس میں بھی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے۔
 حدیث شریف ہے۔
 حَدِّ ثَلَاثِينَ وَدَعَا لَهُ بِأَنْ
 يُعَاذَ بِهِ اللَّهُ مِنْ فَتْنَةِ الْقَبْرِ۔
 دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس کو قبر سے محفوظ رکھے۔ (ابن نعیمی میں بھی ہے) (ابن نعیمی میں بھی ہے)
 سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا مانگنا فرما کر ہے۔
 إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ۔
 دعا مانگنا عبادت ہے۔

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے۔
اَلْعِبَادَةُ مَخْرَجُ الْعُيُوبِ اَذَقَ۔ اُمّ دعات عبادت کا مخرج ہے۔

جب دعا عبادت اور عبادت کا مخرج ہے۔ تو جو
تائبین کرام ! لوگ نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں مانگتے وہ کتنی بُری
سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ بلکہ دعا مانگنے کو حرام قرار دینے والے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم ہیں۔

جب کسی کا کوئی عزیز یا دوست پر دین میں جاتا ہے۔ تو اس کے والدین عزیز و اقارب
رشتہ دار اور اصیاء اس کی روایت سے قبل بھی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ مگر سے روا نہ ہونے کے
وقت مانگنے یا کابر سوار ہونے کے وقت ریلوے اسٹیشن پر یا ایئر پورٹ پر پہنچنے کے
وقت ریل گاڑی یا ہوائی میاز میں سوار ہونے کے وقت اور سواری کے رواز ہونے کے وقت
اور پھر رواز ہونے کے بعد بھی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس عزیز کے واپس آنے کا امید
ہوتی ہے۔ مگر دعا پر دعا مانگتے ہیں۔ مگر دیوبندی و بابیوں کی اس اُنی منہ کی کچھ خبر اس کہ
اس عزیز یا دوست یا بزرگ کے لئے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے کیوں منع کرتے
ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے مجبور رہا ہے۔ اور پھر ایک تنظیم امتحان کا اس کو سامنا کرنا ہوتا
ہے۔ جو ایک سال۔ دو سال کے لئے جاتے۔ اس کے لیے تو قدم قدم پر دعا جانتے رہے۔
مگر جو ہمیشہ کے لئے مجبور رہا ہے۔ اور جس کو معلم امتحان بھی دیتا ہے۔ اس کے لئے نماز
جنازہ کے بعد دعا بدعت اور گناہ ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بندے
خصوصاً وہابیّت کی دیا سے ؟

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ الْمَيِّتِ فَاتَّخِذُوا لِيَ الدُّعَاءِ
جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے خالص دعا مانگو۔

(محکم دلائل و براہین، اردو ترجمہ، ابن ماجہ ص ۱۰۹)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
حضرت عبداللہ بن عمر حضرت
کی نماز جنازہ کے بعد پہنچنے تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔

اِنْ سَلَّيْتُمْ عَلَيَّ الْمَيِّتِ فَاتَّخِذُوا لِيَ الدُّعَاءِ
اگر آپ نے نماز جنازہ پڑھنے میں مجھ سے
عقیدہ رکھا کہ شیخ عوفی یا اللہ اعلم
سبقت لے لی ہے۔ تو دعا مانگنے میں
(مبسوط مرضی صفحہ ۲)

پس دیوبندی و بابی حضرات جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دیتے قرار
اپنی طرف سے شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پابندی عائد کرتے
والے ہیں۔ اس لیے اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل بدعت ہیں اور نماز جنازہ کے بعد
دعا مانگنے والے اہل بدعت و مجاہدین ہیں۔

نحب سے قادیان براستہ دیوبند

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات
سے فقہ الکواکب ختم نبوت اور مجتہدین مدنی نبوت لوگوں کی تاریخ بیان کرتے
ہوئے محمد بن عبد الوہاب نجدی سے لیکر اہل حدیث اور دیوبندی اکابر کا
بھی اس میں شامل ہونا ثابت کیا ہے۔

اور وہ تاریخی دستاویز پیش کی ہیں جن کو کوئی دیوبندی
و بابی جھٹلا نہیں سکتا۔ ایک معلوماتی کتاب ہے۔ بعض
مقامات پر اصل حوالہ جات کی فوٹو بھی لگا دی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد شریف علیہ السلام
ص ۳۱۳، الادب المفرد ص ۲۸۱، کتاب الاذکار کا حوالہ ص ۲۳۲، ترمذی العقوب ص ۲۸۱، اعلام سنی

طبع عربستان)

قابض کلام: ابو عبد الوہاب رحمہ اللہ ابو ہاشم بن عبد الوہاب نجدی کے ایک کے بعد اُنہوں نے بھی یہ
روایت اپنے متناویں میں درج کی ہے دمجہذہ الزبائل و المسائل بجلد ۱ ص ۱۸۱

حضرت اشجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ حضرت اشجع رضی اللہ تعالیٰ

قبائل عنہ چلے جوئے اور گاہی تیری میں حاضر ہوئے۔ حتیٰ انکذا بیید الشیخ صلی اللہ

لہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سنن ابی یوسف میں سنت مشدود تھے۔ (امیت البخاری
جلد ۱ ص ۱۸۱) از عملاہ مبارک پوری دہلی،

دیوبند سی حبیب فکر ماہنامہ "ترشداد" لکھتا ہے کہ آپ اس درجہ متبرع سنت
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جن مشاغل پر اُترے تھے اور آپ نے جہاں جہاں
نہا پر تھی۔ وہ بھی وہاں نماز پڑھتے تھے۔ مسلمانوں کے اندر اُترتے اور مشغول رہتے تھے۔ وہ
نوعی اور اپنے نفس کی مرقبات میں نہایت مجاہد اور دین اسلام کے محافظ تھے۔ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت تشریف روایت کیں۔

(امام شامی شامی کفر ص ۱۸۱ ج ۱ ص ۱۸۱)

میر تقی الدین حضرت کے بہت درجہ "الاعتصام" میں ہے کہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جسے سنت متبرع، عالم تکران اور عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم تھے۔ (الاعتصام لا یورث ص ۵، جون ۱۹۵۱ء)

(غیر محمدیہ، اللہ تعالیٰ علما)

ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

دیوبندی بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا ناجائز اور ہشک قرار دیتے ہیں۔
مگر اہل سنت و جماعت اس کو جائز اور مشروع سمجھتے ہیں کیونکہ کتب امارت میں
ابلیسیت و طہار اور صحابہ کرام علیہم السلام کا شی کریم، نور چشم شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا نیز ان کا آپس میں ایک دوسرے
کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا مذکور ہے۔

سیدہ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین محمد بن اسماعیل بخاری نام
کا حضور پور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عمل

عبد بنی حضرت دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی علیہم الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ
سرکار سیدہ فاطمہ خاتون خدیجہ و زین عابدین علیہم السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ہے
کہ اُمّ المؤمنات، شامیہ روز حسنا، مجیدہ رب العالما محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
جب سرکار سیدہ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف لے جاتے تو
وہ ان کے لیے کھڑی ہوجاتی تھیں خاتون بی بی و کھلتے کو آجستہ فی جلیبہا۔
تو آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اُس کو بوسہ دیتیں اور اپنے بچے پر بٹھاتی ہیں اور جب حضرت فاطمہ
الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے آستانہ عالیہ پر
حاضر ہوتیں تو حضور پور نور علی نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے جہان سے آجستہ بی بی دھا
و کھلتے دھا کھلتے بی بی دھا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی بچہ پر بٹھاتے۔

دوسرے علماء کبار حضرت ابو داؤد شریف ص ۱۸۱، مسند امام شافعی شریف ص ۱۸۱، طبع عربستان،
جمہور العلماء ص ۱۸۱، طبع عربستان، امام شافعی ص ۱۸۱، فقیر العلماء ص ۱۸۱

منزل مائتین کہیں مزیدۃ العصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شہنا کردہ فرماتے ہیں: اَللّٰہُ
 الشَّجِیْعُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ خَلُوْا لَیْلَیْہٖ فَتَبْلُغْہٗ ۵
 ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے حضرت
 کے قریب ہو کر ان کے دست مبارک کو چوم لیا۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد، مشکوٰۃ، معجم کبیر، بیروت،
 دہلی) نبی اور تابعین جماعت کے سرور اہلسنت صاحب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب مقامات
 الصفا میں یہ روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت زبیر بن اثبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھ بارہ کوما تھے جسے ہرے جیسے حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
 یہاں بیٹھو۔ یہاں بیٹھو اور ان کو اپنی دامن بائیں سجایا اور فرمایا: انصار کے لیے سب بارہ
 انصار کے لیے رہا جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے ساتھ بارہ کو
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑا کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھو
 جاؤ۔ صاحبزادہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اور قریب آؤ۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 وسلم کے قریب بچھا۔ اور آپ کے دونوں ہاتھ پر سے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ میں انسا میں سے ہوں اور انسا میں سے ہوں۔ یہی کہ حضرت سعد رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کا اکرام فرمائے جس طرح پر آپ نے ہم کو ان اکرام
 کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے کہ میں تمہارا اکرام کروں تم کو ان اکرام
 سے نوازا ہے۔ بیشک تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر ترجیح رکھو گے۔ تم میرے گناہوں میں
 عیب کو مجھ سے خوب دیکھ رہے ہو۔ روایات انصاریہ، مشکوٰۃ، معجم کبیر، بیروت، دہلی

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

فرمائی ہے کہ:

اِنَّہٗ وَجَّیْلًا اَوْ الشَّجِیْعُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
 لَوْ تَدْرُوْنَ اِنْ فَطَرَ اللّٰہُ عَذْرَ وَجَّیْلًا عَلَیْکُمْ بِمَکَّةَ اَنْ اَلٰی اَلِیْسَیْ

مَا قَبِلَ مَسْقَلًا اَلَا سَکَنَہُ فَقَالَ قَبْلَ عَدَہٗ فَاَمَّا کَ وَفَعَلْتَ نَدَّوْکَ ط
 ترجمہ: یہ شک ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہیں گے کہ آپ نے
 عرض کی کہ میں نے نذر لائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ عذر پر منحرف دی تو میں بیت اللہ
 کے پاس میاں لگاؤں گا اور اس کی چوکت کو بوسہ دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دو۔ تمہاری نذر پوری ہو جائے گی۔

(محدث القاری علیہ السلام جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷)

صفوان بن عباد سے روایت ہے کہ ایک بھائی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ آؤ اس نبی سے
 وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا مُوسٰی سُلٰتٰنَ اٰیٰتِیْہٖ اَنْ یَّکُوْنُ مَعَہٗ سُلٰتٰنٌ یُّوْحِیْہِیْ۔

پس ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: آپ نے ان کو
 جواب دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرو۔ اور اس وقت نہ کرو۔ کیا کسی
 کو قتل نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مرنے فرمایا ہے۔ جو حق کے ساتھ جاؤ نہ کرو۔ خود نہ کھاؤ۔
 کسی بڑے کو کسی کی جگہ والے کے پاس نہ جاؤ نہ کہ وہ اس کو قتل کر دے۔ کسی مالک نہ
 دو۔ یا اس عورت کو خصوصاً مہنت کے روز نہ جاؤ نہ کرو۔ ان دونوں بیوروں نے اس کے
 فَقَبْلَ اٰیٰتِہٖ وَفَعَلْہٗ وَفَا لَاشْہَدُ اَنَّہٗ کُنَّی ۵

حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ اور کہا ہم
 گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد، مشکوٰۃ، معجم کبیر، بیروت، دہلی)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عداکس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فَاَمَّا
 عَدَا اُس عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَبِلَ وَاَسَہٗ وَبَیَّہٗ
 وَرَجَّہٗہٗ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّمَا رُبَّیْہٗ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ اَمَّا عَلَامُکَ فَقَدْ اَحْسَدُہٗ
 عَلَیْکَ فَقَدْ مَا جَاہُ اَلَا جَاہُہُمَا عَدَا اُسَ قَالَا لَا وَلَیْکَ یَا عَدَا اُسَ مَا لَکَ
 تَقَبَّلَ وَاَمْسَ هٰذَا الرَّجُلُ وَیَدَّہٗ بِلَہٗ وَفَعَلْہٗ ۵

عدا کس نے یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لکھی
 اور انھوں نے اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ تو حضور کریم صلی

شخصیت جن پر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی انبیاء کرام علیہم السلام میں ناز ہے۔ تحریر فرماتے ہیں: ابو جعفر بن الجراح یوسف بن دوست امیر المؤمنین عبود بنی املہ تھا لیکن حضرت امیر المؤمنین عرفان بنی املہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقاعدہ شاگرد پر حضرت ابو جعفر بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے۔ یہاں پر حضرت عباس بن علی علیہ السلام کے سادات فارسی و سطرہ مطبوعہ دہلی، عوارف السادات، شیشین، شباب الدلی، سطرہ دہلی ۱۲۶۰ء و سطرہ ۱۲۸۰ء

اسی روایت کو دوبارہ مجددی کے نہایت ہی سخی شخصیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ نے اپنے فتاویٰ میں درج کیا ہے۔ جو بحوث اراکین و اساتذہ ائمہ پر ملوث ہے۔

حضرت نیدین ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

شیخ الاسلام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن القشیری، شیخ الحدیث عبد الحق محدث

شہ عالم الداعیہ رحمہ اللہ نے تشریح میں لکھا ہے کہ تفسیر کے تعلق میں ایک کتب خانہ لاہوری علیہ الرحمۃ نے تفسیر کو کتب خانہ دارالحدیث الاسلامیہ لاہور میں رکھ دیا تھا۔ تفسیر کی ہر ازمانہ میں خود مدخل ورود قدس ربیع و منہل فیہ زرگاہ معلوم است اہل خانہ را در خود سے والدین و فتنش و اندیشہ میں اور اطراف بسیار است و تعلیم بہلہ تحقیق خداوندی حال و زبان و سے را در حق محفوظ گردانیدہ است۔ رکشت الخیر فی آیہ آپ کا انتقال ۱۳۸۶ھ کو ہوا۔

[illegible]

فقير الجوامع فقير ضياء الله القادري غفر له

دوبلہ ہر شہنشاہ اسلام ابن حجر مکی علامہ یاضعی علیہ السلام نے اپنی اپنی محنت و کوشش میں ایک کتابت
درج فرمائی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہونے لگے تو زید بن عابد اللہ
بن عباس نے اسے ادا میں لے کر گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاروں جانب کے صحابہ
آپ شہر عباس میں ہیں تو اب کہہ دیجئے کہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ میں الیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بغداد کی تعلیم کریں تو میں کہن کا فائدہ نہ دید بنی
ثابت سید ابن عباسی فضیلۃ ترجمہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لہجہ مبارک کہہ کر کہہ کر سو دیا اور عرض کیا: **هَكَذَا اَتَوَدُّنَا**
فَنَفْعَلُ اَھل بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم السلام و علیہم السلام ہم کہیں
اسی طرح حکم دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تعلیم کریں۔
دوسرا فقیر نے سطر طے لکھ کر **مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ** فارسی عبارت میں لکھا **مَدَارِجُ مَرَاتَةِ**
مَدَارِجُ علیہ السلام لکھا اور علامہ یاضعی

وہابیوں کے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی کے لئے کہ عبد اللہ نے بھی اس روایت کو اپنے فتاویٰ میں درج کیا ہے۔ دیکھئے مجموعۃ الرسائل والاسالی الخیرۃ جلد ۱ ص ۸۲

حضرت انس اور ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
حضرت ثابت و ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمثال سے چھپا، اُمّتِ الشیخِ مسلم اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر بیاد کیا گیا۔
 تھے یہ کرمیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کو چھو رہے، تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ حضرت ابیہ۔ تقدّم الّا فَعَبَلَهَا وَحَزَنَتْ ابیہ ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمثال سے لگا کر تھم دیا۔ والد ابیہ ابوالبخاریؓ کا مسطرہ و تہذیب و تفسیر

حضرت اہلسنی علیہ السلام کی خدمت میں دربار اہلسنی کے ایک اہل علم نے یہ عرض کیا کہ میں نے
 ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے۔ میں نے
 اس سے کہا کہ یہ کونسا شخص ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ ایک شخص ہے جو کہ ایک عورت
 کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کونسا شخص ہے؟ تو اس نے
 کہا کہ یہ ایک شخص ہے جو کہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے۔

محفل میلاد شریف

دوبہندی اور ائمہ حدیث حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف منعمت کرنا، میلاد پر خوشی کرنا بدعت اور حرام ہے۔ اہلسنت و جماعت حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف کرنا جائز اور باعث برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يُفَضِّلُ اللَّهُ بَرَّيْئًا مِنْ ذَلِكُمْ
قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ
وَآخِرُكُمْ خَيْرًا مِنْ أَوَّلِهِمْ
اِسْمَاءُ أَحْمَدُ (رہ ۲۳۵)

ان آیات سے اللہ تعالیٰ کا حکم واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نعمت پر خوب خوشی کا اظہار و ادھر پر چاہی کرو اب کوں اس مسلمان سے جو کہ ہر روز عالم نور پر خوشی کا اظہار کرے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذات باریکات کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور اس کی نعمت پر ہمیشہ شکر کرے۔ بلکہ آپ نور محمد علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر کرے اللہ تعالیٰ نے احسان بتایا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
اِسْمَاءُ أَحْمَدُ (رہ ۲۳۵)

یہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مخلص عظام کی امت میں جن کی آمد کی بشارت اور خوشخبری انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

وَمَا بَشِيرٌ إِلَّا رَسُولٌ بَاقِيَ مِنْ بَعْدِي
اِسْمَاءُ أَحْمَدُ (رہ ۲۳۵)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔ اے اللہ! میرے بعد کسی نبی کو بھیج دے جس کی آمد کی بشارت میں میں نے دعا کی۔ اے اللہ! میرے بعد کسی نبی کو بھیج دے جس کی آمد کی بشارت میں میں نے دعا کی۔ اے اللہ! میرے بعد کسی نبی کو بھیج دے جس کی آمد کی بشارت میں میں نے دعا کی۔

قاری نے عظام جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آمد و بشارت نازل ہو تو پیغمبر خدا اس دن کو اپنے پہلوں اور بعد میں آئے والوں کے لیے عید اور خوشی کا دن قرار دیا۔ تو جس دن محبوب رب کائنات کو دعائے نبیل کو یہ سبنا و شافع روز ہوا شرب امر سے کے دو پہاگل کائنات کے ملجا و ماویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم تشریف لادیں تو وہ دن پوری دنیا سے اسلام کے لیے عید اور خوشی کا دن ہو۔

بج طبع میں کوئی ہستا ہے باؤہ نور کا
صدوقینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
بارغ طبع میں سہا ناچوں پھول نور کا
مست برہیں بلبلوں پر حق میں کلمہ نور کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت اور نعمت کا چہرہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو چہرہ ہی ہو سکے گا جب ان کا ذکر شروع کیا جائے۔ ان کی تعریف و توصیف اور عجزات کا ذکر شروع کیا جائے۔ مستند کہ سب کا ملکا کو کیا جائے جو کافی نہیں اور مکر کے نزدیک بھی مستند ہیں۔ ان میں سے حضور نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی آمد و ولادت با سعادت کے پرکیت پر سرور اور وجد افریں واقعات ایمان کو تازہ کرے

بجٹے ہیں۔
وَدَعَا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَدْعُوا بِهِمْ
اِسْمَاءُ أَحْمَدُ (رہ ۲۳۵)

اور انہیں اللہ کے دن یاد دہ۔

مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے اسی آیت کے تحت فرمایا ہے کہ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے ہیں۔

ناظر فرمائیے کہ اہل دین تصور پروردگار کو خود شائع ہونے والے انشور مسلمانوں کے دلوں کے سرور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے وہ دین ہی انعام اللہ میں سے ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

اور یا دہلاؤ ان کو اشد کے دن ۔

لہذا اس دن کو یاد دلانے کا سب سے بہتر منظر یہ تھا کہ محل میں لاٹھیاں مڑا رہے تھے۔
جو کہ مسلمان بڑے انعام سے منائے گئے اور ان پر خوشخبری پڑی اور تمام اقدار میں اضافے
حضرات کو عزت و فخر و حاصل کوئی بات نہ تھی۔

تفسیر روح البیان | میں علامہ اسحاق غفرلہ علیہ فیض الرحمن نے آیت محمد رسول اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

[illegible]

ما فظ ابن حجر اور امام سیوطی علیہما الرحمۃ
عندہما سہا عین حق علیہ الرحمۃ فی تفسیر
روح البیان میں تحریر فرمایا ہے :-

فقد استخبره لعل الحافظ ان
يحو اهل الامن السنة وكذا
الحافظ السبوي وقد اعطى
لها كافي قوله ان كل الولد
دعه مذمومة

(تفسير روح البيان ٥٤/٩٢)

صیح بخاری شریف

مَا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ كَرَادَ بَعْضُ
الْعُلَمَاءِ بِشَرْحِهِ قَالَ لَهُ مَاذَا
قَبِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ
عَدُوًّا خَيْرًا إِلَيَّ سَقِيتُ فِي
هَذِهِ لِعِتَابِي لَوْ بَيَّتَ -

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

فَكَرَّ السَّعْيُ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ
مَا هَذَا أَبُو هَبْ رَأَيْتَ فِي
مَتْنِي بَعْدَ حَرْفِي فِي شَرْحِ
فَتَأْتِي مَا لَقِيتَ بَعْدَ كَسْرِ أَحَدِ
أَنَّ الْعَذَابَ يُعْقَبُ عَنِّي فِي كُلِّ
يَوْمٍ أَيْنَ بَدَأْتُ أَنْ أَلْقِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي يَوْمِ
الْأَشْجَبِ وَكَانَتْ تَوْبَةٌ
بُشْرَى أَبَا هَبْ عَمَلُهُ
فَاعْتَبَرْنَا -

قَالَ بَيْنَ كَرَامٍ! اللَّهُمَّ كَافِرٌ
أَبَى حَبِيبٌ وَتَمَبَّ سُوْرَةٌ بَعْدَ نَارِلٍ

جب الزلزلہ برپا ہوا تو اس کے کھوکھلوں میں سے
کسی نے اس کو خواہش کی کہ اسے حال میں دیکھ کر پوچھا
کیا نہ دیکھو تو الزلزلہ نے کہا کہ میں نے کبھی نہ دیکھا ہے
کوئی غیر محمدی صلیب نہیں جوتی کہ وہ اس کے انگو
کھٹنے کی وجہ سے بھی اس انگلی پر شہادت کی گئی ہے
پانی نہ ہے اس انگلی سے اس کے ہونے کو یاد کرتا تھا۔

جو کہ شرح بخاری ہیں "اسی روایت کے
ماتحت شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

[illegible]

نفا جس کی خدمت میں اللہ تعالیٰ نے نبی شیدا
فرمائی ۔ اگر وہ محمد بن عبد اللہ ہے تو کافر

ہوتے ہوئے خوشی کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی رحم نہیں رکھتا۔ تو مسلمان ہوئے
ہوئے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو اپنا آقا، علیہا اور مادی سمجھتے ہوئے ہو
آپ کے ساتھ شریعت کی خوشی کا اظہار کرے اور محافل میں داخل ہو کر پیارے آقا
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے فضل کلمات سنائے اور سننے کو یہ کہیں ملے وہاں کو
اپنے فضل و کرم سے کیوں شرفاڑے گا دیکھنا تو اسے گار۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ اسے اسی پر فرمایا ہے

دوستان را کجا کنی محسوم
تو کہ با دشمنان انفسد واری

شیخ عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ شیخ عبدالحق
علی الاطلاق علیہ الرحمۃ

محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اتوی اسی روایت کی شریعت میں فرماتے ہیں کہ:

تو دیکھنا مسلمانوں میں اہل موائید را نہ در شیب میل و آن ضرور
صلی اللہ علیہ وسلم سرور مملکت و بدل، موائید تا بینہ یعنی ابولہب کہ کافر بود
چوں ہر روز سید و انصہرت جزا دادہ شد تا حال مسلمان مملکت چہ بہت
در سرور بدل و پسے چہ باشد و کیجہ باید کہ از بدعتہا کہ عوام اہل احداث
کردہ اندازد یعنی ولادت محمد و منکرات خالی باشد:

و ترجمہ: اہل واقعہ میں میل و شریعت کرنے والوں کی وضع، میں جب کہ وہاں ضرور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیب ولادت میں خیر شریعت کرنے ہیں اور مال شریعت کرنے
میں، یعنی ابولہب، چہ کہ انہما جب حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور
نوندی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انہما دیکھتے تو ان مسلمان کا کیا حال ہو گا جو خوشی
میں محبت سے بھر پور ہو کر مال شریعت کرے اور دیکھتا شریعت کرتا ہے، لیکن چاہئے کہ
فصل میل و شریعت عوام کی پندہوں سے گھٹے اور خدام یا بھوں وغیرہ سے

خالی ہو۔ (مدارج الشیوۃ لاری جلد ۱۲ مطبوعہ دہلی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:-
وَلَا زَالَ أَهْلُ الْأَسْوَءِ يُصْغَلُونَ
اور اہل اسلام ہمیشہ غفلت میں مبتلا رہتے رہتے
يُصْغَلُونَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ
وَسَمِعُوا رَأْيًا مِنْ الشَّيْءِ مَطْبُوعِ دَہْلَوِي

عزیزت ابن جزری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ حافظ الی بیٹ علامہ ابو القاسم شمس الدین
شمس محمد ابن جزری علیہ الرحمۃ اسی روایت

کے تحت فرماتے ہیں کہ:-

فَمَا بَالُ حَالِ الْأَسْوَءِ الْمُؤَخَّرِ
وَيْتُ أَهْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَلَدُ
يَسْرُورٌ وَبَدَلُ مَا تَصَلَّ
لِأَهْلِهِ قَدْ دَخَلَتْ فِي حُجَّتِهِمْ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتُهُمَا إِنَّمَا يَكُونُ
جَزَاءً وَنِشَانًا لَكُمُ رَجُوعًا
يَذْخَلُ الْفَضْلُ الْغَيْبُ
جَنَّتِ النَّعِيصُ

پس جب کافر ابولہب ولادت کا خوشی کا اظہار
کرنے سے انکار کیا تو اس موقع مسلمان کا کیا
حال ہے تو آپ کا دلالت شریعت سے سرور ہو کر
آپ کی محبت میں ابوداود اس طاعت شریعت بھی
کرتا ہے، یہی وہاں کہ انہما اللہ کریم کی طرف
ہمسراں ہیں جو اہل ہو کر اللہ کریم اس
کو اپنے فضل شریعت سے بجا شریعت میں داخل
فرماتے گا۔

(زبد القای شریف جلد ۱۲ مطبوعہ بیروت)

خلفاء الراشدين علیہم الرضوان کا عقیدہ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
نے اپنی تصنیف لطیف الصنع کا بیان

علی العالم فی مولد سید و ولید آدم میں خلفاء راشدین علیہم الرضوان کے ارشادات
میں در شریعت کی فضیلت میں درج فرماتے ہیں جو کہ یہاں درج کیے جاتے ہیں:-

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَصَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَنْ الْفَقْرُ دَمْعًا خَلَّ قَسْرًا وَ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس
شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید شریف

مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ رَضِي فِي الْحَقِّ

قَالَ عَمْرٍو بَنِي اللَّهِ عَنْهُ مِنْ عَطْوِ
مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ أَحْبَبَا الْإِسْلَامَ

قَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَاتَ
أَلْفَقَ دَرَاهِمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّهَا
فِيهِ عَزْوَةٌ بَدِي وَجَنَّتِي

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَتَبَهَا اللَّهُ
وَنَجَّاهُ مِنْ عَقْلِهِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
سَبْعًا لَيْلًا وَبَدَا لَيْلًا مِنْ النَّبِيِّ
إِلَّا بِالْإِيمَانِ وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ
يَكُونُ حِسَابُ

پڑنے پر ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرے
ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے
میلاد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا
تعلیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے
میلاد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر
ایک درہم خرچ کیا گویا جنت میں
حاضر ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ درہم اللہ وخریر فرماتے ہیں کہ
میں نے میلاد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف
کا تعلیم کی اور میں دوزخ کا سبب بنا اور دنیا
سے ایمان کی دولت کے کہانے اور جنت میں
بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

و حضرت عمر رضی اللہ عنہ معبود استعمل

شیخ الاسلام ابن خلدون علیہ الرحمۃ نے غلط فہمیاں

علیہم الرضوان کے علاوہ اولیاء کا طریق اور
محققین علیہم الرحمۃ کے کئی فرمودات رد فرماتے ہیں۔
وَرَدُّكَ كَوْنًا فِي وَشَلْ جَبَلٍ أَحَدٍ
ذَهَبًا فَأَلْفَقْتَهُ عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نہجے بات پسند ہے کہ کاش میرے ہا
امید ہار کے برابر سونا ہوا اور میں اسے
جنور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر
خرچ کر دوں۔

مَنْ حَقَّقَ
حَضْرَتُ حَبِيبِ الدِّيَارِ
عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ الْكَافِيَّةُ
وَسَلَّمَ وَعَطَوْهُ قَدْرَهُ فَقَدْ كَفَّرَ
بِالْإِيمَانِ

سید احمد دینی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

الْمَوْلِدُ وَالْإِنْفَاكُ الرَّبِّيُّ تَعْلِيلُ
عَيْنَا الشَّوْهَا مَشْتَبِهٌ عَلَى خَدَّيْ
لِكَيْدِ قَدْرٍ وَخَلِّهِ فَصْلًا وَسَلَامًا
عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَدَحًا

علامہ قطبانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَلَا تَالِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَخْتَلِفُونَ
بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ وَاصْلُهُ
وَالْإِسْلَامُ وَيَعْمَلُونَ الْوَلَايَةَ
يَتَصَدَّقُونَ فِي رِيَالِهِ بِأَنْوَاعِ
الْقَصَدَاتِ وَيَقْلِبُونَ الشُّرُفَ
وَيُزِيدُونَ فِي الْبَرَائِيَةِ وَيَعْمَلُونَ
بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيمِ وَطَبَقِهِ
عَلَيْهِمْ مَنْ يُوَكِّلُهُ كُلُّ قَبِيلٍ نَجْمٍ
وَمَنَّا

جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف
کی مجلس میں حاضر ہوا اور اس کی
تعلیم و تکریم کی تو وہ ایمان کے ساتھ
کامیاب ہوگا۔

و حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
فرماتے ہیں کہ۔

عالم میلاد شریف اور دار جہاد سے اس
کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر شیخ پر مشتمل
ہیں جیسے حدیث، تفسیر، فرائض، احکام اور
ان کی تعریف۔
رقمہ اولیٰ عشرہ ص ۱۲۰ ملحد و مشرک

علامہ قطبانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے
میلاد مبارک میں اگر اسلام پھیلنے میں شریک کی جاتی ہے
کرتے چلتے ہیں اور ان دنوں جہاد میں شریک ہوتے ہیں
جو کہیں کرتے ہیں ان دنوں جہاد میں شریک ہوتے ہیں
اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں
کاموں میں جو جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں
کے جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں
اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں
کے جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں

أَمَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَشَوَّالٍ
عَاجِلَةٍ يُبْسِلُ الْبَغِيَّةَ وَالْوَاهِبَ
فَوَجَّهَ اللَّهُ أَمْرًا عَظِيمًا إِلَى
شَعْرِ مَوْلَاهُ الْبَارِكِ أَعْيَادًا -

(روایب الدین) ۱۵۳ م مطبوع مصر - زمان شریف ۱۵۳ م مطبوع مصر (ت)
علامہ قطب الدین علیہ الرحمۃ و آلہ السلام صاحب المدنیہ شریفین میں اور شیخ الحدیث ابن عساکر نے حضرت
دہلوی علیہ الرحمۃ کا مرقعہ بالستہ میں فرماتے ہیں۔
يَكُنْ مَوْلِيَهُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ
أَفْضَلُ مِنْ يَكُنْ الْقَلْبُ -
بہتر ہے۔

(روایب الدین) شریف ۱۵۳ م مطبوع مصر - زمانہ ۱۵۳ م
شیخ محمد طہار بن عثمانی محدث علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
فرماتے ہیں کہ۔

مُطَهَّرٌ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَالْجَوَاهِرُ
رَبِّهِ الْأَوَّلُ قَدَانَةُ شَعْرِ أَوْسَدَ
بَارِطِلَاوُ الْخَبِيرِ يَنْفَعُ عَاجِلًا -

درج انوار مجرم ۱۵۳ م مطبوع مصر (ت)
علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر
محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
فرماتے ہیں کہ۔

جَعَلَ لِي قَسَمٌ مَوْلِيَهُ جَعَلْنَا
فِي الشَّارِبِ سَكْرًا وَمِنْ الْفَوَاحِشِ
مَوْلِيَهُ وَدَعَاكَ الْخُصْفَةُ أَفْضَلًا
اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ شَائِقَاتِ

مَشَقَّة -
فرمانیں اور ان کی شہادت قبول ہوگی۔

(روایب الدین) ۱۵۵ م مطبوع مصر (ت)

نواب صدیق حسن بھوپالی کی شہادت
ابن خیر مقلدین حضرت کے چند اور
شیخ الاسلام اب صاحب صدیق حسن بھوپالی
کی گرامی پیش کی جاتی ہے تاکہ مستحقین سب کو شہادت اپنے عقائد نظر میں فرما سکیں۔
نواب صاحب فرماتے ہیں۔

"اے حضرت کے سیلا کا حال سب کو فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا
کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔" (الامانة المعبرہ ص ۱۶)
نواب صدیق حسن بھوپالی ہی قطار ہیں کہ۔

"اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوت
یا ہر باد میں احترام اس کا کر لیں کہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ میرت و
سمت و دل و دوی و ولادت و وفات آنحضرت کا کر لیں پھر اپنا دین جی لائق
کہوں گی خالی نہ چھوڑیں۔" (الاشارة ص ۱۶ ص ۱۷)

بظاہر یہ کہ کام اور دوا اہمیت نواب صدیق حسن بھوپالی نے تو سب لادانی علی اشد
تذکرہ پر شری کرنے سے واسطہ رکھ کر قانونی دست فرمایا۔ اب خود ہی اہمیت حضرت اور
دوبند کی عظمت اپنے عقیدہ باطل پر غور فرمائیے۔ کیونکہ "الاضمانۃ المعبرہ" وہ کتاب ہے جس کو
دوبند کی کتاب کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب قانونی نے تصنیف فرمایا ہے۔
دوبند کی اکابر کے پیشہ اجابی امداد اللہ
حاجی امداد اللہ صاحب بزمی کا فرمانی

"مشرک فیکر کا یہ ہے کہ مثل مولوی صاحب شریک بنوایں بلکہ تفریق برکات
بسمو کو مشتق کرنا ہوں اور قیام السلط و ملت بنانا ہوں تاکہ نصرت شریک و مولوی ہوں۔"

الْغَنِيِّ وَالْفَرِيضِ

کروں یا بھولت کر۔

مشکوٰۃ شریف منشا: اختراع علامت نورس ۱۵۰ مکتبہ شریف ۲۰۰
جلد ۲۴۲ نسائی شریف ۲۴۲

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

اِذَا صَلَّيْتَ مِنَ الشُّعْرِ ثَلَاثَةً اَبَايَكَ

روز سے روز کہ ہر پہر کی تیسری اور چوتھی اور

عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

پندرہویں کو۔

مشکوٰۃ شریف منشا: جامع ترمذی جلد ۱۵۸ نسائی شریف ۱۵۸

پس قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہلحدیث اہلسنت و جماعت

نہیں ہیں۔

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات و مَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ میں اولیاد اللہ کی

ادراج کو ایصال ثواب کرنے والے جو لوگوں کی شاعری کے تمام قرار دیتے ہیں اہلسنت و

جماعت بخوبی اور وقت ذبح کی قید رکھ کر کیا کہ کوسال قرا دیتے ہیں۔

قرآن پاک میں یہ مضمون چار مقامات پر بیان ہوا ہے جس سے سب تقابیر

کے تفسیر درج کی جاتی ہے۔

امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

وقت کہتے ہیں اسے اس وقت کہتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلُ بِهٖ يَغْبِرُ اللّٰهَ

یہ آیت کو کلام اللہ اور وہ لوگ کہ اس کے

یہ ناس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ نووی علیہ الرحمۃ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے متعلق روایت نقل فرماتے ہیں کہ :-

وَدَعَالَهُ -
اِذَا جَمَعُوا الْقُرْآنَ فَجَمَعَ اَهْلُهُ

(کتاب انوار العلوم ص ۴۷ مصری، ج ۱ الفہام ص ۲۷۹ لابن قیم)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

بعض روایات آید است کہ روح میت سے اید خانہ خود را

شب محمود پس نظر می کند که تصدق کنند از او می یابند

و ترجمہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح اپنے گھر جمعہ کی رات کو آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں؟

اشعة للغات شرح مشكاة في تراث متشابهة علماء مطبوعه نو كمشور

امام شرفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام شرفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

عید کے روز یا عاشورہ کے روز یا شب عاشورہ یا جمعہ کے روز یا جب کا پہلا جمعہ مائتدہ شعبان کی رات کے

فَيَقُولُونَ عَلَى الْبُيُوتِ بَنُو إِسْمَاعِيلَ وَنَقُولُ أَنْ ارْجِعُوا إِلَىٰ آبَائِكُمْ

فَإِنَّ هَذِهِ النَّبِيَّةَ بِصَدَقَةٍ أَوْ نَقْمَةٍ - مُرَدِّسِ اِبْنِ قَبْرٍ

نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہیں اس رات صدقہ و خیرات یا روٹی سے

۴) پیر کرم خرد۔ (دقائق الاخبار ص ۷۷)

الحدیث اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

يا شيخ عبد القادر حيا في شيا الله

دیوبندی و دینی حضرات! یا شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ یا اللہ کو شکر کہ
کہتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت یا شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ شیخ اللہ کہنے کو جب ستر
قرار دیتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا

اور شکر اور سیریز گاری پر ایک دوسرے کی

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ
وَمَا تَدْرِي لَكُمْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامِ

(پ ۵۷)

هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِتَضَرُّعٍ وَبِالْغُمُزِ

(پتھ ۳)

فَإِنَّهَا النَّبِيُّ حَيْثُ اللَّهُ وَمِنْ

اِسْتَعَاذَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ اِسْتَعَاذَ تہیں ہے۔ اور یہ جتنے مسلمان

(پ ۱۰ ع ۳)

انبیاء کرام علیہم السلام شرک سے باز رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نبی نہ خود شرک کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسکی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی مخلوق خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے۔

جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔

مَنْ اَتَاَنِى بِاللّٰهِ
اِنَّهُ كَلِمَتِىْ مِىْ رِىْءِىْ مَدْرُكُنِىْ وَاللّٰهُ كُنْ يَكُنْ
تو حواریوں کا جواب قرآن کریم میں ان الفاظ میں درج ہے۔

قَالَ اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ يَحْيٰى اَنْتَ سَمِعْتَ اللّٰهَ
حواریوں نے کہا ہم مدد کریں گے اللہ کے
دین کی مخلوق میں سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے بوجھ اٹھانے والے اور مددگار کے لیے عرض کیا۔ اور اس میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا نام عرض کیا۔

قَالَ اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ يَحْيٰى اَنْتَ سَمِعْتَ اللّٰهَ
اور میرے لئے فکر دلوں میں سے ایک ذریعہ بنو
اگرچہ اللہ دیکھ آ رہا ہو۔ وہ کہن بیرونہ انسان سے میری کمزوری کو (چلائے گا)

دونوں انبیاء کرام علیہم السلام سے مخلوق میں سے مددگار ہونے کا ثبوت عیاں ہے۔ اگر شرک ہوتا تو کبھی بھی مخلوق سے مدد نہ مانگتے۔ اگرچہ آیات قرآن میں باذن اللہ راعی دینی کا نظر نہیں مگر یہ اہل علم کا فرض ہے کہ وہ عوام کو بتائیں کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔

جیسا کہ اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ يَحْيٰى اَنْتَ سَمِعْتَ اللّٰهَ سے عیاں ہے۔ اور باذن اللہ اور بطور الہی مخلوق میں سے بھی مددگار ہیں۔ جیسا کہ مندرج بالا آیات طبیقات سے عیاں ہے۔ گرد و پندہ

وہابی اس تقریر کو پیش کرنے بغیر شرک شرک کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمان کو پریشان کر کے ملک کی فضا کو بھی گھڑ کرتے ہیں۔ جو کہ اسلامی اور اخلاقی لحاظ سے مجرم ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا مخلوق سے مدد مانگنا تو ایک طرف رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خود جبرائیل اور صالح مومنین کا مددگار ہوتا بیان فرمایا ہے۔

قَالَ اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ يَحْيٰى اَنْتَ سَمِعْتَ اللّٰهَ
تو ہے ملک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل

صَالِحُ الْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ
خَلْقِ كُلٍّ مِنْهُمْ
اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے تیسرے پارے میں جبریل علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

وَ اَتَيْنَا عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ الْوَحْيَ
وَاَتَيْنَا نُوْحًا بِالْقُدُسِ ط
اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو مکمل نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔

(پ ۳ ع ۱)

روح القدس جبریل امین ہے۔ جو کہ فرشتہ ہے۔ بلکہ معلم الملائکہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اگر مخلوق کا مددگار شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی مجبورانہ اظہار نہ فرماتا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں۔ اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درباری نعمت خوان ہیں۔ جب بارگاہ نبوت میں انہوں نے اپنا قصیدہ نعت پیش کیا۔

سید رسول۔ سرور عالمیان بسبیل لاسکان۔ دسیار یکسان حضرت محمد مصطفیٰ اعظمی الصلوٰۃ والسلام نے خوشی میں ان کو ان کے لئے جو دعا فرمائی۔ وہ بھی مسکرتی اہلسنت

دعاجات کے مقیدہ کی حمایت کا یقین ذیل ہے۔ وہ دعا عینہ جلیہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَوْحَ الْقُدُسِ اِنَّ رَوْحَ الْقُدُسِ کَلِمَہٗ رَازِی
امام المفسرین، فخر الدین رازی

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں قَدْ اِذْ قَالَ رَبُّکَ رَبِّکَ عَلٰی الْمَلَائِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ

فِی الْکَوْکُبِ خَبْرٍ خَفِیْفَہٗ۔ آیت کبیر کے تحت سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت درج فرماتے۔ کہ جو جھگ میں چھنس جاتے تو کہے۔ اَعْلَمُوْا

عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ کَلِمَہٗ خَفِیْفَہٗ۔ اللہ کے بند و میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ قاتلین کرام :- آیات طیات اور اعدائے شریعت کی دشمنی میں مخلوق سے مدد مانگنے

کا ہوا واضح ہے۔ حضور سیدنا حضرت اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مقرب ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں ہوگا۔ جب واقعی وہ مقبول ہیں۔ تو پھر ان کو مددگار سمجھنا اور مدد کے لئے پکارنا کسے شرک ہوگا۔

دیوبندی وہابی حضرات سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارنا چاہیے۔ بلکہ اللہ کے سوا کسی کو پکارنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ لیکن ان بچاؤں کو اتنا ہی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود لوگوں کو پکارا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں متعدد مقامات میں ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**۔ اسے لوگو! یہ ظاہر ہے کہ لوگوں میں مسلمان بھی ہیں۔ اور کفار بھی ہیں۔ اور حرف نہا، یا ہے پکارا جا رہا ہے۔ دیوبندی وہابی ادیانہ کو پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ تو تمام لوگوں کو پکار رہا ہے۔

قرآنی حکم میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اسے ایمان والو۔ اس میں تمام مومنوں کو یا ہے پکارا ہے۔ جن میں مشرک و بدعات و غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ سرور عالم نور محمد شیخ معتمد علیہ علیہ السلام نے اپنی پوری امت کو پکارا ہے۔ فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ** امت میں غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ سرور عالم باقلا سے مدد مانگنا اور نہاد کو نانی یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پکارنا کسے کا ہوا عیاں ہے۔

امام فخر الدین رازی۔ علامہ قازن۔ علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ مفسرین کرام کا عقیدہ
تحت فرمایا ہے کہ **الْأَشْكَاءُ كَالْأَسْمَاءِ فِي دَفْعِ الْفَوَاسِقِ وَالظُّلُمِ جَانِبًا**
دفع ضرر اور دفع ظلم کے لئے لوگوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
جو کہ دیوبندی وہابی اور اہلسنت و جماعت
حضرات کے نزدیک مستند شخصیت ہیں۔

انہوں نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں **إِنَّا لَنَعْبُدُكَ يَا كَلَّا لَنَسْتَعِينُ** آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس فرق کو نمایاں بیان کیا ہے جس سے ہر قسم کے شبہات اور شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ تفسیر پیش خدمت ہے تاکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ بھی واضح ہو جائے۔

وایضا باید فهمید کہ استعانت از غیر یوحہ کہ اعتماد بران غیر باشد و اورا منظر ہر ان الہی تبارک و تعالیٰ است و اگر التفات محض بجانب حق است و اورا کیے از مظاہر عن دانستہ و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت اور تعالیٰ در آن نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید و اورا عرفان نخواہد بود و در شرح نیز جائز و رواست انبیاء و اولیاء میں نوع استعانت بغیر کردہ اندر حقیقت میں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بھمت حق است لا غیر۔ یہاں سمجھنا چاہیے کہ غیر خدا سے اس پر پھر مدد کرتے ہوئے اور اسے مظہر امداد الہی نہ جانتے ہوئے مدد مانگنا حرام ہے۔ لیکن اگر باطن حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو تو ان سے مظہر ذات الہی جانتے ہوئے اور اسباب و حکمت الہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر غیر خدا سے ظاہری امداد طلب کی جائے۔ تو یہ بعید از عرفان الہی نہیں۔ یہ امر شریعت میں بھی جائز اور روا ہے۔ اس قسم کی استعانت بغیر نہیں بلکہ استعانت بحق تعالیٰ ہے۔ (تفسیر عزیزی فارسی محدث مظہر دہلی)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والقبور اذ الشوق کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ بعضے اولیاء اللہ مرا کہ امر خارج کھیل و ارشاد الہی نوع خود گردانیدہ اندر میں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و بعض اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بعض اپنے بندوں کی ہدایت و ارشاد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ان کو

استغفرانی انہما بجمہ کمال وسعت
تدارک انہما مانع توجہ بایں سمت نمی
گرد و ادیسیمیل تحصیل کمالات باطنی
درا نہا ہے نمائندہ وارباب حاجات و
مطالب حل مشکلات خود از انہما ہے
طلبد دے یا بند و زبان حال دران
وقت ہم مترجم بایں مقالات است
من آیم بجاں گرفتار آئی ہر تن۔
بھی کہیں۔ اور زبان حال سے یہ گیت گاتے ہیں۔

من آیم بجاں گرفتار آئی ہر تن
اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔
(تفسیر غزنی)

یہ قرآن وحدیث سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر متکثرین
الحدیث سے الگ ملتے دھماوتے نہیں ہیں۔

گیارہویں شریف

مسند گیارہویں شریف پر مدلل کتاب ہے۔

وَمَا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّ اللَّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
تعمیر کے حوالہ جات سے بحث کی گئی ہے۔ نذر ماننا ایصال ثواب کرنا
ختم قرآن پاک، کھانا سننے، کھانا پینا، کھانا کرنا اور جلیل المرتبت
محدثین سے گیارہویں شریف کا غزوت ۱۶۹ مسند کتب سے درج کیا
گیا ہے۔ قیمت ۷۵ روپے صرف

اذان کے پہلے اور بعد زود شریف پڑھنا

دیوبندی حضرات! اذان کے بعد یا پہلے درود شریف پڑھنے کو بدعت
کہتے ہیں۔ اور اس کو سختی سے بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں نیز درود شریف
پڑھنے کو جائز قرار دینے والوں پر طرح طرح کے فتوے چپا ل کرتے ہیں۔
السنن وجماعت حضرات اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کو جائز قرار
دیتے ہیں۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ درود شریف پڑھنے پر کوئی پابندی اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول قبول سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لگائی کہ تلاوت وقت پڑھنا چاہیے۔

فَرَأَىٰ بَارِئُ تَعَالَىٰ عَامٍ بِرَءٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا عَلَيْنَا
وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا (۴)

اس ارشاد رب تعالیٰ میں صَلُّوا اور صَلِّمُوا احکم ہے مکرر اور سلام پڑھو۔ وقت
کی پابندی نہیں جب اللہ تعالیٰ نے پابندی نہیں لگائی اور نہ ہی اللہ کے رسول پاک سلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوئی پابندی لگائی ہے۔ تو دیوبندی پابندی لگانے والے
اور فتوے لگانے والے مروجہ اذان اور اللہ کے رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
مخالف ہوتے۔

ارشاد محبوب ربی تعالیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم | مستند عبداللہ بن عمر بن
الاعص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول پاک سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ
مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ قَائِمًا
مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
جب تم کوئی آواز کو سنو۔ تو جو کچھ
اُس نے کہا ہے وہی کہتم بھی کو پھر چھ پر
زود شریف پڑھو۔ پس جو شخص چھ پر ایک

اُمِّ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
 اَلْاَذَانِ وَ اَلْاِقَامَةِ۔ (اعانتہ الطالبین ص ۱۶۶) اور مستحب ہے۔
 قارئین کرام! سنت محمدیہ اکبر علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں بھی ایمان سے قبل درود سلام
 پڑھنا بلاشبہ جائز اور مستحب ہے۔

پس مندرجہ بالا روایات سے افسوس اس ہے کہ اذان کے بعد یا پہلے درود شریف
 پڑھنے کو بند کرنے کی کوشش کرنے والے یا بیکار کرنے والے اور اس کو بدعت و حرام
 کہنے والے دیوبندی و ابلیہ سنت و جماعت نہیں ہیں۔

انگوٹھے چومنے کا ثبوت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکرار نام نہانی ایم گرامی مسکرو دیوبندی و ابلیہ حضرات
 اذان کے وقت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اُنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ انگوٹھے چومنا بدعت اور حرام
 قرار دیتے ہیں۔

السنّت و جماعت اذان کے وقت رسول پاک علیہ افضل الصلوة والسلام
 کا نام نہانی ایم گرامی مسکرو درود شریف پڑھنا اور انگوٹھے چومنا مستحب اور جائز قرار
 دیتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اعطرتیہ نبی پاک صاحبِ ولولہ

علیہ افضل الصلوة والسلام کی حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ
 قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں نے
 مِنْ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہنے سے اسے مسکرو اور چومنا چاہئے ہر نبی
 علیہ افضل الصلوة والسلام

وَكَاذِبُ بَشَرِكُهُ لَمْ يَسْمَعْ عَلَى عَيْنَيْهِ
 كَسْرِي رَبِّكَ يَا اَيُّهَا الصَّالِحُونَ
 يَكُنْ شَفَاعَتِي وَكَوْنْ عَامِلِيَا
 (الزواج العطر ص ۱۷۱)

حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ
 اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ

اَنْ اَدْعُوْا عَلَيَّ اِلَّا تَوَاسَّطَا
 اِلٰهِي لِقَاؤِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَيْثُ كَانَ فِي الْبَيْتِ فَادْعُوْنِي اللهُ
 تَكُنْ اِلٰيَّ اَيُّهُم مِّنْ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْبَيْتِ اَلَّذِيْنَ فَسَّالَ يَسْأَلُ يَسْأَلُ مُحَمَّدٍ
 صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَانَ
 فِي الْبَيْتِ فَادْعُوْنِي اللهُ تَعَالٰى اَللّٰهُ
 فَعَمَلُ اللهِ التَّوْحِيْدُ لِلَّهِ كَسَدَقَ
 فِيْ اَصْبَحِيْهِ الْمُسْتَحَقَّةُ مِنْ كَلِمَةٍ
 اَلَيْسَ فَيَسْبِقُ ذَلِكَ النَّوَسُ وَلِيْلَكَ
 سَمِعْتِ تِلْكَ اَلَا صَبَحَ مُسْتَحَقَّةُ
 كَمَا فِي التَّوْحِيْدِ اَلَّذِيْ اَوْ اَظْهَرَ
 اَللّٰهُ تَعَالٰى جَمَالَ كَلِمَةٍ فِيْ حَقِّهَا
 قُلْتُ رَاَيْتُهَا اَمَلًا مِّثْلَ الْاَلِفِ
 فَقَبِلَ اَدَمُ طَهَّرَ رُؤْيَا اَيُّهَا اَمِيْنُ

جس کا کہنا کہ میں نے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ
 وسلم کے جمالِ مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام
 کے دونوں آنکھوں کے ناخنوں میں آنکھوں

مَسَّحَ عَلَى عَيْنَيْهِ قَصَاصًا مَسَّحًا
لِيُخْفِيَ بَصَرَهُ فَلَمَّا أَخَذَ بِحَبِيبِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذِهِ الْقِمَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ مَسَّحَ بِإِسْحَاقَ فِي الْأَذَانِ فَقَدْ
طَمَسَ عَيْنِي (تفسير البیان ۲۳۹)
عَيْنَيْهِ كَذَلِكَ وَابْدَأَ -

(تفسیر روح البیان ۲۳۹)
مطہرہ بیروت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

در محیط آوردہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
درآمد و نزدیک ستون جنبشت و صدیق
رضی اللہ عنہ در برابر آن حضرت نشست بود

جلال رضی اللہ عنہ بر فراغت و اذان گفت
فرمود چون گفت اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو تاقن ابواسمیں خود را
برہر دو چشم خود نہادہ گفت حَقُّهُ عَيْنِي
يَكُنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ چوں جلال رضی اللہ عنہ
فادع شدہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمود کہ یا ابوبکر ہر کہ بکند چہنیں کہ تو کردی
خدائے بیامرزد گناہان جدید و قدیم اور اگر

فی طرح ظاهر فرمایا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام
نے اپنے دونوں آنکھوں کے ناخنوں کو چوم
کہ آنکھوں پر پھیرا۔ پس یہ سنت ان کی
اولاد میں جاری ہوئی پھر جب جبریل امین
علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا۔ جو
شخص اذان میں میرا نام منے اور اپنے
آنکھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر
ملے۔ تو وہ بھی اندھا نہ ہوگا۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور
معروف تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ
محیط میں لایا ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور ایک ستون
کے قریب بیٹھ گئے حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔
حضرت جلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اذان دینا
شروع کر دی جب اشہلان محمد رسول اللہ کہا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے
دونوں آنکھوں کے ناخنوں کو چومے دونوں آنکھوں
پر کیا اور کہا حَقُّهُ عَيْنِي يَكُنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جب
حضرت جلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ
ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بعد بودہ باشد اگر خطا۔

(تفسیر روح البیان ۲۳۹)
مطہرہ بیروت

ابو الوطائب محمد بن علی مکی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حضرت شیخ امام ابو الوطائب محمد بن علی مکی
رفع اللہ درجاتہ و درجۃ القلوب روایت کرے
از ابن عیینہ رحمۃ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ السَّلَامُ
دستِ بلام۔ مسجد درآمد و در محرم و ذی الحجہ
نماز جمعہ اور آفرودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار
گرفت و ابوبکر رضی اللہ عنہ بلکہ ابواسمیں چشم
خود را مسح کرد و گفت حَقُّهُ عَيْنِي يَكُنْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ چوں جلال رضی اللہ عنہ از
اذان قرائتی روئے نمود حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اسے ابوبکر ہر کہ
جو دعا بخواند تو گفتی از روئے شوق بقائے من
و بکند آنچه تو کردی خداست در گردن گناہان
و مرا آنچه باشد فرود کہن خطا و عہدہ دہان
و آشکارا۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۳۹ مطہرہ بیروت)
نے کیا ہے۔ وہ کہے (یعنی آنکھوں کو چوم کر آنکھوں پر کرے اور قرآن پڑھے یا رسول اللہ کہ)
تو خدا تعالیٰ اس کے تمام گنہوں اور پست کاریوں اور باغی گناہوں سے درگزر فرماتے گا۔

علامہ شمس الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فرمایا کہ اسے ابوبکر ہر کہ
تم نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں
کو بخش دے گا۔

امام ابو الوطائب محمد بن علی مکی علیہ الرحمۃ
قوت القلوب کے حوالے سے ترجمۃ التفسیر علامہ اسماعیل
حقی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

حضرت شیخ امام ابو الوطائب محمد بن علی مکی
رفع اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو بلند فرماتے
اپنی کتاب قوت القلوب میں فرماتے ہیں۔
کہ ابن عیینہ روایت فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا
علیہ السَّلَامُ نماز جمعہ اور آفرودہ فرماتے کیلئے
دس محرم کو مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔
ایک ستون کے نزدیک جہزہ آفرودہ ہوتے
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں
آنکھوں کے ناخنوں کو چومے ابوبکر پر پھیرا۔
اور قرآن پڑھا یا رسول اللہ کہا۔ جب
حضرت جلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ
ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اسے ابوبکر جو کچھ تم نے کہا ہے۔
میری محبت میں جو بھی کہے اور جو کچھ تم
نے کیا ہے۔ وہ کہے (یعنی آنکھوں کو چوم کر آنکھوں پر کرے اور قرآن پڑھے یا رسول اللہ کہ)
تو خدا تعالیٰ اس کے تمام گنہوں اور پست کاریوں اور باغی گناہوں سے درگزر فرماتے گا۔

علامہ سفادی نے دہلی کے حوالے نقل
فرمایا ہے کہ خلیفہ اسحاق امیر المؤمنین سنیہ نا

ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مؤذن کا اُٹھنا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: مَنْ قَالَ طِبًا أَوْ قَبِيلًا بَابِلَ أَوْ كَلْبًا...

قَالَ طِبًا أَوْ قَبِيلًا بَابِلَ أَوْ كَلْبًا... اس کے لئے میری شفاعت مٹا کر دی جائے گی۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بچے کو سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حَيًّا يَسْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ لِقَوْلِ... اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ حَيًّا يَسْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ لِقَوْلِ...

حضرت حفصہ علیہ السلام کا عقیدہ

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

مشائخ عراق علیہم الرحمۃ کا عقیدہ

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

جب انھوں نے چوم کر انھوں پر بیوسے سو درود مشرب فرمائے۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

انہوں نے فرمایا کہ:

وَأَعْلَمُوا أَنَّهُ كَيْفَ حَبَّبَ أَنْ يَقَالَ عَمَّنْ... اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ حَيًّا يَسْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ لِقَوْلِ...

(شامی شریف ص ۳۳۷ ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

امام تہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

امام تہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ (مسند احمد ج ۳ صفحہ ۳۷۷)

حیات النبی ﷺ

یہ پنداری اور اہل بیت نبوی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات النبی کو
کہا جاتا ہے۔ یہ دہاں سنت و جماعت حیات النبی تسلیم کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لِقَائِهِمْ يُقْسِلُ فَا
سَبِّحِ لِلَّهِ أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

اور جو خدا کی راہ میں مارے جانے
انہیں مر رہا ہو مگر وہ نہ سمجھ رہے ہیں۔
وہی تمہیں خبر نہیں۔

(پہ۔ ۲۴)

علامہ ابن حجر عسقلانی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَأَمَّا مَا كُنْتُ فِيهِ فَمَا يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بات ثابت ہو گئی کہ شہید ہو گئے تو
اور یہی عقل سے بھی ذہل کا نتیجہ ہے
تو وہ انبیاء کرام علیہم السلام میں کا دور
افضل میں اللہ جل جلالہ کے ساتھ ہے اور ان حیات بطریق الیٰ نبی ہو گئے
یعنی عبادی شرح جمیع البندی ص ۱۰۰

وَأَمَّا مَا كُنْتُ فِيهِ فَمَا يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ

اور ان سے پوچھو کہ تم نے اس
پیغمبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سوا کچھ اور خدا تعالیٰ کے نبیوں
کو دیکھا ہے

یہی آیت کے متعلق یہودی ہی حضرت کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب
تفسیر مولوی تاج الدین صاحب رقم ۱۰۰

اس آیت کی تفسیر میں علامہ تفسیر نے یہ فرمایا ہے کہ
يَسْتَعِدُّ لِكُلِّ شَيْءٍ وَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ عظیمی نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے انبیاء علیہم السلام
کی حیات پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ جو لوگ مر گئے ہیں ان سے کسی بات کا پوچھنا یا دیکھنا
کا حکم دینا بہر دست نہیں ہو سکتا تمام مشرقی قرآن حکیم نے یہی تفسیر اور ترجمہ فرمایا
ہے۔ چند تفسیر کے حالات درج ہیں۔

تفسیر درمیان جلد نمبر ۶ ص ۸۸ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۲۵ ص ۸۹
المجلدین جلد نمبر ۸ ص ۸۸ شیخ زادہ مفتی حاشیہ بیضاوی جلد نمبر ۲ ص ۲۸۔ علامہ نقاشی مری
حاشیہ بیضاوی جلد نمبر ۲ ص ۲۸ (درست کائنات ص ۲۸)

رسول معظم، نور محمد، نبی مکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

أَمَّا مَا كُنْتُ فِيهِ فَمَا يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
مِنْ حَيَاتِهِ الْقَوْلُ فَايَهُ يَكُونُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ

وہ شب معراج میرا گذر حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے قریب سے ہوا میں نے دیکھا
کہ وہ اپنی قبر میں سرخ رنگ کے تیل کے
سینے کی طرف تھک رہے ہیں۔

یہی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام و علیہم
الرضا ان کہ ایک جماعت تھی کہ آپ نے فرمایا کہ میں کوئی اور نبی نہیں ہوں بلکہ
میں ان میں سے ہوں کہ وہ لکھتے ہیں اَللّٰهُمَّ قَدْ نَبِّئْتُ كَذِبًا رُبِّهِمْ
حضرت ابوالدرداء حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
رضی اللہ عنہ کا عقیدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ
أَكْبَرُ مَا سُبِّحَ لَهُ

چند روایت سے جمع کے درود و دعا پڑھا کر
کہ وہ مشہور ہے اس درود کو حاضر ہوتے
ہیں جو کچھ چاہتے ہیں کہ وہ دیکھ سکیں۔

يُصْنِي عَلَى الْأَعْرَافِ عَلَى
صَلَاةٍ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهَا النَّارَ
تِلْكَ ذَلِكِ الْوَيْتِ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ خَشَرُهُ عَلَى الْإِسْمِ
أَنْ تَأْخُذَ أَصْدَاءَ النَّبِيِّ وَفِيهِ
الَّذِي يَنْزِعُ

تو مجھ پر اس کا وہ دیرپیش کیا جاتا ہے
 جس کا کہ وہ درود و سلام سے قاصر
 ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا، حضرت موت
 کے لئے یہی سنیں گے تو آپ نے فرمایا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر دنیا پر امام
 کے جہانم کو کھانا عالم کے دیانے میں
 پرستی فرمنا ہے اس کو مرنے دیا جاتا ہے
 و قار الفار الفار ہو۔

ابن ماجہ حدیث ۱۹، نیل الاوطار ص ۲۱۰ ج ۳

جلالہ آباد خیرام صدقہ ۱۹۷۷ء

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ
کا عقیدہ

فَاثْبُرُوا عَلَىٰ مِنَ الْمَقَالَةِ

صَلُّوْا عَلَيَّ مَغْرُورَةً عَلَيَّ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْبُدُكَ

صَلُّوا تَعْبُدُوا وَفَدَّ السَّيْرَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّهُ يَكْفُلُ الْمُؤْمِنِينَ

حلا للانجام شد و الصلوة والسلام بعد و جامع صغير و مدرج النوبة فارسي ۱۲۰۰
 علامہ بدر الدین بنی تثنیٰ حافظ الدین بنی تثنیٰ امام بدر الدین بنی تثنیٰ علیہ الرحمۃ فرستے
 علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ہو کہ

صَحَّ عَنْهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ
فَتَقْطَعُ مِنْ جَمَلَةِ هَذِهِ الْقِطْعِ
بِأَنفُسِهِمْ وَخُذُوا أَسْمَاءَ مُحَمَّدٍ لَدُنَّكُمْ

فَيُحْصَلُ الْبَعْدُ اِبْرَاقُ الْاَنْبِيَاءِ
 اَنْتَا لَوْ فِي قُبُورِهِمْ لَمْ يَكُنْ
 لَهُمْ سَكَنٌ مَسْكُوتٌ
 حُصِّلَتْ عَلَيْهِ
 (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۲۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 کا عقیدہ
 انبیاء مرجات تھے و دنیاوی است نہ ہجرت و بقائے ارواح۔

(الدرج البزۃ قادی ص ۱۲۱)

شیخ عقیق دایہ رحمتہ اپنی دوسری تصنیف لطیف تکمیل الاایان میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 انبیاء علیہم السلام کو موت نہیں وہ زندہ اور باقی ہیں، ان کے واسطے وہی ایک مورت
 ہے جو ایک دفعہ پہلی سانس سکھ بعد ان کی رو میں بدن میں فرمادی جاتی ہیں، اور چوتھا
 ان کو دنیا پر ترمی برمی عطا فرماتے ہیں۔ (تکمیل الاایان ص ۱۲۱)

مولانا شامی حنفی علیہ الرحمۃ علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کَالْعَشِيرَةِ
 اَنْتَا لَوْ فِي قُبُورِهِمْ لَمْ يَكُنْ
 لَهُمْ سَكَنٌ مَسْكُوتٌ
 حُصِّلَتْ عَلَيْهِ
 (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۲۱)

مولا علی قاری علیہ الرحمۃ الشافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَاَنْتَا لَوْ فِي قُبُورِهِمْ لَمْ يَكُنْ
 لَهُمْ سَكَنٌ مَسْكُوتٌ
 حُصِّلَتْ عَلَيْهِ
 (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۲۱)

عَنْ النَّعَامِ وَالشَّارِبِ كَالْاَنْبِيَاءِ
 ۲۰ مَرَلَا مَوْتٌ فَيَسُو
 (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۲۱)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
 رحمتہ للعالمین

دیوبندی اور غیر مقلد احمدیت حضرات کے کیا کہ عقیقہ ہے کہ فقہ حنفیہ تعلیمین
 حقیقت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء
 ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوئے ہیں۔

الاسلمت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونا سرور کائنات
 علی افضل الصلوٰۃ والسلامیت کا ہی خاص ہے۔ ان کے علاوہ رحمت للعالمین کوئی بھی نہیں۔
 اللہ تعالیٰ کا فضل مان ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً
 وَنَعْلَمُ لَكُمْ (پ ۱۷ ع ۱)

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً
 وَنَعْلَمُ لَكُمْ (پ ۱۷ ع ۱)

قَدْ يَأْتِيهِ الْاَنْفُسُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
 اِنْ يَكُونُ قَوْلُكُمْ (پ ۱۷ ع ۲)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ
 کہ ان کی قوم کی طرف

کہ ان کی قوم کی طرف

مبعوث ہوا رہا۔ اور میں سارے لوگوں
 کا حکم۔ (حکوتہ شریف ص ۵۷) کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔
 اُنہیں اُنہی کے حکم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
 (حکوتہ شریف ص ۵۷، اختصار لغات فارسی ص ۲۹۹) جمع مسموع شریف ص ۱۱۹
 قاری نے کرام: یہ جب اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے رسول صرف رسول آخر الزماں
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں تو حجتہ للعالمین، صرف سارے جہانوں
 کے لیے حجت انہی کا ہی خاصہ ہے۔ اور کسی کا خاصہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا دیوبندیوں
 اور دہلوی اکابر کا عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اس لیے وہ اہل سنت و
 جماعت نہیں ہیں۔

حاضر و ناظر

دیوبندی اور اہل حدیث غیر مقلدین نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حاکم و ناظر سمجھا کر کر قرار دیتے ہیں اور اہل سنت و جماعت اس کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا أَنزَلْنَا لَكُمُ الْفُرْقَانَ
فَاتَّبِعُوا هُدَايَ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ
رَدَّوْا إِلَى اللَّهِ يَدِينُ أُمُورَهُمْ
مُنْذِرًا (پطالع ۳)

اسے قرآن کی خبریں بتاتے والے نبی
جسک ہم نے نہیں بھیجا حاضر و ناظر
اور جو خبری حقیقت اور فرشتہ ادا کرتے
کی طرف اس حکم سے بلاتا اور حکم دیتے
والا آیت ہے۔

شہاد کا معنی حاضر و ناظر ہے۔ کیونکہ شاہ شہود اور شہادت سے مشتق ہے۔
مفرد است، انا م راتب میں ہے۔

شهود اور شہادت کا معنی حاضر
ہونا مع مشاہدہ بصر یا غیرت

أَوِ الْبَصِيرَةِ .

کے ساتھ۔

مقررات ۲۴۴ مطبوعه مصر

تفسیر کبیر: روح المعانی، مدارک، الاستعداد، بیضاوی، شکل اور حلالین میں ہے۔
 کہ آپ کا شاہ بہرہ نمان کے لئے ہے جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تفسیر
 ہمارے شریعت کی عبارت میں شریعتِ محمدیہ ہے۔

آپ کو ہم نے حاضرِ ناظر بنا کر
 بھیجا ان پر ہم کی عزت آپ
 پہنچے گئے ہیں۔

صحیح مسلم شریف | میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اُس سبب اِنی الخلق کافہ
(یعنی مسلمانوں کا)

میں اُن کی تمام مخلوق کی طرف سے بیجا
کیا ہو

(ص ۱۱۱) مستقیم شریف (ع)

مشکوٰۃ شریف ص ۵۲

وَيَكُونُ الْمَرْسُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
شَهِيدًا (ص ۱۵)

اور یہ رسول تمہارے شہید ہیں۔

شہید بھی شہادت سے شوق ہے۔ شہادت کا معنی حضور مع المشاہدہ ہے۔ علامہ طاهر بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ نے مجمع البحرین میں جو کتب حدیث کی گفت سے میں فرمایا ہے۔

اَنَا شَهِيدٌ اَنْ اِسْمَہُ عَلَیْہِہَا سَکَنَہُ عَلَیْہِہَا
 بِاَسْمَائِہِہَا کَلَّمَہَا فِی مَکَیِّہِہَا
 اَنَا شَهِیدٌ عَلَیْہَا لَہَا اِسْمُہَا

میں شہید ہوں یعنی میں پر
 ہے ہر اسمہ الہی کی شہادت و توثیق
 پس گوئی میں تبارک کے ساتھ باقی ہو

اشفعوا أشهد بأنهم بدوا
أسر وأسلمهم لله
اور علی بن ابی اسلمہ علی
ہذا لایء واد ہوا یعنی میں

لے خرچ کیا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۲۰)

امام خازن علیہ الرحمۃ تفسیر خازن میں فرماتے ہیں،

کا عقیدہ شہود یعنی حاضر ہونا۔

حضورؐ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کا عقیدہ انا

میں ہر مومن سے اس کی جان

سے بھی زیادہ قریب ہوں جس

نے قرآن مجید اس کا ذکر کرنا میرے

قدر ہے۔

اولیٰ بکن منہ من جن فنیہ

میں میرے لئے دنیا، فکرت

(اشفاق شریف ص ۱۰۱)

و ما ازلہ سئل ان لا سئلہ

یلتحق المین (پیش رو)

اور ہم نے نہیں جیسا آپ کو ملے محمد

مگر رحمت تمام جہانوں کے لئے۔

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ اس آئینہ شریفہ کی تفسیر میں

فرماتے ہیں کہ۔

اور تمام جہانوں کے لئے نبی پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا اس اعتبار

سے ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو

کائنات پر ان کی قابلیت و استعداد

کے موافق فیض الہی کا واسطہ بننا

ہیں۔ اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کا نور اول مخلوقات ہے۔ اور

حدیث پاک میں ہے۔ اے خدا ہاں اللہ

مقام نے سب سے پہلے میرے نبی کے

فرد کو مقرر فرمایا اور دوسرے بعد اس

کا عقیدہ

و قال صلی اللہ علیہ وسلم

انتم رحمۃ اللہ علیکم

یا علیہ السلام

و قال صلی اللہ علیہ وسلم

انتم رحمۃ اللہ علیکم

و قال صلی اللہ علیہ وسلم

انتم رحمۃ اللہ علیکم

و قال صلی اللہ علیہ وسلم

انتم رحمۃ اللہ علیکم

و جاء الله تعالى المبعوث

و انا انما نسم كذبت فیه

قد است است اسمهم

فی هذا الفضل لکما

ذات۔ (تفسیر روح المعانی ص ۱۰۱)

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

کا عقیدہ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدا کرنے والے

اور میں تفسیر کرنے والا ہوں۔

اور حضرت مومنیا و قد است اسمہم

کا کلام اس بیان میں ہمارے کلام سے

بڑھ چڑھ کر آتا ہے۔

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علاؤ امر اوس علیہ الرحمۃ

علم غیب عطائی

دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث کے اکابر نے ایک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب عطائی کو بھی شرک قرار دیتے ہیں بلکہ جو علم غیب شرک کہتے ہیں۔
الہیست و جامعیت نبی اکرم تو عرش صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطائے اسرار اور انحرزین کے حالات کو کھاتے والا اور غیب کی باتیں بتانے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے۔

وَمَا كُنَّا اللَّهُ يُبْدِيهِ لَكُمْ غَيْبٌ
الْغَيْبِ وَكَانَ اللَّهُ جَعْلِي مَنْ
سَمِعَهُ مَنْ يَشَاءُ - (پہلے ۹)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اسے
عام و گہمیں غیب کا علم ملے۔ بلکہ
اللہ چاہے اپنے رسولوں سے
جیسے چاہے۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ اس آیت کے تحت امام اہل جلالی الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

أَلَمْ يَكُنِ اللَّهُ يَجْعَلُ الْغَيْبَ
فَصَدَّقَهُ مَنْ سَمِعَهُ مَنْ
يَشَاءُ فَيُبْدِيهِ لَكُمْ غَيْبٌ

منظف ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں
سے جس کو چاہتا ہے چاہے جیسے چاہے
ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

الغیب (تفسیر جلالین شریف ص ۱۱۱)

علامہ حنفی کا عقیدہ علامہ سہیل حنفی علیہ الرحمۃ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ
فَالْغَيْبُ پس حقائق اور حالات کے غیب نہیں
اَلْغَيْبِ وَالْأَحْوَالِ كَالْغَيْبِ ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے واسطے سے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۱) جو مطبوعہ دیوبند

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ يَكُنْ تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
عَظِيمًا (پہلے ۱۱)

اور تم کو سکھا دیا جو تم نہ
جانتے تھے اور اللہ کا تم پر فضل
فعل ہے۔

امام المفسرین فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر میں
امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
کا عقیدہ اسی میں

الْأَحْكَامُ وَالْغَيْبُ (تفسیر کبیرہ ص ۱۱ مطبوعہ مصر)

امام شافعی علیہ الرحمۃ یحییٰ بن ابراہیم احکام
کا عقیدہ المشاعر و المؤمنین

الَّذِينَ وَفَّيْنَاكَ مِنْ غَلَامِ
الْغَيْبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَفَّيْنَاكَ
مِمَّا نَزَّلْنَاكَ مِنْ غَلَامِ غَيْبٍ
الْمُؤْمِنِينَ وَأَطَّلْنَاكَ عَلَى كَمَا شِئْنَا
أَنَّا كَلَّمْنَاكَ مِنْ بَيْنِ أَيْدِي
الْمَلَأَ فَيَقِيْنُ وَكَذَّبُوا عَنْ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُتَّقِينَ لَئِنْ أَذْمَنَّا
الْمُؤْمِنِينَ وَكَلَّمْنَاكَ

یعنی شریعت مطہرہ کے احکام
اور امور دینی سکھانے اور کہا گیا
ہے کہ آپ کو علم غیب میں وہ باتیں
سکھائی گئیں جو آپ نہ جانتے تھے اور
کہا گیا ہے کہ اس کے منشاء ہیں کہ
آپ کو کبھی چیزیں سکھائی گئیں اور
کے رازوں پر مطلع فرمایا اور غیب
کے کمر و فریب آپ کو بتا دیئے۔
اور دین سکھانے بھی ہوئی ہیں
اور دین کے راز بتائے۔

علامہ شافعی علیہ الرحمۃ علامہ شافعی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں اسی آیت
کا عقیدہ کے تحت فرمایا ہے۔
(تفسیر دارک الدینی ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر)

اس علم ماکان وما یکن ہست کہ حق
سماعت و شبہ اسرار علم حضرت علی

فرمود چنانچه در حدیث مروج بہت کہ
من در زیر پرش ہدم قطرہ در طاق من
نخستہ فعلیست ما کانت و ما یكون
تفسیر حسین فارسی مدگہ مطبوعہ
گزشتہ ہفتے اور آئندہ ہفتے وکے واقعات معلوم کر لے۔

خداوند کریم جل جلالہ کا ارشاد ہے
الَّذِينَ يَخْتَفُونَ أَفْئِدَتَهُمُ الْفِرَارِ خَلْفَ
الْأَنْصَانِ هُمْ عَمَلُهُمُ الْبَيِّنَاتِ

(پ ۷۱)

علامہ خازن علی المرتضیٰ
کا عقیدہ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الْبَيِّنَاتِ يَعْنِي بَيِّنَاتِ مَا
كَانَ وَمَا يَكُونُ لَكَ عَلَيْهِمُ اسْلَامٌ يَمْنِي
عَنْ خَيْرِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَنْ
يَوْمِ الدِّينِ کہ کوکون اور پچھلن کی اہمیت تک کہ دن کی خبر سے دیکھی ہے۔

علامہ قاضی شام الدہلوی نے علی المرتضیٰ
کا عقیدہ
بِالْأَسْأَرِ وَالْمُعْجِبَاتِ۔
علم عطا فرماتے۔

(تفسیر مظہری ص ۷۷)

علامہ جبار اللہ دہلوی نے اپنی تفسیر کشاف میں فرمایا ہے۔
وَقَدْ خَفِيَ كَيْفَ

الْأُمَمِ وَصَمَّا شَرَّ الْمُتَكَلِّفِينَ
أَكْمَعُ الْكُفْرَ الْخَائِبَ وَالْشَّرَّاحِ
تفسیر کشاف ص ۷۱۳ مطبوعہ بیروت
کفر معارف الشریعہ میں نہیں آیات طبیات کی تفسیر
علامہ نقوی علی المرتضیٰ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

کا عقیدہ
تَحْقِيقُ الْإِنْسَانِ
اللَّهُ تَعَالَى فِي الْإِنْسَانِ مَحْمُودٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُ بَيِّنَاتٍ
الْبَيِّنَاتِ يَكْتَفِي بَيِّنَاتِ مَا كَانَتْ وَمَا
يَكُونُ (تفسیر معارف الشریعہ ص ۷۷۷)

پس قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دلیلی ہندی اور
اہلحدیث غیر مقلدین اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا و آخرت کا علم

دو چیزیں کا عقیدہ ہے کہ نبی، ولی کو اپنے حال اور دوسرے کے حال کا بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دنیا میں قرین اور بشر میں کیا کرے گا۔
اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت و انبیاء کا علم عطا فرمایا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ
مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَكَ عَلَى الْغَيْبِ
لَئِنْ كُنَّا اللَّهُ جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ غَيْبٌ كَاطِمٌ رَأْسَهُ
(۱۶۴ ع ۹)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
لَعَلَّكَ الْغَيْبُ يَكُونُ لَكَ ظُهُورًا عَلَى غَيْبِهِ
أَخَذَ اللَّهُ مِنَ تَرْكُضِكَ مَنْ تَرْكُضِهِ
(۱۶۴ ع ۱۲)

حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَكَذَٰلِكَ أَلْقَىٰ قُرْآنًا تَرَاهُ فِي سَمَاءٍ مِثْلِ النُّجُومِ
الْمُسْتَوْدَعِ وَالْأَنْجُوتِ وَكَذَٰلِكَ مَوْتِ
الْمُسْتَوْدَعِ (۱۵ ع ۱۵)

اور اللہ کی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں۔
ساری بادشاہی، آسمانوں اور زمین کی اور
اس نے کہ وہ عین البقیۃ والوں میں ہو جائے
ان آیات سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا ہے۔ بلکہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو بھی، ہمارے دور زمینوں
کی ساری بادشاہی اور اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔
لے حاشیہ صفحہ ۲۰۳ پر دیکھیں۔

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے قائل جملہ پر کذا لاق
نفسی انما اوتیہ فیہ کی تشریح کرتے کرتے فرمایا ہے کہ

رَأَى اللَّهُ أَمْرًا فِي كَهَيْسَةٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَمَلَكَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَكُنْتُ لَهُ ذَلِكَ فَخَرَّ عَلَى الْوُجُوهِ
الْعَبِيدِ - (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۰۰)

فَعَلِمَتْ حَاضِرَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حُدُوثَ كَسْبِ شَرِّعٍ كَرْتِهِ يَوْمَ تَقَارَى
أَصْلُ صَفِيٍّ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ نَظَرًا فِيهِ

قال ابن حبان: أَيْ خَرَجَ الْكَفَاةُ
الَّتِي فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا قَوْلُهَا كَمَا
يُسَمُّونَهَا مِنْ وَصْفَةِ الْبَعْرَاءِ وَالْأَرْضِ
وَمَا قَوْلُهَا كَمَا يَسَمُّونَهَا مِنْ وَصْفِ سَائِرِ
الْأَرْضِ وَنَحْوِهَا كَمَا يَسَمُّونَهَا كَمَا
أَقَامَهُ الْخَمْسَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَى الْكُفْرِ
وَالْأُفْقِ وَاللَّذِينَ عَلَيْهِمُ الْإِيمَانُ كَمَا
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۰۰)

حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف بھی بلا غلط فہمی، جس میں آپ
نے صحابہ کرام علیہم السلام کا جنتی پرنا بیان فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مردی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَمَسُّ الْأَرْضَ مَشِيْعًا شَرَفِي قَسَا
مِنْ سَائِرِ (مشکوٰۃ ص ۱۰۰) مرقاۃ
۱۱۰۰۰ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (۱۱۰۰۰)
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والمسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَبَدْتُكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَمَعَكُمْ فِي الْجَنَّةِ
عَمَلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَكُنْ فِي الْجَنَّةِ وَتَمَلَّكُ
فِي الْجَنَّةِ وَالزَّكَاةُ فِي الْجَنَّةِ وَتَكُونُ
بَنِي عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي
وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ تَمِيمٍ
فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو جَعْفَرٍ فِي الْجَنَّةِ
فِي الْجَنَّةِ. (ترمذی ص ۲۲)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا. (طہ ۶۱)

اس آیت شریفہ کی تفسیر مختلف مفسرین کی مستند کتب تفسیر کی روشنی میں پڑھتے۔

علاء قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا عَلَّمَ الْغَيْبِ

(تفسیر قرطبی ص ۱۶) مطبوعہ بیروت

علاء ابن اوس علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا ہے۔

وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا عَلَّمَ مَا لَا

يَكُنُّهُ وَلَا يُفَاضِلُ قَدْرَهُ وَهُوَ

عِلْمُ الْغَيْبِ. (تفسیر روح المعانی ص ۱۶)

علاء ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا أَيْ عِلْمًا لَا يَكُنُّهُ

كَهَذَا وَلَا يُفَاضِلُ قَدْرَهُ وَهُوَ عِلْمُ

الْغَيْبِ. (تفسیر ابن مسعود ص ۶۶) مطبوعہ بیروت

وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا هُوَ

عِلْمُ الْغَيْبِ. (تفسیر بیان الجہاد)

ناظرین! خضر علیہ السلام کی نبی ہونے کے متعلق امتداد ہندو مت کے پورے کے

متعلق سب کا اتفاق ہے۔ مگر خضر علیہ السلام کی یہ شان علیٰ نبیہ تو سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے شانِ علی کے متعلق تاریخی اسناد استعمال کرنا کسی قدر حیرت اور ابہت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَقَالًا قَالَتْ كُنَّا نَعْنِي بِكَ الْخَلْقَ كُلَّهُ

أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَّا لَكُمْ وَأَهْلَ النَّارِ كَ

مَنَّا لَكُمْ حَقِظَ ذَلِكَ مِنْ حَقِّكَ

وَكُنْتُمْ مِنْ كَسْبِهِ

صحیح بخاری شریف ص ۲۸۹ فتح الباری ج ۲

عمرہ الفاری ص ۱۱۱ بحکوة شریف ص ۲۸۹

شہیدۃ الاممات فارسی ص ۱۱۱ بحکوة شریف ص ۲۸۹

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

مَرَدِيْ كَيْفَ كَرِهْتُمْ لِيْ

البتہ تحقیق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمایا۔ پہلے کہ ہوگا۔ یہاں تک کہ قیامت

قائم ہو۔

لے دو ہندوؤں، اہل ہندوؤں کے نام نہاد ہمدردوں کی اس میں ہلکی سی

کھانچہ کہ رسول اللہ اپنے ہندو سے گواہ دینا میں خواہ آخرت میں مومن کی

حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ مذکورہ ذیل کو دیکھنا ضرور دوسرے کا۔ (تقریباً ایمان مکتبہ مطبوعہ)

آدمی کو دیکھ لے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی اس آدمی کے جنتی ہونے کے متعلق فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سُروِی ہے کہ نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

وَعَمَّا جَاءَ سَلْمَانَ - (جامع ترمذی ص ۲۲۶) عسلی - عمار - سلمان
 جنت تین شخصوں کی شقائق ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يُنْزِلُ عَلَيْهِ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ

حضرت عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے۔
تو نکاح کریں گے۔ اور ان کی اولاد ہوگی۔ اور

وَأَرْبَعِينَ سَنَةً تُرِيدُونَ فَيَدْفَنُونَ

پنہالیس سال قیام فرمائیں گے۔ پھر ان کا وصال ہو گا۔ اور میری قبر کے ساتھ میرے مقبرے

معنی فی قبیری۔ (جامع ترمذی)

میں دفن کئے جاتیں گے۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سر ابد پید کردی زنی مدد منه تا عقیدت

سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ

الحسن والحسين سيدنا

حسن و حسین جنتی زوجہ انوں کے سردار ہیں۔
(ترمذی شریف - مشکوٰۃ شریف)

سَبَابِ إِبْلِ الْجَنَّةِ -

فقی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔
میرے کہ فراموشی سے ڈرو، شک و شبہ

بنی غیب دان کسید مرسلان جناب محمد

مومن کی فراست سے ڈرو۔ بیشک وہ اللہ
تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

انقویراسه المؤمن فانه ينظر

(۱) نعلے کے نور سے دیکھنا ہے۔

میرزا علی (جامع سردی میں ۲۴ شعبہ) صاحب امت

ملا علی قاری حنفی قدس سرہ التورانی کا عقیدہ

الْقُدُّوسُ الرَّكَّيْسَةُ الْقُدُّوسِيَّةُ إِذَا
تَحَرَّجَتْ عَنْ الْعِلَاقِ الْبَلَكَايَةِ
تَحَرَّجَتْ وَأَقْلَمَتْ بِالْعَلَاءِ الْأَعْلَى
وَلَكَيْتُ لَكَ حِجَابَكَ فَتَرَى الْكُلَّ
كَأَنَّكَ شَاهِدٌ - (مرقاۃ المفاتیح ص ۳۲۲)

امام ربانی علامہ عبد الوہاب شعلانی قدس سرہ الربانی کا عقیدہ

لَا تَنْفِيْلُ الذُّجُرِ عِنْدَكَ تَخْلُقُ يَخْلُقُ حُرُوكَاتِ
مُرِيدِهِ فِي تَغَالُفٍ فِي الْأَمَلَابِ وَهُوَ
مِنْ كَيْفِمْ أَلْتَّ إِلَى إِسْتِقْلَالِهِ فِي الْفَلَكِ
أَوْ فِي الدَّخَامِ -

(اگر بیت الہم بر ما فیہ الرایت والجمہر معہ مؤخر)

علامہ ربانی عبد الوہاب شعلانی قدس سرہ الربانی دوسری تعریف لطیف طبقات اکبر نے میں ولی کامل کے علم کے متعلق فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَا كَانَ عِلْمُ غَيْبٍ حَتَّى لَا تُغَيِّبُ
شَيْئًا وَلَا تَخْفِضُ وَرَقَةً لَا يَرَى بَرْمِ

حضرت ملا علی قاری حنفی مکی علیہ الرحمۃ جو کہ دوسری سنی حضرت کے نزدیک بھی مستند ہیں۔ فرماتے ہیں۔

پاک اور صاف نفوس جب بدنی مخلوق ہے غالی ہو جاتے ہیں۔ تو ترقی کرتے ہوئے ملا اعلیٰ سے مل جاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تمام اشیاء کو اس طرح دیکھتے ہیں۔ جیسے وہ سامنے ہیں۔

علامہ عبد الوہاب شعلانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ سید علی خواص علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرماتے سناتے ہیں۔

ہمارے نزدیک مگر وہ کامل اس وقت تک کوئی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مرید کی حرکات سے کسی کو روزہ مشتاق سے کہے کہ اس کے منت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔

علامہ ربانی عبد الوہاب شعلانی قدس سرہ الربانی دوسری تعریف لطیف طبقات اکبر نے میں ولی کامل کے علم کے متعلق فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَا كَانَ عِلْمُ غَيْبٍ حَتَّى لَا تُغَيِّبُ
شَيْئًا وَلَا تَخْفِضُ وَرَقَةً لَا يَرَى بَرْمِ

لے امام عبد الوہاب شعلانی قدس سرہ الربانی دوسری کرام افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ اقدس کے حضوری ہیں۔ جن کے متعلق دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح بخاری پر معجزہ سنائی ہے۔ (فیض بخاری ص ۳۲۲)

قطب عالم حضرت عبدالعزیز باغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مَا السَّخَرَاتُ الشَّيْخُ وَالْأَخْرَاصُ
الشَّيْخُ فِي نَظَرِ الْعَالَمِينَ الْمَوْتُ
لَحْلَقَةٌ مُلْتَمَاةٌ فِي مُلْدَقٍ مِنَ الْأَمْنِ
(المرقاۃ ص ۳۲۲ مطبوعہ مصر)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ عارفین کا عین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غائب بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ (لمعات فارسی ص ۱۳۱ مطبوعہ لاہور)

دلیا اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ العقول الجمل ص ۱۷۷)

قاری حضرت کرام۔ تمام موضوعات کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم السلام رضوان کے عقائد اور نظریات روزہ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن دیوبندی اور ائمہ حدیث غیر متقدمین حضرات کے نزدیک یہ تمام عقائد کفر و شرک اور حرام ہیں۔ اور پھر ایسے دعوے کا دعویٰ کریں۔ تو یہ ضرور اہل کفر و شرک ہیں۔ لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں علوم ہر اک یہ ایسے دعوے کا دعویٰ نہیں۔

وَالْحَرِّ كَعَلَى نَاكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

جو پتا بھی سرسبز ہوتا ہے اس آئلو کے سامنے ہوتا ہے۔ (العقائد کبریٰ ص ۱۷۷ مطبوعہ مصر)

جن کو دیوبندی کا برہمنی بزرگ اور ولی اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

سائق آسمانی اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسی ہیں۔ جیسے ایک میدان قی و دوق میں ایک چھل پڑا ہوا

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

عارفین کا عین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غائب بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ (لمعات فارسی ص ۱۳۱ مطبوعہ لاہور)

دلیا اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ العقول الجمل ص ۱۷۷)

قاری حضرت کرام۔ تمام موضوعات کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم السلام رضوان کے عقائد اور نظریات روزہ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن دیوبندی اور ائمہ حدیث غیر متقدمین حضرات کے نزدیک یہ تمام عقائد کفر و شرک اور حرام ہیں۔ اور پھر ایسے دعوے کا دعویٰ کریں۔ تو یہ ضرور اہل کفر و شرک ہیں۔ لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں علوم ہر اک یہ ایسے دعوے کا دعویٰ نہیں۔

وَالْحَرِّ كَعَلَى نَاكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وہابی توحید

حسب فرمائش

پیر طاہت دہلی شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علی الرحمہ

تجاوہ میں دربار عالیہ غوثیہ و احمدیہ اشرفیہ گجرات

محمد امین قادری

مدیر اساتذہ ماساتذہ ماساتذہ طیبہ مسلمانوٹ

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمہ جامع سکھوٹ

الانشاء

قادری کتب خانہ تحصیل بازار

۹۰ سٹیٹ پلازہ سکھوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

مولانا ابوالحسن محمد ضیاء اللہ قادری شریفی

کی تحقیقات تصانیف

گیلانی شریف

روپے

سیرت غوث الثقلین

روپے

اللہ دہلوی

روپے

قسم غوثیہ کا جواز

روپے

وہابیت کا پوسٹ مارٹم

روپے

وہابی مذہب

روپے

باتھ پاؤں چھونے کا ثبوت

پ ۰.66

اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

پ ۰.81

مروا قادیانی کا تخت

روپے

مجلسی جماعت سے اختلافی کھیل؟

روپے

نور علی قادیانی برآمدہ کی زندگی

روپے

وہابیت در زراعت

روپے

ظلال غوثیہ مسائل سے اہل علم کے

روپے

تحقیقات اور غوثیہ مسائل

وہابی توحید

روپے

عقائد وہابیت

روپے

الوہابیت

روپے

مدلل تقریریں

روپے

غوثین پاکستان

روپے

فرقہ ناجیہ

روپے

قسم وہابیت پر ہم

روپے

نایشر
قادری کتب خانہ
تحصیل بازار سیالکوٹ